سلسلہ کتب قانونی برائے استفادہ طلبائے مدرسہ قانونی لاہور



رسالہ نمبر ۱

# علم اصول قانون



مولفہ

مسٹر ای۔ ڈبلیو پارکر صاحب بہادر۔ لکچرر مدرسہ قانونی

مترجمہ

مولوی محمد حسین صاحب ایم اے میکلوڈ فیلو پنجاب یونیورسٹی

در ۱۸۸۴ء

مطبع انجمن پنجاب لاہور میں منشی نظام الدین سپرنٹنڈنٹ کے اہتمام سے چھپا

# اشتہار

## کتب مترجمہ و مولفہ مولوی محمد حسین صاحب ایم اے

۱ رسالہ منطق استقرائی (اہل فرنگ کی نئی منطق) ۱۰/

۲ - رسالہ علم اصول قانون مارکبی عمہ/

۳ - رسالہ علم اصول قانون (پارکر صاحب کے لکچرون کا ترجمہ) عمہ/

۴ - مفتاح الافلاک (علم ہیئت مین) عہ/

۵ رسالہ علم سکون سیالات عہ/

۶ - بلیکسٹن صاحب کی تشریحات قوانین انگلستان (پارلیمنٹ کی کیفیت و دیباچہ) عہ/

۷ - طریقہائے مالگذاری و اقسام حقیت اراضی مروجہ ہندوستان (از رسالہ پوئل صاحب) عہ/

۸ - ریاست علم سیاست مدن (مخزن دولت) زیر طبع ہے

۹ سر ولیم ہملٹن صاحب کے فلسفہ کا خلاصہ ״
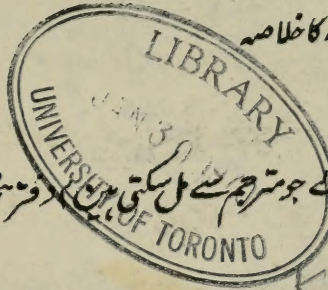
۱۰

یہہ کتابین بار سوائے نمبر ۲ و ۶ کے جو مترجم سے مل سکتی ہین دفتر پنجاب یونیورسٹی مین موجود ہین -

# دیباچہ اصل کتاب

مارکبی صاحب کا رسالہ "اصول قانون" اور بلیکسٹن صاحب کی تشریحات کے پہلے پانچ باب اسمضمون کے متعلق مدرسہ قانونی لاہور کے کتب درسیہ مین داخل ہین۔ یہہ دونو کتابین نہ تو اسملک کے طلباء کے لئے موزون ہین اور نہ اونمین علم اصول قانون پر ترتیب اور تکمیل کے ساتہہ بحث کی گئی ہے۔ اس سال مین مجہے جو اسمضمون پر لکچر دینے کا اتفاق ہوا تو ایک ایسی کتاب کی جو جامع اور مختصر اور آسان ہو ضرورت معلوم ہوئی۔ اسلئے مین نے ارادہ کیا کہ جسقدر لکچر جماعت ہائے انگریزی وارود کو دئے گئے ہین اونمین سے ایک مختصر اور باترتیب رسالہ تالیف کیا جاوے اور طلبائے اردوخوان کے لئے اوسکو اردو مین ترجمہ کرایا جاوے تو یہہ ضرورت رفع ہوسکتی ہے۔

اس کتاب کی تالیف مین امور مندرجہ ذیل کو ملحوظ رکہا گیا ہے۔ (۱) یہہ کتاب آسان اور ترجمہ پذیر ہو تاکہ اول سال کے طلبا اسکو پڑہ کر اون کتابون کو جنمین سے یہہ تالیف کی گئی ہے بآسانی سمجہہ سکین۔ (۲) جسقدر ممکن ہو مختصر ہو (۳) سند اور مصنفون کا حوالہ ہر ایک جگہہ موجود ہو اور جہانتک ممکن ہو ہر مصنف کی راے کو اوسکے ہی الفاظ مین بیان کیجاوے۔

چونکہ مجہے فرصت بہت کم تہی اور کتاب کی ضرورت اشد اسلئے مین یقین کرتا ہون کہ کتاب مین کہین کہین غلطیان رہگئی ہونگی جو دوسری دفعہ کے چہپنے مین دور کردی جاوینگی۔

اس کتاب کو کتب ذیل سے تالیف کیا گیا ہے (۱) علم اصول قانون آسٹن صاحب (۲) علم اصول قانون فلدصاحب۔ (۳) علم اصول قانون ہولنڈ صاحب (۴) تشریحات بلیکسٹن (۵) مارکبی کا علم اصول قانون (۶) لارڈ میکنزی کا قانون رومار (۷) سانڈرصاحب کا قانون قیصر جسٹی نین (۸) امیوس صاحب کا قانون سیاسی بطانیہ (۹) مین صاحب کا قانون قدیم (۱۰) مین صاحب کا رسالہ "جماعات دیہی" (۱۱) بنتہم صاحب کا مسئلہ وضع قانون

سینٹ ہال لاہور ۳۱ جولائی ۱۸۹۲ع ای ڈول پارکر۔ لاکچرر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# دیباچہ

مدرسہ قانونی لاہور کے کتب درسیہ مین علم اصول قانون کے متعلق مارکبی صاحب سابق جج ہائی کورٹ کلکتہ کا رسالہ علم اصول قانون اور بلیکسٹن صاحب کی تشریحات کے پہلے پانچ باب شامل تھے۔ ان دونو کتابونکا اردو ترجمہ مینے سالہائے گذشتہ مین شائع کیا تھا۔ لیکن یہہ دونو کتابین طلبا کے لئے کافی نہ تھین کیونکہ اونمین علم اصول قانون پر باترتیب اور مکمل طور سے بحث نہین کیگئی ہے اور بعض امورات پر جو بحث کی گئی ہے وہ نہایت طویل اور پیچ درپیچ ہے۔ اس غرض سے مسٹر ای ڈبلیو پارکر صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر لاہور و لکچرر مدرسہ قانونی لاہور نے اپنے لکچرون مین سے جو وہ جماعت ہائے انگریزی و اردو کو دیا کرتے تھے علم اصول قانون کا ایک مختصر اور مکمل رسالہ تالیف کرکے انگریزی مین چھپوایا اور اوسکو سینیٹ پنجاب یونیورسٹی نے کتب درسیہ مین داخل کیا تاکہ اول سال کے طلبا اوسکو پڑھکر مارکبی و بلیکسٹن و آسٹن صاحبان کی تصنیفات کے سمجھنے کا مادہ پیدا کرسکین۔

اب اوس رسالہ کا ترجمہ اردو مین طلبائے جماعت اردو و دیگر شائقین کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

محمد حسین۔ ایم اے

لاہور۔ یکم فروری ۱۸۸۴ء

فہرست مضامین

# CONTENTS.

CHAPTER V. — پانچوان باب



CHAPTER VI. — چھٹا باب

## CHAPTER VII. ساتوان باب

## CHAPTER X. — دسواں باب



## CHAPTER XI. — گیارہواں باب

## CHAPTER XVI.

## سولھواں باب

نحمدہ ونصلیہ

# پھلا باب

علم اصول قانون کی تعریف

مقننون کا اِس امر مین بڑا اختلاف ہے کہ الفاظ **قانون و اصول قانون** کا صحیح مفہوم کیا ہے اور اصول قانون کی حدود مین کونسے مضامین داخل ہین - آسٹن صاحب نے اپنی کتاب کی اوّل جلد مین فقط اِن دو امور پر بحث کی ہے -

علم اصول قانون کی تعریف وسعت کے ساتھہ اِس طرح کر سکتے ہین -
علم اصول قانون وہ علم ہے جسمین اُن واقعات سے بحث کیجاتی ہے جو جماعت انتظامی اور جماعت انتظامی کی حکومت سے پیدا ہوتے ہین جبکہ وہ واقعات باہم ایک دوسرے پر عمل کرتے ہین اور اَور فطرت انسانی و عالم جسمانی سے مؤثر ہوتے ہین -
جبکہ ہم اصول قانون کو ایک علم قرار دیتے ہین اور اُسکی تعریف اِس طرح کرتے ہین کہ اُس مین اُن واقعات کے مستقل نتائج سے بحث کیجاتی ہے جو جماعت انتظامی اور جماعت انتظامی کے حکومت کے وجود سے پیدا ہوتے ہین اور چونکہ قانون فقط اِن واقعات سے مرکب ہے اسلیئے اصول قانون کو "علم قانون" کہا جاوے تو کچہ مضائقہ نہین -

اس علم کی غرض

اِس علم کی غرض یہ ہے کہ مستقل اور عام واقعات قانونی کو مقرر کرکے اُنکی ترتیب اور جماعت بندی کیجاوے تاکہ اُنکا باہمی تعلق اور وہ تعلق جو یہ سب واقعات

کُل مجموعۂ قانون سے رکھتے ہین ظاہر ہو جاوے۔

اَب رہا یہ امر کہ یہ غرض کس طرح سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اِسکے دو طریقے ہین۔

(۱) مُختلف قومون اور مُختلف زمانونکے قانون اور حکومتون کے واقعات پر غور کرنا اور دلیل استقرائی کے ذریعہ سے خاص مثالون سے ایسے کُلیہ قواعد اور اصول اخذ کرنا جو اُن تمام مُختلف واقعات پر صادق آسکین۔

(۲) یا اسکے برعکس اوّل کسی اصول منطقی کو تسلیم کرکے اُس سے واقعات موجودہ کو پرکھنا۔

علم اصول قانون اور وضع قانون — اِس امر مین کہ مقنّن اور وضع قانون مین کیا فرق ہے اور اُنکی علیحدہ علیحدہ حیثیت کیا ہے۔ کتب قانون کے اکثر مصنفون نے بحث کی ہے۔ اور عموماً یہ مُصنّف ان دونون مین یہ تمیز کرتے ہین کہ مقنّن قانون کی خاص حالت پر نظر کرتا ہے اور اُسکو یہ غرض نہین کہ قانون اچھا ہے یا بُرا لیکن واضع قانون کو قانون کے بُرے یا بھلے ہونے کی بابت خیال کرنا پڑتا ہے مگر حقیقت مین یہ رائے غلط معلوم ہوتی ہے بلکہ ہمارے نزدیک مقنّن کا یہ فرض ہے کہ واضع قانون پر ظاہر کردے کہ کسی معیّن طریقۂ عمل کا کیا نتیجہ ہوگا اور کونسا قانون بُرا ہے اور کونسا بھلا ہے۔ اور اسلیئے مقنّن اور واضع قانون مین جو تمیز اوپر بیان کی گئی تھی وہ صحیح نہین ہے۔ واضع قانون کا مقنّن سے بڑھکر یہ کام ہے کہ اُسکو خیال کرنا چاہیئے کہ فلانا قانون جو مین بناتا ہون اُس کا غالباً اثر اُس مُلک کے عام مذہبی خیالات پر کیا ہوگا۔ اِس سے معلوم ہوا کہ علم وضع قوانین مین علم اصول قانون اور علوم اخلاق وسیاست کی اَور شاخین بھی شامل ہین۔

اگر اس نظر سے دیکھا جاوے کہ علم اصول قانون ان واقعات سے بحث کرتا ہے جو جماعت انتظامی اور حکومت سے پیدا ہوتے ہین تو علم اصول قانون علم وضع قانون سے افضل ہے

اور اُس صورت مین وہ حدود جو اس علم کی ساحت عمل ہین علم وضع قوانین کی حدود کے اندر محدود نہین ہوتین۔

اس علم کی حدود علم اصول قانون کی حدود علم اخلاق کی حدود کی مانند فقط عمل انسانی کی حدود سے معین ہوتی ہین لیکن اگر ہم اس سوال کو مقنن کی محل نظر سے دیکہین تو ایک خاصی ظاہر حد معین ہو سکتی ہے۔ اور یہ بات کہ مقنن کا محل نظر کیا ہے اسوقت بخوبی سمجہہ مین آویگا۔ جب ہم مکافات یا تہدید قانونی کے معیار پر بحث کرینگے۔

بنتہم صاحب فرماتے ہین کہ تمام افعال انسانی کی وجہ محرک یہ بات ہے کہ انسان خوشی کی خواہش رکہتا ہے اور تکلیف و رنج سے بچنا چاہتا ہے اور وہ خوشی یا رنج جو کسی طریقہ عمل سے بطور نتیجہ کے پیدا ہوتی ہے مکافات یا تہدید ہوتی ہے انسان سے وہ فعل کراتی ہے۔

یہ مکافات یا وجوہ محرک چار جماعت پر منقسم ہین۔ مکافات قدرتی۔ مکافات اخلاقی۔ مکافات انتظامی۔ مکافات مذہبی۔

جبکہ ہم یہ خیال کرلیتے ہین کہ رنج اور خوشی معین قواعد عمل کے لیئے سزا اور صلہ مقرر ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ چار قسم کے مکافات ہوسکتے ہین۔

اوّل۔ وہ رنج اور خوشی جبکے پیدا ہونے کی اُمید بغیر دخل دہی کسی انسان کے معمولی طریقہ قدرتی کے طور پر کیجاتی ہے اسکو قدرتی مکافات کہتے ہین۔

دوم۔ وہ رنج اور خوشی جو ہمکو ہمارے جنس بہائیون کی دوستی و نفرت کے باعث سے پہونچتی ہے اسکو مکافات اخلاقی یا جمہوری کہتے ہین یعنے وہ مکافات جو جمہور کی رائے کا نتیجہ ہو۔

سوم۔ وہ رنج اور خوشی جو ہمین کسی مجسٹریٹ کے فعل سے بمنشاے قانون پہونچتی ہے اُسکو مکافات قانونی کہتے ہین۔

چہارم۔ وہ رنج و خوشی جسکے حاصل ہونے کی امید مذہبی وعدہ وعید کے رو سے کیجاتی ہے اُس کو مکافات مذہبی کہتے ہین۔

مثلاً ایک شخص کا مکان آگ سے جل گیا۔ مکان کا جلنا۔

یا تو اُس شخص کی بد احتیاطی و غفلت کا نتیجہ ہوگا۔ یہ تہدید قدرتی کی سزا ہے۔

یا مجسٹریٹ نے حکم دیا ہوگا کہ اس گھر کو جلا کر خاکستر کردو۔ یہ سزا تہدید قانونی کی ہے۔

یا اُس شخص کے ہمسایون نے عداوتاً اُسکے گھر کو آگ لگادی ہو۔ یہ تہدید جمہوری کی سزا ہے

یا بالفرض یہ شخص کسی گناہ کے باعث مورد غضب الٰہی ہوا ہے۔ یہ تہدید مذہبی کی سزا ہی

اس مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک مکافات کی سزا ایک ہی لیکن عوارض مختلف۔

بیان بالا سے معلوم ہوگا کہ ان چار قسم کی مکافات کے بالمقابل چار قسم کے قانون ہوسکتے ہین یعنے۔ قانون قدرتی و قانون صریح۔ قانون اخلاقی و قانون مذہبی۔

اگر یہ چار قسم کے قانون بالکل مطابق ہوتے تو گویا کمال انسانی کا بہت اعلیٰ درجہ ظاہر ہوتا۔ لیکن اس کمال کا حاصل کرنا ابھی بہت دور ہے واضع قوانین کا کام ہے کہ وہ فقط انتظامی یا قانونی تہدیدات کے ذریعہ سے کام کرے اور باقی تین قسم کی قوانین سے وضع قوانین مین مدد لیوے۔ کیونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ اگر وہ مکافات قدرتی کا کچھ خیال نکریگا تو اُسکے قوانین نافذ نہین ہوسکتے اور اگر وہ جمہور کے خیالات اور مذہبی خیالات کا لحاظ نہ رکھیگا تو۔ یہ مکافات بجائے مؤید قانون ہونے کے اُسکے متناقض ہوجاوینگے۔

ان چار تہدیدات مین سے تہدید قدرتی ہی فقط ایسی ہی ہے جو بغیر کسی تبدیلی اور غلطی کے عمل کرتی ہے اور دیگر قواعد عمل کے لیئے ضروری ہے اگو اُنکا نفاذ اور تہدیدات کی رو سے ہو کہ وہ تہدیدات قدرتی کے مطابق ہون۔

مقنن کا کام فقط اُن قواعد عمل سے پڑتا ہے جن کا لفاذ تہدید قانونی سے ہوتا ہے وہ یہ تحقیقات نہین کرتا کہ آیا اس طریقۂ عمل کا نفاذ اخلاقی یا مذہبی تہدیدات یا اعتبار سے ہوتا ہے بلکہ وہ فقط یہ تحقیقات کرتا ہے کہ قانونی تہدید سے ہوتا ہے یا نہین۔

اِن چار تہدیدات کے ذریعہ سے ہم مقنن کے قانون ۔ قانونی الہامی۔ قانون اخلاقی۔ و قانون قدرتی مین نہایت آسانی سے تمیز کر سکتے ہین۔

## قانون مطلق

جو کچھ واضع قانون کے ہاتھون سے نکلتا ہے خواہ وہ کسی شکل مین ہو علم اصول قانون کے حدود کے اندر ہوتا ہے اور اُسکو آسٹن صاحب "قانون مطلق" کہتے ہین۔ اِس قانون مین سب کچھ اُن قواعد عمل سے جنکا نفاذ اور مکافات مذکورہ کی رو سے ہوتا ہے اور بہت کچھ نوع انسان کے تجربات اور ضروریات سے اور استدلال اور اجتہاد وغیرہ سے لیا گیا ہے لیکن فی الحقیقت یہ شاخ قانون مکافات انتظامی سے تعلّق رکھتی ہے۔

مارکبی صاحب اپنے رسالہ اصول قانون مین فرماتے ہین کہ آسٹن صاحب نے اپنے لکچرون مین ثابت کیا ہے کہ اگر ہم اصطلاح قانونی کا استعمال احکام سلطانی کے علاوہ کسی اور احکام پر بھی کرین تو بھی وہ احکام لفظ قانون کے اُس معنی کو ظاہر نہین کرتے جنسے مقنن کو کام ہے۔

قانون دان کو لفظ احکام سلطانی سے مطلب ہے خواہ وہ صریحاً بیان کئے گئے ہون یا ضمناً اور چونکہ اُن قوانین کو ایک خاص حاکم عاید کرتا ہے اور اشخاص معین پر عائد کئے جاتے ہین اسلئے انکو آسٹن صاحب نے قانون مطلق یا قانون صریح کے نام سے نامزد کیا ہے۔ اور آسٹن صاحب نے صاف صاف قانون صریح اور قانون الٰہی یا قانون اخلاقی یا قانون قدرت

مین تمیز کی ہے (کیونکہ اُس قانون کو جو ہونا چاہیئے اُس قانون سے جو کہ فی الحال موجود ہے تمیز کرنے کے لیئے خواہ کسی نام سے پکارو۔)

اِس مین شک نہین کہ واضع قانون اور مقنن دونونکو بعض اوقات اخلاقی بحث کا کام پڑتا ہے لیکن آسٹن صاحب کہتے ہین کہ اِس قسم کا اتفاق اسباب سے پیدا نہین ہوا کہ قانون اور اخلاق مین حد فاصل نہین ہے اور وہ کسیطرح سے خلط ملط ہو رہے ہین بلکہ واضع قانون کا کام فی الحقیقت قانونی نہین بلکہ اخلاقی ہے۔

واضع قانون اوّل یہ بحث کرتا ہے کہ کیا ہونا چاہیئے اور وہ جو مَاہُوَ یعنے "کیا ہے" کی بابت بحث کرتا ہے اُس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ اپنی تجاویز کو قانون مروّجہ کے مطابق کرے تاکہ قریب الفہم ہو جاوے۔ برعکس اسکے مقنن مَاہُوَ کی تحقیق کرتا ہے اور جسجگہ اُسکی تحقیقات کی حد آجاتی ہے سوائے ایسی صورت کے جہانکہ احکام سلطانی مبہم اور غیر مشخص ہین اور اُس صورت مین مقنن ایسے طریقہ سے جس کا ذکر مفصّل آیندہ لکھا جاویگا اِس امر کی بابت بھی غور کر سکتا ہے کہ کیا ہونا چاہیئے اور ایسی حالت مین وہ امر جسکی بابت وہ جانتا ہے کہ حکومت اعلےٰ ہمیشہ اُسکے مطابق کرنا چاہتی ہے اوس کا معیار ہوتا ہے۔

قانون کے لفظ سے ہمارا مطلب فقط وہ قانون ہوتا ہے جسکو ایک حاکم کسی جماعت مدنی کے لیئے وضع کرتا ہے اور جماعت مدنی سے وہ قوم مراد ہے جو کہ اُس حاکم اعلےٰ کے حکم کی تعمیل کرنیکی عادی ہوتی ہے اگر قوم تعمیل سے انکار کرے اور حاکم اعلےٰ کے اختیار کے سوا کسی اور کے حکم کی متابعت کرے تو اُس صورت مین یا تو وہ جماعت جماعت مدنی نہین رہتی اور یا حکومت اعلےٰ مین تبدیلی ہو جاتی ہے۔

قانون کے تصوّر بالا کو مذہب یا اخلاق یا کسی طریق انتظام ملکی سے کچھ تعلق نہین ہوتا

ہندو ہو یا مسلمان یا عیسائی اور کسی حکومت شخصی کی رعایا ہو یا جمہوری کے ہر ایک پر وہ تصورات برابر صادق آسکتے ہیں ان تصورات کے حدود کے اندر اندر مقنن اپنا عمل کرسکتا ہے اور ان حدود کے باہر باہر انتظام ملک اور مذہب کے معاملات مدبران ریاست اور خادمان مذہب کے لیئے چھوڑ دیئے گئے ہیں اور جبکہ اُن میں کوئی اپنے حدود معین سے تجاوز کرے تب یہ اصول اُسکو مخالف نظر آوینگے۔

## اصول قانون عام اور اصول قانون خاص

یہ ظاہر ہے کہ علم اصول قانون پر تین اعتبارات سے بحث کرسکتے ہیں اوّل اس اعتبار سے کہ کیا ہونا چاہیئے؟ دوسرا کیا تھا؟ تیسری اب کیا ہے؟ اوّل سوال کی بحث میں ہمیں یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ جماعت مدنی کے رفاہ کن امور میں ہے اور یہ "اصول افادہ" کی مدد سے اور زمانہ گزشتہ کی ہر ایک قوم کی تاریخ دیکھنے سے ممکن ہے۔ اور اس لیئے یہ امر دریافت کرنے کے لیئے کہ واضع قانون کا کیا منصب اور کام ہونا چاہیئے قانون کا فلسفہ اور قانون کی تاریخ کا مطالعہ ضروری ہے۔

جبکہ ایسے عام اصول پر بحث کیجاتی ہے جو قانون کے فلسفہ سے اور تمام نوع انسان کے تجربہ سے اخذ کیئے جاتے ہیں تو اُسکو "اصول قانون عام" کہتے ہیں اور جبکہ کسی وقت خاص جماعت انتظامی کی حالت کی بحث ہوتی ہے تو "اصول قانون خاص" کہتے ہیں۔

# دوسرا باب

## علم اصول کے پڑھنے سے کیا فائدہ ہے

### اصول افادہ کا مسئلہ

علم اصول قانون کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ سب سے بڑا اصول جسپر نوع انسان کے تمام
افعال مبنی ہین "افادہ کا اصول" ہے اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ یہ اصول کسی خاص قانون کے
بھلے یا برے ہونیکی کسوٹی ہے۔ فی الحقیقت قانون اخلاقی اور قانون الہی اسی اصول پر
جو نوع انسان کے تجربہ سے حاصل ہوتا ہے مبنی ہین۔

واضع قانون کو سب سے پہلے "جمہور کی بھلائی" کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اور "جمہور کے لیئے مفید
ہونا" اُسکی ہر ایک استدلال کی بنا ہونی چاہیئے۔

فقرہ "زیادہ سے زیادہ انسانون کی سب سے زیادہ راحت" اُن تمام خیالات کے مجموعہ کو
ظاہر کرتا ہے جو اصول افادہ مین شامل ہین۔

مارکبی صاحب قانون اخلاقی اور قانون الہی کی بحث مین کہتے ہین کہ اگر ہم بالکل ان
الفاظ یعنے قانون اخلاقی اور قانون فطرتی کا استعمال ترک کر دین اور اُنکے قائم مقام افادہ یا
آسودگی خلائق کے اصول کو قائم کرین تو بھی ہمارے مطلب مین کچھ فرق نہین پڑتا خلقت
کے دل مین یہ اصول قائم کر دینا کہ انسان کو چاہیئے کہ جمہور کی آسودگی کو اپنا دستور العمل مقرر
کرے۔ انتظام خلق کے لیئے خواہ کسیقدر مفید ہو تاہم کسی عمل کے اس اصول کے موافق یا غیر موافق
ہونے کا معیار بھی سوائے جمہور کے سوا اور کچھ نہین ہوسکتا اگر اصول افادہ کو تجربہ سے
غیر متعلق سمجھین اور خیال کرین کہ یہ اصول اس قول پر مبنی ہے کہ کسی خاص قسم کی قواعد
عمل مین بھلائی اور برائی کے پیدا کرنے کی رغبت یا قابلیت ہے تو یہ اصول بھی اُسی قدر
ضعیف اور اختیارات غیر محدود کے عمل مین لانے کا قوی بہانہ ہو جاویگا جیسا کہ قانون
اخلاقی اور قانون فطرتی۔

بنتھم صاحب اصول افادہ کی بحث مین فرماتے ہین۔

"جبکہ کوئی شخص کسی فعل معمول جمہور یا معمول شخص واحد کی بابت اپنی پسندیدگی یا ناراضی کا اِس امر سے اندازہ کرتا ہے کہ اُس فعل مین رنج پیدا کرنے کی خاصیت ہے یا خوشی پیدا کرنے کی یا کوئی شخص الفاظ "درست" "نادرست" "اچھا بُرا" واخلاق بد یا اخلاق نیک کا استعمال اِس اعتبار سے کرے کہ گویا ان الفاظ مین رنج اور خوشیون کے تصورات شامل ہین تو کہا جاتا ہے کہ وہ شخص "اصول افادہ" کا طرفدار ہے - یہ یاد رکھنا چاہئے کہ رنج اور خوشی سے ہماری مُراد وہی ہے جو معمولی معنے اِن الفاظ کے لیئے جاتے ہین اور مین ان الفاظ کے لیئے اپنی طرف سے کوئی تعریف وضع کرنا نہین چاہتا تاکہ کسی خوشی کو خوشیون مین سے نکالدون یا کسی رنج کا رنج ہونے سے انکار کردون -

وہ شخص جو افادہ کے اصول کو مانتا ہے فقط "نیکی" کو اسلیئے اچھا جانتا ہے کہ اُس سے خوشی پیدا ہوتی ہے اور "بدی" کو فقط اُس رنج کے سبب سے جو اُس سے پیدا ہوتا ہے بُرا سمجھتا ہے - اخلاق مین کوئی شئے بُری اسلیئے کہلاتی ہے کہ اُسمین جسمانی یا روحانی بُرائی پیدا کرنے کی رغبت یا خاصیت ہوتی ہے اور اخلاق مین کوئی شئے "بھلی" اسلیئے کہلاتی ہے کہ اُس مین جسمانی یا روحانی بھلائی پیدا کرنے کی رغبت ہوتی ہے -

اصول افادہ کا معتقد نیکیونکی فہرست مین اگر کسی ایسے فعل کو موجود پاوے گا جس سے خوشی کی بہ نسبت رنج زیادہ تر حاصل ہوتا ہے تو وہ جمہور کی غلطی کا پابند نہ رہیگا اور اُس نیکی کو بدی سمجھے گا وہ سچی نیکیونکی تائید کے لیئے جھوٹی نیکیونکے استعمال کرنے کی مصلحت پر یقین نہین کرے گا - اور اگر جرائم کی معمولی فہرست مین وہ کسی ایسے مباح فعل اور غیر ضرر رسان خوشی کا نام دیکھے گا تو وہ بلا تحاشا اُس فعل کو افعال جائز کی فہرست مین منتقل کردیگا اور اُن اشخاص کی بابت جو ناحق مجرم قرار دیئے گئے ہین رحم کریگا

اور اُنپر ظلم کرنے والونپر غصّہ ہوگا لیکن اپنے غصّہ کا اظہار نہ کر سکیگا۔

جبکہ قانون کے بُرے یا بھلے ہونیکا یہ معیار ٹھہرا تو اسکی مدد سے ہم قانون کے اُن اصول کو دریافت کر سکتے ہین جنکو "فلسفہ قانون" کہنا جائز ہے اور جو ہمکو یہ بتلاتے ہین کہ قانون کیسا ہونا چاہیئے۔

لیکن اسکے علاوہ قانون کی تاریخ کا مطالعہ کرنا اور مختلف متقدمین اور متاخرین قومونکے قانون کے مُقابلے کرنے یعنے واقعی اور موجودہ مثالون سے معلوم کر سکتے ہین کہ کونسا قانون اچھا اور کونسا بُرا ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوجائیگا کہ یہ قانون اُن اصول کے بھی مطابق ہے یا نہین جو "افادہ" کے معیار سے حاصل ہوئے تھے۔

## علم اصول قانون کے پڑہنے کا فائدہ

آسٹن صاحب نے اُن فوائد کو جو علم اصول قانون کے پڑہنے سے حاصل ہوتے ہین اِس طرح بیان کیا ہے۔

"اُن اصول کو جو اس علم مین شامل ہین اگر بخوبی سمجھا اور پڑہا جاوے تو وہ قانون انگلینڈ یا قانون ہندوستان بلکہ ہر ایک خاص مُلک کے قانون کے سمجھنے کے لیئے مفید ثابت ہونگے۔

جو اشخاص بغیر اصول عقلیہ کے تعلیم کے قانون کا پڑہنا شروع کردیتے ہین تو اُنکو یہ مُشکل پیش آتی ہے کہ اِن غیر مربوط قواعد کو جو قانون کے نام سے مشہور ہین ذہن مین کسطرح ترتیب دین۔ لیکن اگر وہ اصول علم قانون سے بخوبی واقف ہوگا اور عام مجموعہ قوانین کا نقشہ اُسکے ذہن مین منقش ہوگا تو وہ نہایت آسانی اور جلدی سے کسی خاص مُلک یا قوم کے قانون کی ترتیب اور منشا کو سمجھہ جاویگا اور فوراً معلوم کرلیگا کہ اس قانون کے قواعد مین باہمی

کیا علاقہ اور ربط ہے اور کونسے اصول پر یہ قواعد مبنی ہین - اِس واقفیت کے حاصل کرنیکے
بعد اُسکو نہ تو وکالت مین اور نہ عدالت مین دقّت پڑیگی اور جو اُمور تجربہ سے متعلق ہین
اُنکو وہ دنون کی بجائے گہنٹون مین سیکہیگا۔

اصول قانون کی واقفیت سے اُسکو فقط قانون انگلینڈ و قانون ہند کے ہی سمجہنے مین
آسانی نہوگی بلکہ ہر ملک اور ہر قوم کے قانون کا سمجہنا اُسکے لیئے آسان ہوجاویگا اگر کوئی شخص
تمام اُن عام اصول سے جو ہر ایک قوم اور مُلک کے قانون پر صادق آسکتے ہین بخوبی واقف
ہے اور اُسکو مُختلف اشیا کے مُقابلہ کرنے اور اُنکے اختلافات اور مشابہات کو دریافت کرنیکی
مشق ہے تو وہ دہرم شاستر اور شرع محمّدی کے پیچیدہ مسئلات اور اُنکی شارحین کی الفاظی
اور تفصیل سے ہرگز نہین گہبرائیگا - اگر اُسکو مُختلف اقوام کے قوانین کے سمجہنے اور پڑہنے
مین کچہ دقّت ہوگی تو فقط اصطلاحات مین دقّت ہوگی ورنہ نفس مضمون اور معقولات
قانونی مین ایسا کچہ فرق نہ پایا جاویگا - مثلاً اگر ہم قانون نکاح اور قانون نابالغی کے عام
اصُول سے خوب واقف ہین تو کسی خاص قوم کے مجموعہ قانون مین اِن حصّونکی بحث
کو بخوبی سمجہہ سکتے ہین اور بہت آسانی سے پتہ لگا سکتے ہین کہ فلان فلان امر مین اُس
قوم کے مقنّنونکی کیا رائے ہے۔

# تیسرا باب

## علم قانون کے ماخذ

### لفظ ماخذ کے معنی کی تشریح

قانون مین لفظ ماخذ بعض اوقات اِن اُن واقعات کو ظاہر کرتا ہے جن کے باعث سے

کوئی خاص قانون وجود مین آتا ہے اور بعض اوقات (۲) اُس صورت اور لباس کا اظہار کرتا ہے جسمین وہ قانون ہمین نظر آتا ہے -

پہلے ہم لفظ ماخذ کے اوّل معنی کے اعتبار سے بحث کرینگے - اس معنی کے اعتبار سے قانون کا ماخذ فقط ایک ہے اور وہ یہ ہے کہ اُس مُلک کا حاکم اعلےٰ جسکے قانون کی بابت بحث ہے کسی خاص قاعدہ کو منظور کرلے اور یہ منظوری خواہ صریحاً ہو یا ضمناً - اگر حکومت اعلےٰ کسی طریقۂ عمل کو منظور کرے اور تعمیل کے لیئے اُس کا نفاذ کرے یا اپنے عاملونکو اُسکے منظور کرلینے اور تعمیل کرانے کی اجازت دے تو وہ فوراً قانون ہوجاتا ہے -

اس بحث سے معلوم ہوا کہ قانون کا سرچشمہ کسی ملک کی گورنمنٹ ہے لیکن چونکہ گورنمنٹ کا وجود اسباب پر منحصر ہے کہ وہ رعایا کے دستورات اور حاجات اور خواہشون کو ملحوظ رکھے اور بعض مُلکونمین تو گورنمنٹ کا تقرر رعایا کے ہاتھہ مین ہی ہوتا ہے تو یہ کہہ سکتے ہین کہ قانون کا سرچشمہ عوام رعایا ہے - یا یون کہو کہ قانون کسی جماعت انتظامی کے ارکان کی حاجات اور ضروریات سے پیدا ہوتا ہے اور چونکہ انسان کی حاجات اور ضروریات فطرت انسانی سے متعلق ہین اسلیئے ہم کہہ سکتے ہین کہ قانون قدرت ہر قانون کا ماخذ ہے اور کوئی مکافات قانونی جو قانون قدرت کے مطابق نہو اور اُسکو تسلیم نہ کرے کسی قانون صریح کا نفاذ نہین کروا سکتے - دُنیا کی مختلف جماعات انتظامی کی حاجتون اور ضرورتون مین فرق ہے کیونکہ بعض زیادہ مُہذب ہین اور بعض کم لیکن یہ فرق صرف درجہ کا ہے ورنہ خود حاجتون اور ضرورتونمین کسیطرح کا فرق نہین ہوسکتا - اور عمل کے طریقے اور اصول جو ہمیشہ غالب آئے ہین اور جنپر ہر جماعت انتظامی مبنی ہے تعداد مین بیشمار ہین اور اِن ہی عام قواعد اور اصول کو "قواعد قدرتی" کہتے ہین آسٹن صاحب نے قانون قدرتی اور قانون مطلق کے درمیان یہ فرق لکھا ہے

علم اصول قانون اور علم اخلاق کے مصنف "قانون قدرتی" کے دو معنے لیتے ہین اور یہ دونون معنے بالکل علیحدہ علیحدہ ہین - اوّل قانون قدرتی سے وہ قواعد انسانی اور قواعد مطلق مراد ہین جو تمام جماعات انتظامی مین قانون یا اخلاق کے لباس مین مشترک پائے جاتے ہین - دوم وہ قواہین جو قدرت نے نوع انسان پر عائد کیے ہین یا یہ کہنا چاہیئے کہ وہ قوانین جن سے قواعد عمل انسانی ان اشخاص کی رائے مین جو قوانین قدرتی پر گفتگو کرتے ہین مطابق ہونے چاہیئین -

اِس سے معلوم ہو جاویگا کہ لفظ قانون قدرتی کے جو معنے یہ مصنف لیتے ہین وہ ابہام سے خالی نہین - علاوہ اِن دو معنون کے قانون قدرت کے ایک اَور بہی معنے لیے جاتے ہین یعنے وہ قوانین جو حقوق قدرتی سے علاقہ رکہتے ہین اور حقوق قدرتی بلیکسٹن صاحب کے نزدیک حق حفاظت ذات - حق حفاظت حیثیت عرفی - اور حق آزادی تن ہین وغیرہ ہین لیکن یہ یاد رکہنا چاہیئے کہ یہ حقوق اُسوقت پیدا ہوتے ہین جبکہ جماعت انتظامی موجود ہو اور اسلیئے یہ حقوق اشخاص کے تعلق باہمی سے پیدا ہوتے ہین نہ قانون قدرت سے اَب قانون اخلاقی اور قانون مطلق مین فرق بیان کرنا چاہیئے - ایک قاعدہ اخلاقی اُسی وقت قاعدہ قانونی ہوسکتا ہے کہ واضع قانون اُس کو صریحاً یا ضمناً تسلیم کرلے یعنے یا تو وہ صریح احکام سلطانی مین شامل ہو یا اُسکو فیصلجات قانونی مین تسلیم کرلیا گیا ہو اور ان دو طریقون سے قاعدہ اخلاقی قانون مطلق کا جزو ہوسکتا ہے -

اِسی طرح سے کوئی طریقہ عمل یا قاعدہ جسکی بابت بیان کیا جاتا ہو کہ الہامی ہے یعنے کوئی ایسا مذہبی حکم جسکو قانون مطلق کی رو سے تسلیم کرلیا گیا ہو علم اصول قانون کی بحث مین داخل ہوسکتا ہے - اگرچہ ایک اعتبار سے ہم قانون اخلاقی یا شرائع مذہبی سے یعنے

قانون الہامی کو قانون کا ماخذ کہہ سکتے ہین لیکن حقیقت مین قانون اخلاقی یا قانون مذہبی کے قواعد قانون مطلق کے شمار مین اسلیئے نہین آسکتے کہ وہ قانون اخلاقی یا قانون مذہبی ہین بلکہ اس لحاظ سے اُنکو قانون مطلق مین شامل کیا جاتا ہے کہ اُس جماعت انتظامی کی حکومت اعلیٰ نے (گورنمنٹ) اُنکو تسلیم کرکے اُنکے نفاذ کا حکم دیدیا ہے۔

کوئی قوم ممالک غیر کے قوانین کو بھی خواہ وہ زمانہ حال کے ہون یا زمانہ قدیم کے اپنے قوانین مین شامل کر سکتی ہے اور جبکہ وہ قوانین اس طرح اختیار کرلیئے جاتے ہین تو قانون مطلق کا ایک جزو ہوجاتے ہین اور اسیلئے ممالک غیر کے قوانین کو قانون کا ماخذ کہہ سکتے ہین اور یہی حال دستورات اور رواجات کا ہے کہ اُنکو گورنمنٹ منظور کرکے نفاذ قانونی کا مرتبہ بخشتی ہے اور اسلیئے وہ قانون کا ایک ماخذ کہلاتے ہین۔ ماخذہائے قانونی کی بحث مین مارکبی صاحب یہ فرماتے ہین کہ۔

قانون کا سب سے زیادہ ابتدائی اور نہایت صریح ماخذ حکومت اعلیٰ کے ارادہ یا خواہش کا اظہار بالصراحت ہے اور اسکے بعد مارکبی صاحب اپنی کتاب کے اُسی باب مین فرماتے ہین کہ اس ماخذ کے علاوہ قانون کے اور بھی ماخذ ہین (انکی تفصیل رسالہ علم اصول قانون مارکبی صاحب مترجمہ پیرزادہ محمد حسین دفعہ ۶۲ لغایت ۶۳ مین موجود ہے)

## دوسرے اعتبار سے لفظ ماخذ قانون کے کیا معنے ہین

اوّل معنے مین لفظ ماخذ قانون کے بحث کرکے اب ہم اُس اعتبار سے کہ قانون کونسے لباس مین ظاہر ہوتا ہے۔ لفظ ماخذ قانونی کے معنی کی تشریح کرتے ہین اور جب اُس لحاظ سے دیکھتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ قانون مندرجہ ذیل شکلون مین پایا جاتا ہے۔

اوّل۔ واضعان قانون کی خواہش کے اظہار مین۔

دوم - اُن اشخاص کی خواہش کے اظہار مین جنکو وضع قانون کا منصب حکومت اعلی نے نیابتاً سپرد کر رکھا ہے -

سوم - اُن عدالتہا کے فیصلجات مین جنکو قانون معنی کی توضیح کرنے کے علاوہ قانون کے نقصون اور کمی کے پورا کرنیکا اختیار دیا گیا ہے -

چہارم - ایسی با اختیار عدالتین اکثر نظائر سابقہ یا مُسلّم مقننون کی رائے کی تقلید کرتی ہین اور اپنے خیالات پر ایسے اشخاص کی رایونکو ترجیح دیتے ہین -

پنجم - یا کسی ایسے رواج کے دریافت کرنے اور اُسپر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہین جو معاملہ مافیہ انتزاع کے متعلق موجود ہے - یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ وہی رواجات جنکو حکومت اعلی ضمناً یا صراحتاً زمانہ گذشتہ مین تسلیم کر چکی ہون -

ششم - یا وہ عدالتین اپنی ہدایت کے لیئے زمانہ گذشتہ کی قومون اور ملکون کے قوانین یا ممالک غیر کے قوانین کو تلاش کرتے ہین -

مارکبی صاحب لفظ ماخذ قانون کی یہ تعریف کرتے ہین کہ ماخذ قانون سے وہ جگہ مراد ہے جہان قانون کا متلاشی قانون کے حاصل کرنے کے لیئے اُسکی تلاش کرتا ہے" اور اسکے بعد باب دوم مین مارکبی صاحب قانون کے ماخذ چار بتلاتے ہین جنکی تفصیل اُس کتاب سے بعینہ نقل کیجاتی ہے -

سب سے زیادہ ابتدائی اور صریح ماخذ قانون کا حکومت اعلی ترین کے ارادہ یا خواہش کا اظہار بالصراحت ہے اور جسجگہ یہ ماخذ پایا جاتا ہے تو فقط یہی ایک ماخذ ہوتا ہے جبکہ حاکم اعلیٰ اپنے ارادہ یا خواہش کو قانون کی شکل مین ظاہر کرتا ہے تو کہتے ہین کہ وہ قانون بناتا ہے اور حاکم کے اس فعل کو وضع قوانین کہتے ہین اور وہ جماعت جو اُن قوانین کو

صورت اور مضمون پر اُس کے مشتہر ہونے سے پہلے غور کرتی ہے اُسکو کونسل وضعان قانون کہتے ہین اور اُن قوانین کو ایکٹ ہاے کونسل واضعان قانون کہتی ہین -

یہ بیان ہوچکا ہے کہ وضع قوانین کا منصب اور فرائض شاہی کی سپردگی کی مانند کسی ماتحت شخص یا جماعت اشخاص کو سپرد کیا جاسکتا ہے ایسی صورتون مین گویا ماتحت کونسل وضع قوانین حاکم اعلیٰ ترین کی زبان ہوتی ہے اور کونسل وضع قوانین ماتحت کے احکام متابعت کیئے جانے کے لیئے وہی طاقت رکھتے ہین جیسا کہ خود حاکم اعلیٰ ترین کے بنائے ہوئے اور مشتہر کیئے ہوئے قوانین اور اُنکے اختیارات وضع قوانین کا ماخذ بہی حاکم اعلےٰ کے ارادہ یا خواہش کا اظہار ہے -

انگلستان کی تمام نو آبادیون کو اختیارات وضع قوانین سپرد کیئے گئے ہین - لیکن ہندوستان مین سپردگی اختیارات کا سلسلہ درجہ بدرجہ بہت دور تک چلا جاتا ہے مثلاً بنگال خاص مین چار علیحدہ علیحدہ شخص یا جماعات ہین جنمین سے ہر ایک وضع قوانین کا بڑا وسیع اختیار رکھتا ہے -

سب سے اعلےٰ حاکم ملکہ برطانیہ اور پارلیمنٹ ہے اور اُس سے اُترکر جنرل کونسل واضعان قوانین پہر گورنر جنرل مع کونسل یا بغیر کونسل کے - اور آخیر مین لفٹنٹ گورنر بنگال کا کونسل اور بعض لفٹنٹ گورنرون اور کمشنرون کے اختیارات جو کہ بغیر مدد کونسل کے کام کرتے ہین اسقدر وسیع اور غیر معین ہین کہ فی الحقیقت وہ احکامات شائع کرنیکا اختیار رکھتے ہین اور اُنکے احکام کے شائع کرنےمین اور وضع قوانین مین ظاہرا کوئی فرق معلوم نہین ہوتا اس اختیارات وضع قوانین کا درجہ بدرجہ ماتحتون کے سپرد ہونا فقط اِس منصب کی وسعت اور عظمت ہی کو ظاہر نہین کرتا بلکہ نقصانات لاحقہ کی بہی ایک بہت عمدہ مثال ہے - جہانتکہ اختیارات

وضع قوانین اسقدر کثیر اشخاص کو اور اس قدر آزادی کے ساتھ سپرد کیے جاوینگے تو قانون مین ایک قسم کی ابتری واقعہ ہوجاویگی اور سب سے زیادہ اسبات کا اندیشہ رہتا ہے کہ کسی ماتحت جماعت کے اختیارات وضع قانون حد معین سے بڑہ تو نہین گئے کیونکہ حکومت اعلیٰ ترین کو ہمیشہ عدالتہاے قانونی کو اجازت دینی پڑتی ہے کہ انکی ماتحتون کے اختیارات کو ٹوکین اور انکے حد سے بڑہ جانے کی بابت باز پرس کرین تاکہ انپر ایک قسم کی روک رہے۔ اگرچہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ اس دقت سے نکلنے کے لیے ایک نہایت ناقابل اطمینان ترکیب کی جانب رجوع کرنا پڑتا ہے یعنے ایسے افعال کے لیے جو سلماً خلاف قانون ہین بعد اوس کے ظہور مین آجانے کے حکم منظوری یا تصدیق کا دینا پڑتا ہے۔

انگلستان کے ممالک مقبوضہ مین حکومت کی سپردگی دو اصول پر مبنی ہین۔ ہندوستان مین گورنر جنرل اور لیجسلیٹو کونسل قانون کے بنانے والے ہین جنکے فرائض منصبی کئی طرح سے محدود ہین اور پارلیمنٹ برطانیہ کے ماتحت ہے اور پارلیمنٹ نے یہ اختیار اپنے ہاتھ مین رکھا ہے کہ کبھی کبھی ہندوستان کے لیے قانون بنالے اور برعکس اسکے اکثر نوآبادیون کے نسق حکومت اس طرح کا ہے کہ وہان کی جماعت وضع قانون اور ملک انگلستان کو جس کا قائم مقام ہر ایک نوآبادی مین گورنر ہوتا ہے وضع قوانین مین زیادہ وسیع اختیارات حاصل ہین اور وضع قانون کے تمام مراتب اسی نوآبادی کے اندر اندر پورے ہوجاتے ہین۔ لیکن یہ نوآبادیان اسی بادشاہ یعنے ملکہ اور پارلیمنٹ کے ماتحت ہین۔ پارلیمنٹ برطانیہ کا اختیار نوآبادیونپر اگرچہ ڈہیلا اور ڈہیلا پڑا ہوا ہے۔ لیکن تاہم بالکل معدوم نہین کیونکہ اکثر ہاے پارلیمنٹ کی

رو سے نوآبادیون کے لیئے مجموعہ اصول حکومت کے بنانیکا اختیار پارلیمنٹ کے ہاتھ میں ہے اور جبکہ نوآبادیونکو وہ مجموعہ قبول کرنا پڑتا ہے تو یہ کافی دلیل ہے کہ وہ نوآبادیان پارلیمنٹ کے ماتحت ہین لیکن ان کیلئے حکومت کا ڈہنگ اس طرح رکہا گیا ہے کہ اُن سے زیادہ آزادی کا حاصل ہونا ہی ممکن نہین بلکہ اس آزادی سے خودمختاری کیطرف انتقال کرجانا اُنکے لیئے آسان کردیا گیا ہے - اگر کوئی نوآبادی ایسی کامل آزادی یعنے خودمختاری کی خواہش کرے یا حکومت برطانیہ اُسکو عطا کرنا چاہے -

سنہ ۱۸۵۸ء ۲۱ و ۲۲ وکٹوریا باب ۱۰۶ - اور سنہ ۱۸۶۱ء ۲۴ و ۲۵ وکٹوریا باب ۶۷ کی رو سے حکومت اعلیٰ فقط ملکہ کے ہاتھ مین دی گئی ہے لیکن اسمین شک نہین کہ خود ملکہ اور نوآبادیونکی پارلیمنٹ ملکہ اور پارلیمنٹ برطانیہ کے ماتحت ہے -

قانون بنانیکا منصب فقط وہی جماعت اشخاص عمل مین نہین لاتے جو اس مطلب کے لیئے مقرر کیئے جاتے ہین اور وہ ضوابط قانون کے نام سے پکارے جاتے ہین بلکہ اکثر اوقات جماعت اشخاص بہی خاص مقامونکے باشندونکی آسایش اور حفاظت کے لیئے قانون بنانیکا اختیار رکہتے ہین مثلاً بڑے اور آباد شہرون مین میونسپلٹی ہوتی ہین جنکو باشندگان شہر کے لیئے قواعد یا ضوابط بنانے اور ٹیکس لگانے کا اختیار بہی حاصل ہے اور اسیطرح لیجسلیٹو کونسل اور بعض اوقات بورڈ سے سررشتہ مال اور سررشتہ تعلیم خاص مطالب کے واسطے جو اُنکے تفویض ہوتے ہین قواعد بناتے ہین اور یہ قواعد اگر لفظ قانون کے اصلی معانی پر خیال کیا جاوے تو در اصل قانون ہین اسیطرح عدالتہاے قانونی اپنی نالشون کے متعلق قواعد اور ضوابط بناتے ہین -

ہر ایک حاکم اعلےٰ ترین یا جماعت حکام اعلےٰ ترین کو اختیار ہے کہ قانون بنانے

کا منصب جسقدر حد تک چاہے کسی اَور کو سپرد کرے کیونکہ حاکم اعلیٰ ترین کو فقط یہی اختیار
نہیں ہوتا کہ وہ ہر طرح کا قانون وضع کرے بلکہ جس طرح اور جس طریقے سے چاہے وضع کر سکتا
ہے - اِس مضمون کو اس عبارت میں ادا کر سکتے ہیں کہ حاکم یا حکّام اعلیٰ ترین کو فقط وضع
قوانین کے ہی اختیارات نہیں ہوتے بلکہ وہ قانون کے پیدا کرنے والے ہیں یعنے اور
اشخاص کو بھی وضع قانون کے اختیارات سپرد کر سکتے ہیں - لیکن وہ کونسل واضع القوانین
جو ماتحت ہو اپنے اختیارات یا منصب کو اور کسی شخص کو اُسی قدر سپرد کر سکتا ہے جس قدر
سپردگی کا اُسکو اختیار دیا گیا ہے - کیونکہ خود وہ اپنے منصب کا پیدا کرنیوالا نہیں اور
وضع قانون کے طریقہ پر اُسکو کچھ اختیار نہیں ہوتا - ہند کے لیجس لیٹو کونسل کو وضع قانون
کے وسیع اختیارات کے علاوہ سپردگی کے بہی اختیارات دیئے گئے ہیں - جیسے میونسپلٹیوں
کو حفظان صحت کے لئے بائیلاز بنانے کا اختیار دینا اور یہ اختیارات سپردگی لیجس لیٹو کونسل
کو یہانتک حاصل ہیں کہ انکو اختیار ہے کہ اَور اشخاص کو بعبارت کے تقرر کا مجاز بنا دیوے
کہ اُس کونسل کے ایکٹ کسوقت اور کسجگہ اور کس حد تک جاری ہونے چاہئیں - اور بعض
اوقات ایکٹوں میں تفصیل بالکل نہیں ہوتی اور اس کمی کو ماتحت اپنی مرضی کے موافق
پورا کرنے کے مجاز ہوتے ہیں - ایسے طریقۂ وضع قانون پر ہمیشہ نگرانی رکہنی چاہیئے
تاکہ وہ اشخاص اپنے اختیارات کی حد سے نہ بڑہ جاویں -

جب کسی کونسل وضع قوانین کا اعلان ہو یا ( فرم ) ایکٹ کسی مقدمہ کی خاص صورت
پر صادق نہ آسکے تو پہر ہمیں قانون کے لئے کس چیز کو تلاش کرنا چاہیئے - ہماری تعریف کی
مطابق یہ قانون کا دوسرا ماخذ ہے - ایسے موقعوں پر تلاش کرنا چاہیئے کہ قانون کے منشاء
بیان کرنیوالے نے اُس معاملہ یا اُسی قسم کے اور معاملہ کی بابت کیا کہا ہے لیکن مُشکل

یہ ہو سکتا ہے کہ قانون کے منشاء بیان کرنے والے کون ہین -

اس سوال کا جواب تمام ملکو نمین ایک نہین ہو سکتا لیکن اس مین شک نہین کہ انگلستان اور اُس کے مقبوضات مین قانون کے منشا کے بیان کرنے والے عدالتہاے قانونی کے جج ہوتے ہین - آج تک جو مقدمات انکی سماعت مین آئے ہین یا انہون نے فیصل کیئے ہین اُن کا حال رپورٹون مین موجود ہے -

لیکن یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہر ایک شخص جسکو کچھ بھی عقل ہو مشکل موقعو نپر ایسا ہی کیا کرتا ہے اور یہ انسان کی فطرت مین داخل ہے کہ ایسے موقعو نپر ایسے شخصون کی راے کو تلاش کرتا ہے جنہون نے اُسی شکل کے معاملو نمین کچھ اپنی راے دی ہو بشرطیکہ وہ شخص اُنکی رایون کا کچھ ادب یا لحاظ رکھتا ہو -

اہل سلف کے افعال اگرچہ ہمارے لیئے بطور ہدایت یا مثال کے مفید ہو سکتے ہین لیکن تاہم اُنکو خواہ مخواہ تسلیم کرنے کے لیئے ہم مجبور نہین کیئے جا سکتے -

یہ اعتراض اُسوقت صحیح ہو سکتا تھا جبکہ مقنن رپورٹونکو فقط اسی مطلب کے لیئے جس کا ذکر ابھی ہوا تلاش کرتا لیکن ہر ایک شخص جو کسی عدالت قانونی مین بیٹھکر ایک ساعت تک بحث سُنے یا کسی مثل اور بحث کے کئی جزو دیکھے تو اُسکو معلوم ہوگا کہ مقنن اس غرض کے لیئے رپورٹ کو نہین دیکھتا بلکہ قانونی بحث مین کہ اگر اُس معاملہ پر کوئی سلسلہ فیصلجات یا کسی اعلےٰ درجہ کی عدالت اپیل کا ایک ہی فیصلہ دستیاب ہو جاوے تو جج کو ماننا پڑیگا اور وہ تسلیم کریگا کہ جو کچھ اس نظیر یا نظیرو نمین فیصلہ ہو چکا ہے وہ قانون ہے اور اُسکی وہی وقعت ہوگی جیسے کسی ایکٹ کی -

لیکن اب یہ سوالات پیدا ہو سکتے ہین کہ نظائر کو قانون کسنے بنایا اور اگر ججون نے بنایا

تو کس نے بنایا ہے؟ اور اگر بغیر اختیار کے بنایا تو قانون کس طرح ہو سکتا ہے؟

ان سوالات کے جواب دینے کے لئے چند ایسے مطالب غور کرنا ضروری ہیں جو اُس سے متعلق ہیں۔

اوّل خیال کرو کہ جج کے عہدہ کی اصلیت کیا ہے اور اگر ہم تمام سوسائیٹیون کی تاریخ کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ بادشاہ کا بڑا فرض منصبی ایام اسن مین قانون کا وضع کرنا نہین تھا بلکہ مقدمات کا انفصال کرنا۔ خود بادشاہ تمام رعایا کے تنازعات کو فیصل کیا کرتے تھے اور بادشاہ اُسوقت جج ہوتا تھا جسکے سامنے تنقیحات پر تجویز کیجاتی تھی۔ قدیم کتابون کو اگر پڑھین تو معلوم ہوگا کہ بادشاہ کے انفصال مُقدمات کے فرض منصبی پر زیادہ زور دیا گیا ہے اور وضع قانون کے منصب کا کہین خیال بھی نہین کیا گیا منو کی کتاب مین بھی ایسا ہی حال ہے۔ منو ہمیشہ بادشاہ کو انصاف کا عطا کرنے والا کہتا ہے اور کہین اُسکو اچھے اور عمدہ قانون بنانیکا حکم نہین دیا گیا۔ یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ ہندوؤنمین بادشاہ کو وضع قوانین کے اختیارات اسلیئے نہین دیئے گئے کہ ہندو الہام ربانی کے پانے کا دعوی کرتے ہین اور اپنے قوانین کو الہام ربانی سمجھتے ہین کیونکہ وُہی بات اکثر اُن سوسائیٹیونمین بھی پائی جاتی ہے جو اِس قسم کا دعوی نہین کرتی ہین۔

جو کچھ سر مینری مین صاحب نے اسبارہ مین کہا ہے وہ صحیح ہے وہ کہتے ہین کہ قانون کا وجود فیصلہائے عدالت کے بعد پیدا ہوا ہے اور ایک ہی قسم کے کئی فیصلون کو جو ایک دوسرے کے مشابہ ہون دیکھکر قانون کا تصوّر پیدا ہوا اور مشابہ فیصلون کے سلسلہ سے ایک ایسا قاعدہ اخذ کرنا مفید سمجھا گیا تھا جو کہ اُسی قسم کے تنازعات پر جبکہ وہ پیدا ہون بخوبی صادق آسکے اور اوّل ہی اوّل قوانین مُسلمہ اغلباً اُنہین پراگندہ قواعد کو جمع کرکے بنائے گئے تھے۔

اور یہی قواعد قانون کی بنا تھے۔

صرف سوسائٹی کی نہایت ابتدائی حالتمین یہ بات ممکن تھی کہ بادشاہ تمام تنازعات کا فیصلہ خود کیا کرے۔ لیکن قدیم زمانہ مین بھی بادشاہ نے ان اختیارات کو اَور لوگون کے سپرد کرنا شروع کردیا تھا جن کا کام تنازعات کا تصفیہ کرنا اور جرائم کی سزا دہی ہوتا تھا اور وہ عقلمند اور عالم اور سالخوردہ اشخاص جو کہ بادشاہ کو اپنی صلاح سے مدد دیتے تھے اُسکی غیر حاضری مین انفصال مقدمات کے لیئے بھیجے جاتے تھے لیکن ایسی شخصی تبدیلی سے عہدہ کی حیثیت یا اُس عہدہ کے فرائض منصبی کی تعمیل مین کچھ فرق نہین پڑ سکتا۔ یہ ماتحت جج بھی جنکو بادشاہ اپنی طرف سے بھیجتا یا اختیارات عدالت سپرد کردیتا تھا مقدمات کو ایک ہی طرح سے فیصلہ کرنے اور اُسی عمل کا بار بار تکرار کرنے سے بادشاہ کی مانند قواعد کو وضع کرنے لگ گئے اور یہ قواعد صورت تدوین مین قانون خیال کیئے جانے لگے۔

اکثر اشخاص نے اِس عمل کی ماہیت کو جس سے جج اپنے فرائض متعلقہ عدالت کی تعمیل مین قانون وضع کرتا ہے بخوبی نہین سمجھا چنانچہ وہ لوگ کہتے ہین کہ وضع قانون کو عمل مین لانا ججونکی طرف سے ایک طرح کا غصب ہے اگر معترض کا منشا وضع قانون سے وہ عمل ہے جس کا ہمنے اوپر بیان کیا تھا تو اُس کا بیان بالکل خلاف ہے ایک جج جو اپنی رائے کی بجائے چند اشخاص متفقہ کی رائے قائم کرتا ہے قانون کا توڑنے والا نہین کہلا سکتا اور یہ کہنا کہ جج قانون نہین بنا سکتا فی الحقیقت یہ کہنا ہے کہ اکثر مقدمات مین ایسا کوئی قانون موجود نہین جو صورت موجودہ پر صادق آسکے گویا جج کو بالکل خود مختار چھوڑتا ہے۔

مقدمات فیصل شدہ مین سے خاص واقعات کو چھوڑکر ایک قاعدہ قانونی کے اخراج کرنے مین جو عمل کرنا پڑتا ہے اور اُس مین جو طریقہ استدلال برتا جاتا ہے اس کی ماہیت معلوم کرنی نہایت

مخصوص اور مشکل امر ہے۔

جج کی رائے کو اگر وہ تجویز آخری یعنے فیصلہ سے علیحدہ ہو تو عدالتین نہین سمجھتے ہین بلکہ اُسکو بطور امر زائد کے سمجھتے ہین گو یہ نہین کہ اُس رائے کا بالکل لحاظ نہ کیا جاوے لیکن اگر نتیجہ واقعی سے جج کی رائے علیحدہ ہو سکتی ہو تو جج کی رائے بطور سند کے نہین مانی جاتی۔

اِس قانون کے بہت مُشابہ جو فیصلجات عدالتی سے بنتا ہے ایک اَور قانون ہے جو بڑے بڑے قانون دانون کی تشریحات کتب قانون سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ اشخاص بھی قانون کے منشا بیان کرنیوالون مین سے ہین اور اُنکی تصنیفات کا حوالہ اکثر عدالتون مین دیا جاتا ہے اور وہ حوالہ بڑا وقر رکھتا ہے۔ شرح کے اختیارات وضع قانون کو ہم جج کے اختیارات کے مانند بلا واسطہ حاکم اعلےٰ ترین سے اخذ نہین کر سکتے اور عموماً کوئی شرح جبکہ وہ تصنیف کیجاتی ہے تو یقین دلانے کے لیئے ایک دلیل کے طور پر پیش کیجاتی ہے لیکن یہ ضرور نہین کہ جج عدالت کو اُس کا پابند ہونا پڑے اور جو کچھ اُس مین درج ہو اُسے تسلیم کرنا پڑے لیکن جس طرح کہ ججونکے متواتر فیصلون سے قانون کا ایک قاعدہ بنجاتا ہے۔ اسیطرح سے شارح کے دلائل بارہا تسلیم کیئے جانے سے بطور سند مسلمہ کے سمجھے جانے لگتے ہین یہانتک کہ آخرکار شارح کی رائے ججونکی رائے سے وقعت مین زیادہ ہو جاتی ہے مثلاً تشریحات لارڈ ڈیل لارڈ لٹل ٹن انگلستان مین اور دایابھاگ۔ متاکشرا۔ فتاوی عالمگیری۔ ہدایہ ہندوستان مین۔

قانون نظائر اور تشریحات مین ایک فرق ظاہری ہوتا ہے جسکو نظرانداز کرنا مناسب نہین اور وہ یہ ہے کہ فیصلجات عدالتی مین صور موجودہ کی بابت بحث ہوتی ہے اور جو کچھ جج کہتا ہے وہ اُس مقدمہ کے فیصلہ کرنے کے لیئے کہتا ہے جو اُسکے روبرو پیش ہے۔ قانون کے جز

اصول پر وہ فیصلہ دیتا ہے اُنکا مقدمہ کے واقعات مین سے نکالکر علیحدہ کرنا نہایت محنت
اور دقّت کا کام ہے - لیکن شارح اکثر صور مجردہ سے بحث کرتا ہے اور وہ قانون کے قواعد
اور اصول کو بیان کر دیتا ہے جنکو چاہو مقدمات کی کتنی ہی صورتون پر صادق کر لو اُس کا کام
ہے کہ ایک اصول سے دوسرا اصول کا استدلال کرلے اور پیش بینی کر کے نئی نئی صورتون کے
لیئے نئے قواعد اخذ کرے - اِس قسم کی تشریح اگر وہ بطور سند مسلّمہ کے مانی جاوے تو سیکڑون
جلد والے فیصلجات سے زیادہ مفید ہے لیکن انگلستان کے قانون یا اور کسی ملک مین
کوئی تشریح زمانہ جدید کی اس درجہ شہرت کو نہین پہونچی -

جون جون ہم قانون کے ماخذون کے شمار کرتے ہوئے آگے بڑہتے ہین اُسی قدر طریقہ
اخذ قانون زیادہ مبہم ہوتا جاتا ہے - ججون کا منصب وضع قوانین واضع قانون کے منصب
کی بہ نسبت زیادہ بعید الفہم ہے اور اسیطرح سے شارح کا ایک درجہ اَور زیادہ - اب ہم ایسے
ماخذ کا ذکر کرتے ہین کہ جس مین بادی النظر مین معلوم ہوتا ہے کہ قانون نہ تو ججون نے
بنایا اور نہ حاکم اعلےٰ ترین نے بلکہ عوام الناس نے اپنی خوشی اور مرضی کے مطابق قانون
وضع کر لیا -

اس قسم کے قانون کو رواج کہتے ہین اس مضمون پر جس قدر ابحاث طویل ہوئی ہین
اُن سب کی بابت فیصلہ کرنا ناممکن معلوم ہوتا ہے - لیکن تاہم اُس سے کسیقدر پردہ ابہام اُٹھانے
مین کوشش کیجاتی ہے - اور یہ بھی ظاہر کیا جاویگا کہ اس بحث مین امور متنازعہ فیہ کونسے ہین
رواج کے لفظ سے اگر اُسکے وسیع معنے لیئے جاوین تو اُس دستور العمل سے مراد ہے جسکے
مطابق ہمیشہ مشابہ صورتون مین اکثر متواتر مشابہ موقعون پر عمل کیا جاتا ہے - مثلاً مردہ کا جلانا
ہندؤن کا رواج ہے - کثرت ازدواج مسلمانون مین رواج ہے - کرسی پر بیٹھنا فرنگیون مین

رواج ہے اور بڑی چوٹی رکھنا چینیون کا رواج ہے۔

قانونی معنے رواج کے عام معنے کی بہ نسبت کسیقدر کم وسیع ہین۔ قانون مین عام رواجات سے کچھ مطلب نہین بلکہ قانون مین فقط اُن رواجات سے بحث ہے جنکی تعمیل جبراً کرائی جائے یا اگر فریقین مین سے کوئی اُس رواج پر عمل کرے تو وہ عدالت مین تسلیم کیا جاوے مثلاً انگلستان کے چند اضلاع مین یہ رواج ہے کہ ایک شخص خاص مہینون یا دنون مین اپنے مویشی دوسرے کی زمین پر چرنے کے لیئے چھوڑ دیوے۔ یہ ایسا رواج ہے جسکی تعمیل جبراً کرائی جاتی ہے۔ اِسی طرح سے عدالت کثرت ازدواج کو مسلمانون مین حقوق وراثت کے بارہ مین تسلیم کرلیتی ہے۔

رواج کے پیدا ہونے کے لیئے یہ امر ضروری ہین۔ اوّل یہ کہ لوگون کے پاس یہ روایت ہونی چاہیئے کہ اُنکے آباو اجداد کیا کرتے تھے اور دوم یہ علم کہ اُنکے ہمسائے آجکل کیا کررہے ہین اور سوم ایک عام یقین ہونا چاہیئے کہ جوکچھ اس طور سے کیا جاتا ہے وہ درست ہے اِن تمام اُمور سے عملین (یکسانیت) استقلال پیدا ہوگا اور یہ یکسانیت عمل کی جبکہ ایک قاعدہ بنجاویگا تو اُس کو رواج کہین گے۔

عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ رواج کے قانون ہونے کی یہ سند ہے کہ وہ لوگ جنہون نے اُسے ازخود اختیار کیا ہے اُس کی تعمیل کرتے ہین یعنے وہ قانونی قاعدہ جو رواج سے پیدا ہوتا ہے حاکم اعلےٰ ترین سے اپنی پیدایش مین کچھ تعلق نہین رکھتا آسٹن صاحب نے ۲۹-اور ۳۰ لکچر مین ظاہر کیا ہے کہ یہ قول غلط ہے لیکن میرے نزدیک اس بات سے یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ کہ قانون رواجی قانون موضوعہ حجان کی ایک شاخ ہے اور قانون کا علیحدہ ماخذ نہین ہے میرے نزدیک رواج کا تصوّر قانون کے تصوّر سے پہلے کا ہے زمانۂ قدیم مین اس سے

پہلے کہ عدالتونکو قانون کا صاف صاف تصوّر پیدا ہو رواج کے مطابق فیصلے دیئے جاتے ہین
یہ ممکن ہے کہ اُس رواج سے رواج عدالتہاے یعنے قانون موضوعہ ججان مراد لیجاوے
لیکن اس مین شک نہین ہے کہ وُہی رواج وہ اشخاص بہی برتتے تھے جنکی عادات سے جج
بخوبی واقف ہوسکتے تھے اور وہی رواج اُن اضلاع مین بہی ضرور پائے جاتے تھے جو اُن
ججون کے اختیارات کے حدود ارضی کے اندر واقع تہے سیومینی صاحب (قانون جدید
روما کے مصنف) کہتے ہین کہ زمانہ قدیم مین دیہات کی عدالتین اپنے فیصلجات کو اسی قسم
کے رواجات کے مطابق کیا کرتی تہین - اور چونکہ یہ دستور تھا کہ جج اپنے آرائے کو قلمبند
کیا کرتے تھے اِس سبب سے رفتہ رفتہ قانون موضوعہ ججان کو قانون عوام یعنے رواج پر
ایک طرح کی ترجیح ہوگئی - مین اپنے ذاتی تجربہ سے اِس معاملہ مین کوئی راے نہین دیسکتا ہون
لیکن میرے نزدیک ہے اس مین جو دیہاتی عدالتین ہین اور جنکو پنچائتین کہتے ہین اسطرح
عمل کرتی ہین یعنے اِس قسم کی عدالتون کو شروع مین اُس ضلع کے رواجات مستمرہ کے
سوا اور کسی قانون کا تصوّر تک نہین ہوتا -

ہان یہ بات ضروری ہے کہ اُن اقوام مین جو ذرہ تہذیب یافتہ ہین اور جہان کی عدالتون
مین وکلا اور مقنن بکثرت میسر آسکتے ہین رواج کا حوالہ بہت کم دیا جاتا ہے اور قانون کا
یہ تصوّر کہ حاکم اعلےٰ ترین کے صریح یا معنوی حکم کے سوا اور کسی شے کو قانون کہنا واجب نہین ہے
اُس کے تسلیم کیئے جانیکا مانع ہو جاتا ہے لیکن میرے نزدیک رواج کو قانون پر ترجیح دینے
کا جج کی راے پر انحصار رکہنا نہایت غلط فہمی ہے - جج کا فرض ہے کہ رواج کے مطابق عمل
کرے اور ہندوستان مین کونسل واضعان قانون نے عدالتون کو حکم دیا ہے کہ خاص خاص
مقدمات مین قانون کے علاوہ ہندو اور مسلمانون کے دہرم شاستر اور شرع محمدی اور رواج

کے مطابق عمل کرین - یعنے ہندوستان مین ہنود اور مسلمانون کی شرائع کے ساتھہ رواج کو ملانا واجب سمجھا گیا ہے - دہرم شاستر مین منو نے خود کہا ہے کہ قانون الہامی کی بھی رواج سے ترمیم ہو سکتی ہے -

عموماً کہا جاتا ہے کہ رواج کو عام قانون کے مستثنیات مین سے سمجھنا چاہیئے اور اگرچہ سچ ہے کہ اکثر قواعد قانون جو اب رواج کے نام سے مشہور ہین اصل مین مستثنیات ہین - لیکن یہ فرض کرنا کہ تمام قانون رواجی کا یہ خاصہ ہے بالکل غلط ہے - بہت سے رواجات جو قانون بنگئے ہین کسیطرح سے مستثنیات مین سے نہین ہو سکتے اور ہر ایک ملک مین قانون کے قواعد کا بڑا حصّہ اُن رواجات سے بنا ہے جنکو قانون نے تسلیم کر لیا ہے - اسلئے جبکہ عام رواجات قانون بنجاتے ہین تو وہ قانون کہلاتے ہین اور اپنا پہلا نام کہو بیٹھتے ہین مثلاً وراثت کے قواعد قانون وراثت کہلاتے ہین اور رواج کا لفظ اُن قواعد وراثت پر بولا جاتا ہے جو مستثنیات مین سے ہین جیسے کہ انگلستان مین وراثت کا متوفے کے بیٹو نمین برابر حصّہ دار تقسیم ہونا - اور ہندوستان مین وراثت کا صرف بڑے بیٹے کو پہنچنا - لیکن کثر قواعد وراثت کے رواج سے پیدا ہوئے ہین - فرق صرف اتنا ہے کہ بعض قواعد جو عام ہوگئے وہ قانون کہلانے لگے - اور باقی جو خاص خاص صورتون مین بطور مستثنیات کے مانے جاتے ہین وہ رواج کہلاتے ہین - اسلیئے ظاہر ہے کہ رواجات کا قانون مین شامل کر لینا اُسکی یکسانیت مین خلل انداز نہین ہوتا لیکن جبکہ ایسا کوئی رواج تسلیم کر لیا جائے جو عام نہ ہو تو بے شک اُسکی یکسانیت مین ہرج واقعہ ہوتا ہے -

اُن رواجات کے تسلیم کرنے اور قانون مین شامل کرنے مین جو عام ہین یعنے معمول علیہ جمہور ہین جج لوگ نہایت سرجستی ظاہر کرتے ہین - لیکن اُن رواجات کی تسلیم

کرنے مین جو معمولی قانون کے مستثنیات ہین بے شک مضائقہ سمجھتے ہین اور جسقدر کہ رواج
اور قانون کے درمیان تناقض زیادہ ہوتا جاتا ہے اُسی قدر جج لوگ رواج کو احتیاط کی
آنکھ سے دیکھتے ہین۔

# چوتھا باب

## لفظ قانون کے معنے

قانون کی مُختصر تعریف اِس طرح کر سکتے ہین کہ قانون کسی ملک کی حکومت اعلی کے اُن
احکام کو کہتے ہین جنکے نفاذ سے یہ غرض ہوتی ہے کہ اُس مُلک کے باشندے اپنے افعال مین
اُن احکام کو ملحوظ رکھین۔ گورمنٹ کے وجود مین خواہ وہ کسیقدر مصنوعی اور ابتدائی ہو
قانون کا وجود ضمناً شامل ہے اور قانون کے وجود مین گورمنٹ کے وجود کا یعنے گورمنٹ
اور قانون لازم ملزوم ہین۔ اُن دونون کی پیدائش۔ نشو و نما اور خاتمہ یکبارگی ہوتا ہے
گورمنٹ اور قانون کے وجود مین دو فریقہاے اشخاص کا وجود بھی ضمناً شامل ہے
یعنے ایک وہ فریق جو قانون کو وضع کرتے ہین اور اُسکو عائد کرتے ہین دوم وہ فریق جسکی
جانب قانون کا خطاب ہوتا ہے اور جنکو اشخاص فریق اوّل اُس قانون کی عدم تعمیل یا عدم
متابعت کی صورت مین سزا دیتے ہین۔ اِن دونون فریقون کے باہمی تعلّق مین مُختلف
ملکون اور مُختلف زمانون مین نہایت درجہ کا اختلاف چلا آیا ہے۔ زمین کے جس خاص حصّہ
پر ایسا انسانون کا مجموعہ پایا جاتا ہے جسمین تعلّق مذکورہ بالا موجود ہو تو انسانون کے
ایسے مجموعہ کو جماعت مدنی۔ یا جماعت انتظامی۔ یا ملک۔ یا سلطنت کہتے ہین۔ جماعت
انتظامی کا وہ خاصہ جو کہ جماعت انتظامی اور دیگر جماعات انسانی مین تمیز کرتا ہے یہ ہے کہ

جماعت انتظامی مین ایک رکن یا چند ارکان ایسے ہوتے ہین جنکو باقیون پر حکمرانی کا غیر محدود اختیار ہوتا ہے اور اُس کے یا اُنکے حکم کی تعمیل باقی ارکان پر فرض ہوتی ہے۔

اُن احکام کا مجموعہ جو کہ جماعت انتظامی کے حکام اپنے ارکان ماتحت کے لیئے جاری کرتے ہین قانون کہلاتا ہے۔

قانون ایک ایسی اصطلاح ہے جس کا استعمال مختلف معانی مین کیا جاتا ہے اور یہ معانی اگرچہ ایک دوسرے سے بہت مختلف ہین تاہم اُن سب مین واقعات کے باقاعدہ تواتر کا تصور مشترک ہے اور یہ تواتر ایک ایسے قاعدہ کا محکوم ہے جس کا مخرج کوئی ایسی طاقت یا شرط یا وضع ہے جسپر اُس تواتر کا انحصار ہے۔ اور قانون مطلق ایسے قواعد کا ایک عام مجموعہ ہے جو کہ کسی جماعت انتظامی کے حکام اُس سوسائٹی کے ارکان کے لئے جاری کرتے ہین اور جن احکام کی عموماً متابعت کیجاتی ہے۔

لیکن عموماً اس لفظ کا استعمال فقط اُنہی احکام کے لیے کیا جاتا ہے جو ایک قسم کی تمام صورتون پر صادق آسکتے ہون اور اُن احکام کے لیئے اِس لفظ کا استعمال نہین کیا جاتا جو کسی تنہا یا خاص صورت سے متعلق یا سرسری ہون یا ایسے معاملات کے متعلق ہون کہ کسی مکافات قانونی کے ذریعہ سے اُنکی تعمیل کرانیکا ارادہ نہو۔ مثلاً کسی مشہور اور عالی رتبہ شخص کی وفات پر سرکاری طور پر ماتمی لباس پہننے کا حکم۔ یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ عدالت ہائے جوڈیشل کے فیصلجات، قانون کی اس تعریف کے مطابق نہین ہوتی کیونکہ ان فیصلجات مین اشخاص مخصوصہ کیطرف خطاب ہوتا ہے اور کسی تنہا یا مخصوص فعل سے اِن فیصلجات کا تعلق ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ عدالت ہائے جوڈیشل کے احکام اور ایسے اعلےٰ احکام کے ایسے نتائج ہوتے ہین جو قانونی ہوتے ہین اسلیئے یہ احکام بہی قانون مین داخل ہین۔

لفظ قانون کا استعمال اکثر استعارۃً ہر یکسان طریقۂ عمل کے لیے کیا جاتا ہے خواہ
وہ طریقۂ عمل مخلوقات ذی روح سے تعلق رکھتا ہو یا قوائے قدرت سے۔ مثلاً قدرت
تجاذب عامہ۔ روشنی۔ حرارت۔ مناظر۔ برق کے قوانین بھی قانون کہلاتے ہین۔
اگرچہ یہ بات حقیقت مین درست ہے کہ لفظ قانون مین ان اشیا کے وجود کا تصور ضمناً
شامل ہے کہ ایک شخص ذی روح واضع قانون اور ایک گروہ ذی روح بطور رعایا کے
موجود ہو اور نیز ایک ایسے مکافات کا وجود بھی ضروری ہو جو اُس گروہ کے طریقۂ
عمل پر اثر پہونچا ہو تو صورتہائے مذکورۂ بالا مین قانون کی بہت سی ضروری شرائط
نہین پائی جاتی ہین۔ لیکن قدرت اور حرارت اور روشنی کے لیے لفظ قوانین کا استعمال
فقط اسلیے کرتے ہین کہ قانون مین اور ان اشیا کے طریقۂ عمل مین ہمیشہ یکسان ہونے
کے سبب سے ایک قسم کی مشابہت ہوتی ہے۔

قانون کے لفظ مین ایک ایسے حکم کا تصور جسکو کوئی شخص اعلیٰ اشخاص ادنیٰ کیلیے
نافذ کرے اور نیز ایک ایسی تہدید کا تصور کہ بصورت عدم تعمیل اس حکم کے یہ سزا ملے گی
ضمناً شامل ہوتا ہے۔

ہم ثابت کر آئے ہین کہ عالم مادی کے قوانین فقط استعارۃً قوانین کہلاتے ہین لیکن بعض
سے وہ فی الحقیقت قوانین ہین انسان کی عقل اور ارادہ ان کا محکوم ہوتا ہے اور اسلیے
وہ افعال انسانی پر تاثیر رکھتے ہین مثلاً اگر ہم اپنی خوراک و پوشاک اور حرکات و سکنات
مین پرہیز اور احتیاط کا خیال رکھین اور ایسی اشیا سے جو صحت کے لیے مضر ہین بچتے
رہین تو اُس قدرتی سزا سے جو ان قوانین کے نظر انداز کرنے کی صورت مین بطور نتیجہ کے
ہمکو سہنے پڑتے بچ جاتے ہین۔

ذکر کرونگا جو علم اخلاق اور علم اصول قانون کے اکثر مصنف لیتے ہین اوّل قانون قدرتی سے وہ قواعد عمل انسانی مراد ہین جو تمام جماعات مین قانون یا اخلاق کی صورت مین مشترک پائے جاتے ہین دوم قانون قدرتی سے وہ قوانین مراد ہین جنکو فطرت یا باری تعالے نے نوع انسان کے لیئے بنایا ہے اور یہ قانون قدرتی اُس مقیاس کا اظہار کرتا ہے اور یہ مقیاس خواہ قوانین الٰہی ہون یا انسان نے کوئی وہمی مقیاس وضع کر لیا ہو جسکے مطابق میری راے مین تمام قواعد عمل انسانی مطابق ہونے چاہئین۔

آسٹن صاحب کہتے ہین کہ ان دونون معنون مین اسقدر اختلاف اور تناقض ہے کہ بعض اوقات اس لفظ کا استعمال نہایت مبہم اور واہیات ہوجاتا ہے۔

حقوق قدرتی کی بحث مین آسٹن صاحب فرماتے ہین کہ لفظ حقوق قدرتی کی صریحًا یہ اُمید ہوتی ہے کہ حقوق قدرتی اُن حقوق کو کہتے ہون گے جو قانون قدرت کی مطابق یعنے وہ حقوق جو تمام قومون کے قانون مین مشترک پائے جاتے ہین اور جو گورنمنٹ کے موجود نہونے کی صورت مین بھی بطور حقوق اخلاقی کے ضرور موجود ہوتے لیکن حقوق قدرتی سے اکثر وہ حقوق اور قابلیتین مراد لی جاتی ہین جنکو فطری یا عقلی اور اصلی کہلاتے ہین یعنے جو کسی انسان ہین صرف بحیثیت اُس کے انسان ہونے کے موجود ہین یا صرف بحیثیت اس امر کے کہ وہ کسی گورنمنٹ کی حفاظت مین رہتا ہے۔

ان حقوق کی مثالین یہ ہین۔ حق حفاظت ذاتی۔ حق حیثیت عرفی یا بذریعہ معاہدہ یا دستاویز تحریری کے حق کے حاصل کرنے کی قابلیت۔ اگر ان حقوق کو حقوق قدرتی کہا جاوے تو یہ حقوق اُن حقوق سے جو قانون قدرت کے مطابق ہین بالکل مختلف ہین مثلاً حق حیثیت عرفی غیر مہذب اقوام مین بہت کم تسلیم کیا جاتا ہے اور اسلیئے اُن حقوق

یہ قانون قدرت کے مطابق شامل نہین ہوسکتا اگرچہ باعتبار دوسرے معنی کے حقوق عدل

مین شامل ہے۔

اُن قواعد کے مجموعہ کو جسکو اہل روما جس جنشیم (کہتے ہین قانون اقوام یا قانون

مابین الاقوام کہہ سکتے ہین کیونکہ ایک ملک کا باشندہ جو دوسرے ملک مین رہتا ہو اور دو

ملکون کے درمیانی تعلق داری باہمی ان قواعد کا محکوم ہوتا ہے۔ یہ قوانین کو ہر لحاظ

سے قانون کہہ سکتے ہین لیکن چونکہ اس قانون کا اُس حصہ کا نفاذ جو دو ملکون کے درمیانی

تعلق اور باہمی ارتباط کے متعلق ہے فقط مکافات اخلاقی کے ذریعہ سے ہوسکتا ہے

اور اُنکو قوانین اخلاق مطلق بھی کہہ سکتے ہین تاکہ اُس مین اور قانون مطلق مین

جس کا نفاذ مکافات قانونی کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے تمیز ہو جاوے۔

قانون اقوام یا قانون بین الاقوام کا نفاذ فقط تہذیب اور تمدن کی ترقی پر

منحصر ہے۔ کیونکہ جب تک دونون کے دلون مین اخلاق اور تہذیب اور رفاہ عام

کے اعلے درجہ کے اصول پائے جاتی نہ ہونگے تب تک یہ اُمید نہ رکھنی چاہیئے کہ

ایک قوی قوم اپنی طاقت اور قوت کے زور مین ایک ضعیف قوم کے مقابلہ مین ناجائز

فائدہ نہ اُٹھاویگی اور جسکی لاٹھی اُسکی بھینس کے مقولہ پر عملدرآمد نہ کریگی۔

توضیحات مذکورہ بالا کے بعد قانون کی تعریف بطور مختصر اس طرح کر سکتے ہین۔

(۱) قانون کسی جماعت انتظامی کی حکومت اعلیٰ کا وہ عام حکم ہے جس سے یہ غرض کی

گئی ہو کہ اُس جماعت انتظامی کے ارکان اپنے افعال اُس حکم کے مطابق کیا کرین۔

(۲) لفظ قانون کا استعمال کسی مجموعہ قوانین (اگر قانونی سے وہ مراد لین جو (۱) مین

بیان کی گئی ہے) یا صرف اس امر واقعہ کے لیئے کہ ایسے قوانین موجود ہین کیا جاتا ہے۔

## چند دیگر اصطلاحات کی تعریفات

اصطلات مندرجہ ذیل کی تعریفات امیوس صاحب کے قانون سیاسی اور مارکبی صاحب کے رسالہ اصول قانون سے دیجاتی ہے۔

(۱) **حکومت اعلی انتظامی**۔ جماعت انتظامی مین وہ شخص یا اشخاص جسکے یا جنکے احکام کی متابعت کسی وقت معیّن مین اُس جماعت انتظامی مین سے جمع غفیر کرتا ہے۔

نوع انسان کا ایک حصّہ جو کسی محدود حصّہ زمین مین آباد ہو جس مین تمام شرائط گورنمنٹ موجود ہون اور ایک مسلسل تاریخ رکھتا ہو۔

(۲) **سلطنت**۔ اِس لفظ کا استعمال بعض اوقات حکومت اعلی انتظامی موجودہ وقت کے لیے بھی کیا جاتا ہے۔

(۳) **گورنمنٹ**۔ اِس لفظ کا استعمال بعض اوقات (۱) فقط اس واقعہ کے لئے کہ کسی شخص یا مجموعہ اشخاص کی متابعت کسی خاص مُلک مین عموماً کیجاتی ہے اور (۲) بعض اوقات حکومت اعلی انتظامی موجودہ وقت کے لیے کیا جاتا ہے اور بعض اوقات (۳) اُن اشخاص کے لیے بھی اس لفظ کا استعمال کیا جاتا ہے جنکو قوانین کی تعمیل کرانے اور خاص خاص محکمون کے انتظام کرنے کے فرائض سپرد کیے گئے ہین جیسے لبرل گورنمنٹ اور کنسرویٹو گورنمنٹ کہتے ہین۔

**واضعان قوانین**۔ کسی ملک کے واضع قوانین اُس مُلک کے حکومت اعلی انتظامی با عتبار وضع کرنے قوانین کے کہلاتے ہین یعنی شارع

**کارکن او رانتظامی**۔ یہ اصطلاحات بعض اوقات بطور الفاظ مرادف کے استعمال کی جاتی ہین اور اُن سے وہ شخص یا مجموعہ اشخاص مراد ہوتا ہے جسکو حکومت اعلی صاحب

(۱) نافذ کرانے قانون (۳) مختلف صیغہائے ملک کی بابت قواعد بنانیکو بیان کرلی ہے۔

عدالتی۔ انتظام عدالتی طاقت انتظامی کا وہ حصہ ہے جس کا یہ غرض منصبی ہوتا ہے کہ باقاعدہ طور پر اور ظاہر یہ تحقیق کرے کہ آیا قانون کی عدم متابعت تو نہین کیجاتی اور ان کو لیسے اشخاص ہین جنہون نے قانون کی متابعت نہین کی۔

حکومت شخصی۔ اُس کی دو قسمین ہین۔ اگر حکومت اعلے فقط ایک شخص کے سپرد ہے تو اُسکو حکومت مطلق العنان اور حکومت جابر کہتے ہین اور جہان وہ ظاہر مین تو ایک شخص کے سپرد ہے لیکن حقیقت مین اختیارات اور اشخاص مین بھی تقسیم ہین جو کسی طریقہ سے انتخاب کیئے گئے ہون تو اُسکو حکومت شخصی محدود کہتے ہین۔

حکومت نوعی۔ جبکہ حکومت اعلے متعدد اشخاص کے اختیار مین ہوتی ہے اگرچہ تعداد مین کثیر نہو) جو بلحاظ شرافت یا لیاقت ذاتی یا کسی اور لحاظ سے (سوائے انتخاب عامہ) منتخب کیئے جاوین اور وہ ان اختیارات کے عمل مین لانیمین آسکو مجاز بھی نہون تو ایسی حکومت کو "حکومت اشخاص منتخبہ" اور "حکومت اشخاص متعدد" [illegible] کہتے ہین۔

حکومت عوام۔ جہان حکومت اعلی بہت سے اشخاص کے اختیار مین ہو یا اُن اشخاص کو عوام نے بڑا اور بہت منتخب کیا ہو اور اُنپر کوئی قید نہ لگائی ہو سوا اسکے کہ ہر ایک شخص جماعت انتظامی مین سے خواہ کسی کو بغیر کسی قید کے انتخاب کرسکتا ہے۔

حکومت جمہوری۔ حکومت جمہوری ہونے کا دعوی حکومت نوعی اور حکومت عوام دونون کرتے ہین۔

جہان حکومت اعلی ایسے مجموعہ اشخاص کے اختیار مین ہو جو نہ تو بہت زیادہ ہو اور نہ بہت کم ہو اور اُنکے انتخاب مین وراثت وغیرہ کا لحاظ نکیا ہو لیکن اطمینان ہو کہ

یہ اشخاص ایسے وسیع اور عام اصول پر منتخب کیے گئے ہیں جنسے عام جماعت ملکی کی بہبودی کے پیدا ہونے کا غلبہ ہو تو ایسی حکومت کو جمہوری کہتے ہیں۔

**مجموعہ قانون سیاسی**۔ تمام وہ قوانین اور دستور العمل جنکے منشا کے موافق اُن اشخاص کا تعین کیا جاتا ہے جو اُس ملک کی حکومت اعلیٰ کہلاتی ہے اور جسکو بموجب طریقہ کے وضع قانون اور مہران انتظامی کے تقرر اور نگرانی کیجاتی ہے۔

**حق**۔ یہ ایک ایسا لفظ ہے جسکی صورت مجردہ میں تعریف کرنی نہایت مشکل ہے۔ اس لفظ کا تصور اُسوقت آسانی سے ہو سکتا ہے جبکہ یہ لفظ کسی خاص تعلق یا مجموعہ تعلقات کو ظاہر کرتا ہے اور بعض اوصاف کا بیان بھی جو اس لفظ میں شامل ہیں چنداں مشکل نہیں لہذا میں فقط اُنہی اوصاف کے تصورات کی بابت بحث کرونگا۔

ہر ایک حق ایک فرض یا وجوب کے مقابلہ میں ہوتا ہے اور کوئی حق موجود نہیں ہو سکتا جبتک کہ اُس کے مقابلہ میں کوئی فرض یا وجوب نہو اور برعکس اسکے یہ ضرور نہیں ہے کہ ہر فرض اور وجوب کے مقابلہ میں حق ہو اور فی الحقیقت اکثر ایسے فرض یا وجوب پائی جاتے ہیں جنکے مقابلہ میں کوئی حق موجود نہیں مثلاً حیوانات پر بے رحمی نہ کرنے کا فرض بعض رفاہ عام کے کام کرنے اور بعض فحش کاموں سے اجتناب کرنا ان فرائض کے مقابلہ میں کوئی حق نہیں ہے یعنے ایسا کوئی حق نہیں جو کسی خاص شخص سے تعلق رکھتا ہو یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ ان صورتوں میں جو اوپر بیان کیگئیں حقوق موجود ہیں لیکن وہ حقوق فی الواقع سوسائٹی سے تعلق رکھتے ہیں اور حق عموماً اُسکو کہا کرتے ہیں جو خاص اشخاص سے تعلق رکھیں۔

چونکہ ہر ایک حق کے مقابلہ میں ایک فرض یا وجوب ہوتا ہے اور چونکہ ہر ایک فرض

اور وجوب کا ظہور صریحاً یا معنًا حاکم اعلیٰ ترین سے ہوتا ہے اِسلیئے حقوق کا ماخذ
بھی صریحاً یا معناً حاکم اعلےٰ ترین ہوتا ہے اور جبکہ فرض اور وجوب
کے لفظ مین یہ تصوّر شامل ہے کہ وہ فرض یا وجوب جبراً تعمیل کرائے جانیکے
لایق ہے یا وہ شخص جس سے وہ فرض پیدا ہوا ہے اُس کی تعمیل جبراً کیا ئے گا
اِسی طرح سے لفظ حق مین یہ تصور شامل ہے کہ وُہی شخص جو اس حق کا ماخذ
ہے اُن فرائض کے تعمیل کرنے والون کی جان ومال کی حفاظت کرے۔

آسٹن صاحب نے حق کی بابت مفصلہ ذیل بحث کی ہے اور بیان کیا
ہے کہ حق کے یہ لوازم ہین۔ ہر ایک قانونی حق کے متعلق تین فریق ہوتے ہین
اوّل سرکار یعنے حاکم یا مجمع حکام اعلےٰ ترین جو قانون صریح کو وضع کرتا ہے
جس کے رو سے وہ حق قانونی عطا کیا جاتا ہے۔ اور اوس کے بالمقابل
کوئی فرض مقرر کیا جاتا ہے۔

دوم وہ شخص یا اشخاص جنکو وہ حق عطا کیا جاتا ہے۔

سوم وہ شخص یا اشخاص جنپر فرض عائد کیا جاتا ہے۔

فرائض اوّلیہ و فرائض ثانیہ۔ فرائض وجوبات کی تقسیم کو فرائض
و وجوبات درجۂ اوّل (پرائمریری) و فرائض و وجوبات درجہ ثانی مین بھی
کرتے ہین فرائض و وجوبات درجۂ اوّل وہ فرائض و وجوبات
ہین جو بذات خود قائم ہین۔ بلا تعلّق کسی دوسرے فرض یا وجوب کے درجہ ثانی
کے فرائض و وجوبات وہ فرائض و وجوبات ہوتے ہین جو بذات خود یا بلاواسطہ
موجود نہین ہوتے۔ بلکہ اَور فرائض اور وجوبات کی تعمیل کرانے کے لئے موجود ہوتے ہین

مثلاً کسی شخصکو مضرت پہونچانے سے باز رہنا **فرض اوّلیہ** ہے اور کسی شخص کو اُس مضرت کے معاوضہ مین تاوان دینے کا فرض یا وجوب **فرض ثانیہ** ہے جسکو ہم استلزام کہین گے وہ حق جو اضافی **فرض اوّلیہ** کے مقابلہ مین ہوتا ہے ہو فرض یا وجوب ثانیہ کے مقابلہ مین ہوتا ہے حق ثانیہ کہلاتا ہے۔

**اشخاص اشیا**۔ لفظ اشیا مین تمام ذی روح اور غیر ذی روح اشیا محسوسہ جو اشخاص نہین شامل ہین لیکن اس معمولی مدلول کے علاوہ وہ ایک شے بھی جو ابھی وجود مین نہین آئی ہے شے کہلاتی ہے اور بنائے حق ہو سکتی ہے مثلاً وہ جہاز جو ابھی بنکر تیار نہین ہوا لیکن جسکے بنانے کا جہاز ساز نے اقرار کر رکھا ہے یا سال آئندہ کی فصل ہوا اور روشنی کا آسائش اور قرض وغیرہ۔ سب کے سب بنائے حقوق ہو سکتے ہین اور سب کو اشیا کہتے ہین اور اس تمیز کے لیئے اشیا کو جسمانی اور غیر جسمانی مین محسوسہ یا غیر محسوسہ مین تقسیم کرتے ہین اس تمیز کو نظر انداز نہین کرنا چاہیئے کیونکہ بعض قواعد قانون اسپر منحصر ہین جیسا کہ آگے معلوم ہوگا۔

اشخاص سے مراد وہ انسان ہین جو حقوق کے مالک ہوتے یا فرض یا وجوب کی تعمیل کرنے کی قابلیت رکھتے ہین۔

**اشخاص اجنبی یا باشندہ ممالک غیر**۔ ایک شخص جو ایک دوسری جماعت انتظامی کا رکن ہو لیکن اپنی جماعت کے سوا کسی اور جماعت انتظامی مین رہتا ہو **اجنبی** کہلاتا ہے اور اُسکی حالت اُسکے ہمسایونکی حالت سے بالکل مختلف ہوتی ہے وہ اُسی حاکم اعلے ترین کی متابعت کرنے کا عادی نہین ہے جسکی متابعت اُسکے ہمسایہ کرتے ہین۔ امن کے دنون مین اکثر مہذب جماعت انتظامی مین اجنبیونکی حالت اور اُس جماعت انتظامی کے ارکان کی حالت مین

جس مین وہ عارضی طور پر بود و باش اختیار کرتا ہے کچھ فرق نہین رہتا لیکن لڑائی کے دنون مین یہ حقوق اکثر بند ہو جاتے ہین۔

**اشخاص قانونی**۔ مقنن "شخص" کے لفظ کو اُس کے معمولی معنے کے علاوہ ذرا اختلاف کے ساتھ استعمال کرتے ہین جو کہ قابل توجہ ہے۔ انسانون کے علاوہ جو معمولاً لفظ "شخص" سے تعبیر کیئے جاتے ہین بعضے بعضے مجردات یا موجودات کے لیئے بھی اس لفظ کا اطلاق آتا ہے جو کہ حقوق کے مالک ہوتے ہین اور فرائض کی ذمہ واری کے قابل تصور کیئے گئے ہین مثلاً شہر لندن۔ بنک۔ گورنمنٹ آف انڈیا۔ ریلوے کمپنی۔ کوئی عبادت گاہ یا بتخانہ وغیرہ بھی معمولی انسانون کی مانند جائداد کے قابض اور مقدمون کے دائر کرنے والے اور جوابدہی کرنے والے اور متعاقدین کہلاتے ہین۔ اگرچہ یہ استعمال بالکل مجازی ہے۔ صورتہائے بالا مین کوئی شخص نہین جو کہ حقوق کا مالک کہا جائے یا جو فرائض اور وجوبات کے ادا کا ذمہ وار ہو بلکہ بتخانہ کی صورت مین تو کوئی بھی انسان نہین ہوتا جس سے حقوق یا فرائض تعلق رکھتے ہون اور گورنمنٹ اور کمپنی کی صورت مین بھی وہ اشخاص جو اس جماعت مین شامل ہوتے ہین حق یا ذمہ داری مذکورہ سے بذاتہم کچھ تعلق نہین رکھتے لیکن ایسے اشخاص مجازی (جکو ہم شخص حقیقی سے تمیز کرنے کے لیئے اشخاص قانونی سے نامزد کرینگے) کے معاملات مین سب کارروائی بعینہ ایسی ہوتی ہے گویا کسی شخص ذی روح کا معاملہ ہے اور وہ شخص قانونی تمام حقوق کا مالک اور تمام فرائض کے ادا کرنے کا ذمہ وار فرض کیا گیا ہے۔

بہت سے اشخاص قانونی انگلستان مین کارپوریشن کہلاتے ہین۔ لیکن ہم مطمئن نہین ہو سکتا کہ یہ لفظ شخص قانونی کے مفہوم کو عموماً تعبیر کر سکتا ہے اسلیئے ہم نے شخص قانونی

کا استعمال کیا ہے۔

**حیثیت مُدلی** - ہر ایک شخص متعدد حقوق کا مالک ہوتا ہے اور اسی طرح سے ہر شخص فرائض اور وجوبات کے عدد کثیر کا ذمہ وار ہوتا ہے۔ اِسکے علاوہ ہر ایک شخص بعض کامون کے کرنے کی قابلیت اور ناقابلیت بھی رکھا کرتا ہے جس سے اُس کے حقوق اور فرائض پر بہت اثر ہوتا ہے۔ جبکہ کسی شخص کے حقوق اور فرائض و وجوبات کو مع اُسکی قابلیتون اور عدم قابلیتون کے ملا کر نظر کرتے ہین تو اُنکو اُس شخص کی حیثیت (سٹیٹس) کہتے ہین

حالت - بعض اوقات ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ہمین تمام حقوق یا فرائض وغیرہ سے [illegible] نہین ہوتی بلکہ اُسکے بعض حصّہ سے غرض ہوتی ہے۔ ان حقوق اور فرائض اور قابلیت و عدم قابلیت ہاے کے چھوٹے مجموعہ کو ہم لفظ "حالت" سے تعبیر کرین گے مثلاً جب ہم آقا اور نوکر اور مان اور باپ اور خاوند اور بیوی وغیرہ کا ذکر کرتے ہین تو ایک شخص کی فقط اُن حقوق اور فرائض اور قابلیتون سے غرض ہوتی ہے جو وہ اُس حالت مخصوصہ مین رکھتا ہے۔

**حقوق بالتعمیم و بالتشخیص** - بعضے وقت حق فقط ایک شخص یا زیادہ اشخاص مُشخصہ کے مُقابلہ مین جو موسوم اور مشخص ہونے کی قابلیت رکھتے ہین موجود ہوتا ہے اور بعضے وقت وہ بالعموم تمام اشخاص یا اُسی جماعت انتظامی کے تمام ارکان کے مقابل ہین اور گویا تمام جہان کے مُقابلہ مین موجود ہوتا ہے۔ مثلاً ایسے مُعاہدہ کی صورت مین جو درمیان عمرو و بکر کے ہو فقط اُنکے مقابلہ مین موجود ہوتا ہے اور برعکس اسکے ملکیت کی صورت مین قابض کو جایداد مقبوضہ کے اور اُس سے فائدہ اُٹھانے کا حق بالعموم تمام اشخاص کے مقابلہ مین حاصل ہوتا ہے لاطینی مین ان حقوق کو علیحدہ علیحدہ حقوق ان پرسونم

(حقوق بالتشخیص) اور حقوق ان رم (حقوق بالتعمیم) کہتے ہین۔

# پانچوان باب

## اخلاقی ذمہ واری

### ارادہ۔ خواہش۔ فعل

تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کا یہ علم کہ فلانے فعل سے فلانے نتائج پیدا ہونگے اُن افعال پر بہت کچہ اثر رکہتا ہے۔ تمام قانون عقل انسانی کے اِس قوت پر مبنی ہین کہ انسان اُس قوت کے ذریعہ سے پیش بینی کرکے اپنے افعال کے نتائج دیکہہ لیتا ہے جبکہ واضع قانون کسی خاص قاعدہ عمل کو نافذ کرنا چاہتا ہے تو اُسکے ساتہ خوشی پہونچانے والے اور رنج دینے والے نتائج مقرر کردیتا ہے۔ انسان کے عادات۔ فطرت۔ اور قوت عقلیہ کے تجربہ سے اور اِس امر سے یہ بات عموماً انسان کی عادت مین داخل ہے کہ وہ بحالت سنجیدگی کافی وجہ محرکہ کے ہمیشہ اپنی رضا کی متابعت کرتا ہے۔ واضع قانون کو کامل بھروسہ ہوتا ہے کہ جو مکافات اُسنے مقرر کی ہین وہ انسان کو قواعد موضوعہ کے مطابق عمل کرنیکی ترغیب دینگے۔ انسان کو اپنے فعل کا اخلاقی ذمہ وار بناتے ہین یہ فرض کرلیا گیا ہے کہ (۱) اوسط العقل انسان ارادہ کے قائم کرنے کی قابلیت رکہتے ہین یا یون کہو کہ اُنمین یہ قابلیت ہوتی ہے کہ وہ اپنے افعال کے نتائج کی بابت غور کرکے پیش بینی کرسکتے ہین الفاظ افعال مین وہ تمام حرکات عصبی شامل ہین جنکے بعد ہمیشہ ایک قسم کی خواہش جسکو ارادہ کہتے ہین پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ کوئی بیماری یا اَور قسم کی روک اُنکے پیدا ہونے کی مانع نہو)۔ (۲) وہ ارادہ کرنے کی قابلیت رکہتے ہین (۳) وہ فعل کے ارتکاب کی قابلیت

رکھتے ہین۔

بیان بالا سے معلوم ہوا ہوگا کہ اخلاقی ذمہ واری کے تصور مین عزم کرنے ۔ خواہش کرنے ۔ ارتکاب فعل کی قابلیتون کا تصور شامل ہے ۔ ممکن ہے کہ ان تینون قابلیتون مین سے کوئی ایک موجود ہو اور دو غیر موجود ۔ مثلاً ممکن ہے کہ ایک شخص کسی فعل کی بابت ارادہ کرے لیکن فالج کے باعث سے یا اس سبب سے کہ اُسکو پولیس نے آ پکڑا ہو وہ فعل کبھی ارتکاب مین نہ آوے ۔ اور اسی طرح سے یہ بھی ممکن ہے کہ خواہش دل موجود ہو لیکن نتائج فعل کی بابت غور نہ کیا جاوے جیسے حالت معصومیت ۔ خبط ۔ جنون ۔ اور بدمستی کی حالتو مین ۔ ان تمام صورتون مین خواہش دل موجود ہوتی ہے لیکن ارادہ نہین ۔

جرائم کی ایک ایسی جماعت ہے جسکے مرتکب کو اخلاقی ذمہ واری سے بری کہا جاتا ہے اور اُس کا سبب فقط یہ ہے کہ ایسے افعال مین شخص مرتکب کی قابلیت ہاے مذکورۂ بالا کو بیکار کر دیا جاتا ہے ۔ مثلاً فریب اور دہوکا دہی کی صورت مین شخص جوابدہ یہ عذر پیش کرتا ہے کہ اُسکو اُسکے فعل کے نتائج کے پیش بینی مین دہوکا دیا گیا تہا اور اسلیے اُس کا عذر مسموع ہو جاتا ہے ۔ اِس صورت مین ارادہ اور خواہش دلی اور فعل سب موجود ہوتے ہین لیکن ارادہ اور خواہش اور فعل کی تعمیل اور ارتکاب فقط ایسی صورت مین کیا گیا کہ مرتکب کو اپنے فعل کے نتائج کی بابت دہوکا دیا گیا تہا ۔

ذمہ واری (استجاب) کے لیے اِن تینون قابلیتون کا ہونا جن کا بیان کیا گیا ہے ضروری ہے گو اُنمین سے ہر ایک کسیقدر کم یا زیادہ مقدار مین ظاہر ہو ۔ اگر کسی شخص پر قانون کی عدم متابعت کا جرم قائم کیا جاوے تو اُسکی قابلیت ہاے مذکورہ کے متحقق کرنے مین جج کو یہ تحقیقات کرنی چاہیے کہ یہ تینون قابلیتین کس مقدار مین موجود تہین اور آیا ایسے

واقعات جنکی تاثیر سے ان قابلیتوں مین فرق پڑ سکتا ہو سو جود ہین یا نہین۔

## وہ واقعات جنکی تاثیر سے ذمہ داری مین فرق پڑتا ہے

امیوس صاحب اپنے رسالہ اصول قانون مین اُن واقعات کا بیان جنکی تاثیر سے اخلاقی ذمہ داری مین فرق پڑتا ہے اس طرح بیان کیے ہین۔

(۱) عمومی واقعات۔ صغر سنی۔ کبر سنی۔ واختلاف ذکور و اُنثی۔

(۲) واقعات اتفاقی۔ جو دو قسم کے ہوتے ہین جسمانی یا اخلاقی۔ جیسے خبط۔ جنون۔ بدمستی۔ مرض جسمانی۔ غلطی۔ جبر۔ فریب۔

(۳) واقعات مصنوعی موضوعہ قانون یا جماعت انتظامی جو جسمانی اور اخلاقی دونو ہوتے ہین۔ نکاح۔ گماشتہ گری۔ امانت ”فریب معنوی“) جو قانون انگریزی کی ایک اصطلاح ہے۔

## عمومی واقعات

یہ واقعات نوع انسان کی حالت کے لیئے لازم ہین اور ہر نظام قانونی مین جسکی آج تک تدوین کی گئی ہے۔ کہین کم اور کہین زیادہ کہین مجمل اور کہین مفصل اُن واقعات پر ضرور بحث کی گئی ہے۔ مثلاً چھوٹے بچے خواہش اور افعال مین اپنے بزرگون کے برابر ہوتے ہین لیکن ناتجربہ کاری اور غور کی کمی کے باعث سے وہ اپنے افعال کے نتایج کو اچھی طرح سے نہین دیکھ سکتے اسلیئے اُنکی بابت ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ وہ ارادہ کرتے ہین۔ صغر سن بچونکو مقاصد قانونی کے لیئے غیر ذمہ دار سمجھنے کا اصول ہر ملک کے قانون مین مشترک پایا جاتا ہے اور ہر ایک مجموعہ قانون مین بلحاظ قومیت و آب وہوا و مزاج وغیرہ کی عمر کے مقرر کی گئی ہے جبکہ یہ غیر ذمہ داری کلاً یا جزءً دور ہو جاتی ہے۔

مختلف مقاصد قانونی کے لئے بھی عمر کی مقدار مین اختلاف ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ بات بدیہی ہے کہ ایک بچہ صغرسن بعض افعال کی ذمہ داری کو کم برسون مین اور بعض افعال کی ذمہ داری زیادہ عمر مین ہو کر سمجھنے لگتا ہے اور اس اصول پر انگلستان کے قانون مین ابرار ذمہ داری کی عمر مقدمات فوجداری مین مقدمات دیوانی سے بہت پہلے شروع ہو جاتی ہے اور نیز اُس عمر مین جسمین بچہ کو غیر ذمہ دار سمجھا جاتا ہے یہ ضروری نہین کہ وہ ہمیشہ غیر ذمہ دار سمجھا جاوے بلکہ ممکن ہے کہ بعض صورتون مین اس طرح کارروائی کیجاوے گویا ملزم کو غیر ذمہ داری کا فائدہ نہین دیا گیا۔

اس امر کا ابتک فیصلہ نہین ہوا کہ آیا اخلاقی ذمہ داری مین مرد اور عورت کا فرق ملحوظ رکھنا ایک عام وجہ سمجھی جاوے یا خاص اور اتفاقیہ۔ اور فی الحقیقت اس سُوال کا جواب قانون سے اس قدر تعلق نہین رکھتا جس قدر کہ علم النفس و القوا اور اُذہ معاملات تمدنی سے تعلق رکھتا ہے۔ اس امر مین ہر ایک قوم کا دوسری قوم سے اور ہر ایک زمانہ کا دوسر زمانہ سے اختلاف ہوتا چلا آیا ہے اور اس سُوال کے خیال کرنے مین ہمیشہ بیانات و روایات کو واقعات اور دلیل کی بہ نسبت زیادہ ملحوظ رکھا گیا ہے۔

اور چونکہ اس امر مین کہ تذکیر و تانیث کے فرق کی اصلی ماہیت اور اُسکی تاثیر کیا ہو سکتی ہے تمام مہذب ملکون مین اختلاف رائے ہے اسلئے اِس واقعہ کو واقعات مستقل و عمومی مین درج کرنا نہ چاہیئے۔

## واقعات اتفاقیہ

اُن واقعات مین سے جنکی تاثیر سے اخلاقی ذمہ داری مین فرق پڑ جاتا ہے بعض واقعات ایسے ہوتے ہین کہ اُنکے باعث سے ہر ایک شخص کے قریب استقبال پر ہی اِسقدر

تاریکی چھا جاتی ہے کہ اُسکی قوت ارادی مین فرق پڑجاتا ہے اور جب وہ یہ دیکھہ ہی نہین
سکتا کہ آیندہ اِس فعل کا نتیجہ کیا ہوگا تو یہ نہین کہہ سکتے کہ اُس کا ارادہ کامل تھا۔
مختلف ملکون کے قانون اِس امر مین مختلف ہین کہ ان واقعات کی تاثیر کسقدر ہونی
چاہیئے۔ انگلستان مین اسبارہ مین دیوانگی اور بدمستی کی صدور تو مین بھی اوسی طرح
عمل کیا جاتا ہے جیسا کہ صغر سنی کی بابت ذکر کیا گیا یعنے بعض قسم کے افعال مین غیر
ذمہ داری کو فرض کر لیا جاتا ہے اور بعض مین نہین۔ کسی شخص کے دیوانہ ہونیکی
بابت وہی شہادت جو ایک وصیت نامہ کے کالعدم کرنے اور ایک ہنڈوی یا تحریری
اقرارنامہ کی ذمہ داری سے شخص مجنون کو بری کرنے کے لیئے کافی سمجھی جاتی ہے
اُسی شخص کو اگر اُسپر وصیت یا اقرارنامہ کی تحریر کے وقت قتل عمد کا الزام لگایا جاوے
نہین بچا سکتے۔ اور اسیطرح سے اگر ایک شخص بدمستی کی حالتمین ضروریات روزمرہ کی
بابت کچھ معاہدہ کرے اور اُسی حالت مین کسی ایسے فعل کا ارتکاب کرے جو ازروئے
فوجداری کے قابل مواخذہ ہو اور فوجداری مین اُسکو معذور اور غیر ذمہ دار سمجھا
جاوے لیکن اُس معاہدہ کی بابت اُسکی ذمہ داری مین کچھ فرق عائد نہین ہوسکتا۔
ہر ایک ملک کے قانون مین اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ دہوکا۔ فریب سے۔ یا عدم قرا
یا عدم توجہی کے ذریعہ سے جنکا نتیجہ غلطی ہوتی ہے کسی شخص کے ارادہ قائم کرنیکی
قابلیت مین کیا فرق پڑتا ہے۔ اِن تمام صورتون مین اُس شخص کے لیئے اُن نتایج
کی بابت خواہ فوراً اُس کے فعل سے پیدا ہونگے غلط فہمی کا سامان پیدا کر دیا جاتا
ہے۔ اگر ایک اعتبار سے دیکھین تو اُس شخص کے ذہن کا حالت سلیم مین نہونا اُس
شخص کا قصور ہے اور اسلیئے اخلاقی ذمہ داری سے وہ شخص بری نہین ہوسکتا

کیونکہ اُسپر لازم تہا کہ کچہ تہوڑی سی یا درجہ اوسط یا زیادہ مقدار کی احتیاط ارتکاب
فعل کیوقت کام مین لاتا ہو وہ فی الواقعہ کام مین نہین لایا - اِس بنا پر اُس شخصکو جو
نقصان پہونچتا اور اُس نقصان کے بدلے اُسکو معاوضہ دیا جاتا اُس معاوضہ کی مقدار
مین کمی کر سکتے ہین اور اگر اُسکی اِس عدم احتیاطی سے کسیکو نقصان پہونچا ہے تو اُس
نقصان کے بدلے جو سزا اُسکی چاہیئے اُس مین اضافہ ہو سکتا ہے - لیکن اگر انصافاً
دیکہا جاوے تو اِس واقعہ سے انکار نہین ہو سکتا کہ ضروری ارادہ کے قائم کرنے مین نقص
آجانے سے اُسکی اخلاقی ذمہ داری مین کچہ فرق آگیا -

اور جہانکہ فریب یا عدم واقفیت یا غلطی یا مغالطہ کے باعث ارادہ مین نقص پڑ گیا
ہو تو جج کو چاہیئے کہ ایسی صورتون مین معاوضہ دلانے یا رعایت کرنے مین قواعد متعلقہ
فریب یا عدم واقفیت وغیرہ کو ملحوظ رکہے -

واضع قانون کو اِس تقریر مین کہ فریب اور عدم واقفیت کے مختلف صورتون کے
قانونی نتائج کیا ہونے چاہیئن نہایت مشکل پڑتی ہے اور اِس مسئلہ کا حل کرنا اُس
واضع قانون کی عمر اور لیاقت کے امتیاز اور درجہ اخلاقی کا معیار ہے - ایسی صورتونمین
جو پیچیدگیان اور دقتین ظہور مین آتی ہین وہ یہ ہین کہ ایک فریب آمیز فعل سے بعض
اوقات افعال کا ایک سلسلہ پیدا ہوتا ہے جنمین سے تمام افعال نیک نیتی پر مبنی ہوتے
ہین لیکن اگر اُس سلسلہ کے کسی اوّل فعل مین کچہ شک پڑ جاوے تو تمام سلسلہ افعال
کی کہنڈت ہو جاتی ہے اور مرتکبان افعال کو نہایت سخت نقصان پہونچتا ہے -
ایسی صورت کے لیئے جسکا امکان اکثر ہوتا ہے نیک نیتی کا اصول وضع کیا گیا ہے
مثلاً فرض کرو کہ ایک شخص ایک [illegible] جو [illegible] حفاظۃً [illegible] رکہتا ہے اور نیز ایک حق

ایک اور حق سے براہ راست پیدا ہوا ہے اِس حق کی پیدائش فریب پر مبنی ہے ایسی صورت
مین ممکن ہے کہ

(۱) وہ شخص جو اس حق سے احتفاظ اُٹھاتا ہے اِس فریب کا علم روز اوّل سے
رکھتا ہو یا (۲) اُسکو فریب کا علم اُسوقت حاصل ہوا ہو جبکہ وہ حق جو اس فریب سے
پیدا ہوا ہے کسی کو حاصل ہو چکا تھا یا وہ علم اس سے پیشتر حاصل ہوا ہو کہ اُس کا حق پیدا
ہوا یا وہ اُس حق کو دوسرے کیطرف منتقل کر چکا تھا - یا (۳) اُس فریب کی اطلاع اُس کو
اُسوقت تک نہ ہوئی ہو کہ سب سے پہلا حق حاصل ہو چکا ہو یا وہ اُسکو کسی دوسرے شخص کی
طرف منتقل کر چکا ہو مثلاً ایک شخص نے جھوٹی ہنڈوی خریدی ممکن ہے کہ یہ شخص اصلی
فریب کا علم اُسوقت رکھتا ہو جبکہ وہ ہنڈوی اُسکے ہاتھ فروخت کیگئی - یا اُسوقت
تو اُسکو علم نہ ہوا اور ہنڈوی کی قیمت دھوکا مین دے چکا ہو لیکن اس سے پیشتر کہ وہ
کسی اور شخص کے ہاتھ اس ہنڈوی کو فروخت کرے اُسنے یہ سُن لیا ہو کہ یہ ہنڈوی اصلی
قسم کی ہے لیکن پھر بھی کسی اور شخص کے ہاتھ اُسکو فروخت کر دے یا اول سے آخر تک
اُسکو یہ معلوم نہوا کہ ہنڈوی جعلی ہے - اِن مین سے اول صورت تو ایسی ہے کہ کسی ملک کا
قانون اُس شخص کے فعل کو نیک نیتی پر محمول نکریگا - دوسری صورت ممکن ہے کہ بعض
ملکو مین اور بعض شکلو مین اُس کا فعل نیک نیتی پر اور بعض مین بد نیتی پر محمول ہو جاے
یہ فقط عوارض مقدمہ لاحقہ اور اُس ملک کی مصلحت ملکی پر موقوف ہے - تیسری صورت
مین ہر ملک مین اِس شخص کا فعل ایسا سمجھا جاویگا گویا فریب کا اثر ہی اس معاملہ
نہین آیا -

ہماری دانست مین اس امر کی بابت بحث کرنا اور اُس کی کوئی عام فہم مثال قائم

کہ عدم واقفیت سے بھی خواہ وہ عدم واقفیت قانونی ہو یا واقعی اخلاقی ذمہ داری
مین فرق پڑتا ہے کچھ ضرور معلوم نہین ہوتا۔ اکثر ممالک مین انگلستان کی مانند سہولیت
اور آسانی کے لیئے یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ ہر شخص قانون سے واقف ہے اگرچہ یہ فرض
کرنا بعض صورتون مین نہایت لغو اور ناممکن معلوم ہوتا ہے لیکن تاہم اگر اسکو خلاف
فرض کیا جاتا تو اکثر دقت پڑتی اور اس فرض کرنے سے جو ہر معاملہ مین ناواقفیت
قانون کا عذر پیش ہونے سے جنجون کو دقت پڑتی وہ باقی نہین رہی۔

ایسے ملکون مین بھی جہان اس گمان غالب پر کہ ہر شخص قانون سے واقف ہے
نہایت سختی سے عمل ہوتا ہے وہان بھی ایسی صورتون مین جیسے کہ صغر سنی۔ خبط۔ اور
دیہقانیت اور خاص صورتون مین جہانکہ قانون سے واقفیت کا حاصل ہونا ناممکن ہے
اس گمان غالب کو تھوڑی سی دیر کے لیئے معطل کر دیتے ہین۔

## واقعات مصنوعی

فقط انسان کی زندگی اور اُسکی حالت ذہنی کی تبدیلی سے ہے اخلاقی ذمہ داری
مین فرق نہین پڑتا بلکہ ایسے واقعات بھی جو مصنوعی ہوتے ہین اور فقط معاشرت سے
تعلق رکھتے ہین اور جنکو جماعت انتظامی یا قانون پیدا کرتا ہے اخلاقی ذمہ داری پر
تاثیر رکھتے ہین۔

مثلاً نکاح کے وجود پر (اگر اسکو ایک قانونی تعلق سمجھین) تو قانون کا وجود شامل
ہے۔ خواہ وہ قانون کسیقدر خام اور غیر مکمل صورت مین ہو جس صورت مین یہ تمام قومون
اور ملکون مین پایا جاتا ہے اُس کی رو سے زوجہ کو (کہین کم اور کہین زیادہ) اپنے
خاوند کا ماتحت اور محتاج اور دست نگر سمجھا جاتا ہے اور یہ متابعت اُسکی افعال کی

آزادی کی سدِّراہ ہوتی ہے اور اسلئے اُس کی اخلاقی ذمہ داری کو بھی محدود کردیتی ہے۔ اخلاقی ذمہ واری کی اس محدودیت کو اکثر ملکون کے قوانین مین تسلیم کیا گیا ہے اور ملکیت ومعاہدہ ونیز آزادی تن کے مُعاملات مین مردون کی بہ نسبت عورتون کے حقوق کو کم سمجھا گیا ہے۔

ایک اَور واقعہ جو مصنوعی طور سے قانون سے پیدا ہوا ہے اور جسجگہ کہ پایا جاتا ہے اخلاقی ذمہ واری مین فرق ڈالدیتا ہے۔ گماشتہ گری یا کارندگی کا تعلق ہے۔

ہم یہ بیان کرچکے ہین کہ اخلاقی ذمہ واری کے لیئے تین اجزا کا موجود ہونا ضروری ہے (۱) خواہش کی قابلیت۔ (۲) عزم کرنے کی قابلیت (۳) ارتکاب فعل کی قابلیت۔

مہذّب ملکونمین سہولت کے لیئے اکثر معاملات مین جو ارادہ یا عزم ایک شخص کرتا ہے اور ارتکاب فعل کا دوسرا شخص (ایسی صورت مین ارتکاب فعل سے اعصاب ضروری کو اس طرح حرکت دیتا ہے کہ اُن کا نیتجہ ایسا اثر ہوگی جسکی اُمّید کیجاوے) اور ایسی صورتون مین کُل اخلاقی ذمہ واری دو اشخاص متعلقہ مُعاملہ یعنے کارندہ اور اصل مالک مین تقسیم ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ امر کہ اس تقسیم مین فریقین کی اخلاقی ذمہ واری کی علیحدہ علیحدہ کیا مقدار ہوتی ہے نہ فقط فریقین کے لیئے بلکہ اشخاص دیگر کے لیئے بھی جو اُس معاملہ سے اثر پذیر ہوتے ہین نہایت ضروری ہے۔

یہ دستور ہے کہ قوانین کے مجموعون مین چند ایسے عام قواعد وضع کردیئے جاتے ہین جو نوع انسان کی عادات اور فطرت پر مبنی ہوتے ہین تاکہ اُنکے ذریعہ سے یہ تشخیص کرسکین کہ ایسی صورتونمین کونسی فریق پر ذمہ واری ہونا فرض کیا جاوے۔

قانون کی رو سے جج کو ہدایت کیجاتی ہے کہ فلانی خاص قسم کی صورتون مین قانونی

ذمہ واری کارندہ پر ہونی چاہیئے اور کسی دوسرے شخص پر نہین۔ اور فلانی صورتون مین قانونی ذمہ واری شخص دیگر پر ہونی چاہیئے اور کارندہ پر نہین اور فلانے قسم کی صورتون مین جیساکہ قرینہ ہوا اور جس طرف عوارض موجودہ تقاضا کرتے ہون۔ قانونی ذمہ واری کارندہ پر یا کسی اَور شخص پر ہونی چاہیئے۔ ایسے معاملات مین اخلاقی ذمہ واری کے قائم کرنے مین ازروے قانون چند علامات ظاہری کا لحاظ کیا جاتا ہے مثلاً (۱) اُسوقت مین فریقین کے درمیان عام اور خاص تعلّق کس قسم کا تہا (۲) اسی قسم کے معاملات مین معمولاً کس قسم کی کارروائی کیجایا کرتی ہے (۳) شخص ثالث جو اُس معاملہ سے مؤثر ہوتا ہے اسبات کا واقعی یا معنوی علم رکہتا تہا یا نہین کہ کارندہ اپنے آقا کا قائم مقام ہے یا نہین ہے جیسی صورت ہو۔

ہر ایک مُلک کے قانون مین اس قسم کی علامات کی تاثیر کی بابت قواعد مقرر کئی گئی ہین گماشتہ گری اور کارندگی سے بہت مُشابہ اور اُسیقدر مصنوعی ایک اَور تعلق ہے جس کو امانت کہتے ہین۔ یہ تعلق زمانۂ حال مین پیدا ہوا ہے اگرچہ آسانی اور کارروائی کے لیئے روما کے قانون مین اور ہر ایک مُہذّب قوم کے قانون مین دو یا زیادہ فریقون کے درمیان ایک خاص قسم کا اعتباری تعلق کا وجود کم یا زیادہ پایا جاتا ہے۔

قانوناً **امین** ارادہ کرنے اور فعل کے ارتکاب کا مجاز سمجہا گیا ہے لیکن اُسکی خواہش کو ہر قسم کی قیود سے محدود کیا گیا ہے۔ چنانچہ امین امانت کے معاملہ مین اپنے ہر ایک فعل کے لیئے نہایت درجہ کا جوابدہ سمجہا جاتا ہے لیکن افعال کے کرنے مین اُسکی آزادی ہر سمت مین محدود کی گئی ہے۔

یہ کہا جاسکتا ہے کہ امین کے حقوق اور قابلیت کہ وہ اُنکے افعال کو حد سے

زیادہ نہ بڑہنے دے اور اُنکی نگہبانی کرتاہے ایک اَور قسم کے قانون کے محکوم ہین اور
اُسکے فرائض اور اُسکی یہ ذمہ واری کہ خود اُسکے فعل حد سے نہ بڑہنے پاوین دوسرے
قسم کی قانون کی روسے پیدا ہوتے ہین۔

پہلے قسم کے افعال کے بارہ مین وہ اُس وسعت تک اخلاقی ذمہ وار ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے
افعال کا مختار ہے اور دوسرے قسم کے افعال کے بارہ مین اُسکی ذمہ واری اُس درجہ تک
محدود ہے کہ اُس کا طریقۂ عمل اُسی سمت مین ہوسکتا ہے جو قانون نے مقرر کردی ہے۔

اِس طرح سے جس حد تک امین اپنے افعال ارادی کو حدود قانونی کے اندر رکھتا ہے
اُسکی اخلاقی ذمہ واری کا امتحان اُسی طرح ہوگا جیسا کہ اُس صورت مین ہوتا جب وہ اَور قسم کا
ارادہ کرنے کے ناقابل ہوتا۔

ایک اَور جماعت واقعات معنوی کے جو قانون سے پیدا ہوتے ہین اور جنکی بابت
فرض کیا گیا ہے کہ وہ فاعل کے ارادہ پر موثر ہوتے ہین اکثر ملکوں کے قانون کے بموجب فاعل کی
اخلاقی ذمہ واری پر اثر کرتے ہین اور یہ واقعات اُسی نوعیت کے ہین جو انگلستان مین بہت
معنوی کہلاتا ہے۔ یہ واقعات طریقۂ استقرائی کے ذریعہ سے عملہائے انسانی کے مشاہدات کے
سلسلہ سے حاصل کیئے جاتے ہین۔ معاملات خانگی و معاملات تجارت اور اُن معاملات مین
جنمین اعتبار باہمی ہوتا ہے ضعیف اور ناواقف اشخاص ایک نہایت مشکل حالت مین
واقعہ ہوجاتے ہین۔ گو کسی کی جانب خودغرض اور ناکردنی چال و چلن کا الزام نہ لگایا
جاوے تاہم واضع قانون مناسب سمجھی تو یہ کرسکتا ہے کہ ایمانداری۔ دیانت بے طرفداری
ہوشیاری کی بابت فریق قوی کوئی خاص ضمانت دیوے یا ایسے کرنے کا یقین دلادے۔ اور
اِس یقین کے لیئے وہ سلسلہ قواعد بناتا ہے جس سے فریق قوی کے عمل پر قید قائم ہوجاتی

ہین اور اُن قواعد کے انحراف کی صورت مین یہ ظن غالب ہوتا ہے کہ فریق ضعیف پر اخلاقی ذمہ داری عائد نہین ہوسکتی اور ایسے مقدمات مین یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ فریق ضعیف کو زبردست قوی کے غلبہ کے باعث ایسے ارادہ کے کرنے کا موقع نہین ملا کہ جس سے کامل ذمہ داری عائد ہوسکے اور کہا جاتا ہے کہ اُسپر فریب معنوی عمل مین لایا گیا ہے۔

# چھٹا باب

## قابلیت اور استیجاب (یعنے ذمہ داری)

### قانونی قابلیت کی تاثیر مین فرق

باب گزشتہ مین اخلاقی ذمہ داری کی ماہیت کا اور اُن واقعات کا بیان جنکی تاثیر سے ذمہ داری مین فرق پڑتا ہے سرسری طور سے کیا گیا تہا۔ لیکن اس امر کی بحث کرنے کے لیئے کہ قانوناً کسی جماعت انتظامی کے رکن کا درجہ کیا ہوتا ہے اور اُس کے حقوق اور فرائض اور وجوبات کیا ہوتے ہین یہ ضروری ہے کہ جماعت انتظامی کے ارکان کی قابلیت اور ذمہ داری کا بیان مفصل طور سے کیا جاوے۔

اگرچہ جماعت انتظامی کے تمام ممبر اُن حقوق سے احتظاظ اُٹھانے کے قابل ہین جو حقوق اُس جماعت انتظامی مین موجود ہین۔ لیکن سب کی قابلیت یکسان نہین اور اسیطرح سے اگرچہ تمام اشخاص پر یکسان فرائض عائد کیئے گئے ہین لیکن اُنکی جداگانہ ذمہ داریون مین فرق ہوتا ہے۔

قانون روما مین جماعت مُدنی کے ممبر کا درجہ تین چیزون کے لحاظ سے ہوا کرتا تہا (۱) آزادی (۲) سلطنت جمہوری کی رعایا ہونا۔ (۳) خاندان)۔

سلطنت روما کی رعیت مین سے ہر ایک آزاد آدمی کو حیثیت مدنی حاصل ہوتی تھی اور آپر نہ فقط حقوق ملکی کا احتفاظ منحصر ہوتا تہا بلکہ حق مدنی بہی حاصل ہوتے تھے۔ حیثیت خاندانی کسی خاص خاندان سے تعلق رکہنے اور اُن خاص حقوق کے احتفاظ کو کہتے تھے جنمین اُس خاندان کے ارکان جونسبی ہوتے تھے شامل ہوسکتے تھے۔

جب کوئی رعایائے آزاد روما مین سے لڑائی مین قید ہوجاتا تہا یا اپنے جرائم کے باعث سے غلامی کی سزا پاتا تہا تو اُس کی آزادی اور حیثیت مدنی اور حیثیت خاندانی سب زائل ہوجاتے تھے لیکن جب وہ قید سے چھوٹ آتا تہا تو اُسکو تمام حقوق مدنی واپس ملجاتے تھے اور جو شخص احاطہ سلطنت سے باہر جانے کو مجبور کیا جاتا تہا تو اُسکی حیثیت مدنی اور حقوق خاندانی زائل ہوجاتے تھے لیکن آزادی نہین۔

رعایائے ملک غیر کی حیثیت قانونی روما مین یہ تہی کہ اُنکو نہ ملکی اور نہ مدنی حقوق حاصل ہوتے تھے۔

اِن اُمور کے متعلق جو قانون موجود ہے اُسکو مارکبی صاحب اسطرح بیان کرتے ہین۔
ہر ایک انسان اپنی پیدائش کیوقت بعض حقوق حاصل کرتا ہے اگرچہ ایسا بہت شاذ ہوتا ہے کہ وہ شخص ایسی جلدی کسی حق کا ذمہ دار ہو اور کچھ عرصہ ضرور گزرنا چاہیئے قبل اُسکے کہ وہ کسی فرض کی تعمیل کا مستوجب سمجہا جاوے اِسکے وجوہات ہم آگے بیان کرینگے پیدائش کے لیئے ضروری ہے کہ ماں سے بچہ بالکل جُدا ہوجاوے اور جُدا ہونے کے بعد زندہ رہے اِس سے غرض نہین کہ خواہ کتنی ہی تہوڑی دیر زندہ رہے۔

معمولی قانونی مطالب مین اِس لفظ کی بابت کسیطرح کا ابہام یا شک موجود نہین ہوسکتا لیکن جسمانی عدم وجود کے لیئے قانوناً ایک اور حالت کو بھی موت کہتے ہین یعنے جبکہ کوئی شخص

تارک الدنیا ہوکر راہب ہو جاوے جیسا کہ فرنگستان مین دستور تھا اِس موت کو موت اعتباری یا موت مجازی کہتے ہین۔

ہندوؤن مین بھی دستور رہا کہ جوگی جب دُنیا کو ترک کر کے بھیک کو ذریعۂ معاش قرار دیتا تھا یا کوئی شخص ذات سے خارج کر دیا جاتا تھا تو اُسکو مردہ سمجھتے تھے اور ذات سے خارج کئے ہوئے کی بابت تو رسوم موت کو بھی ادا کر دیتے تھے۔ لیکن ایکٹ نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ء کے رو سے ذات سے نکالے جانے کے اثر مین بہت کچھ تخفیف ہو گئی اگرچہ بالکُل اُس اثر کو دور نہین کیا گیا۔ مگر اُن اشخاص کے بارہ مین جو موت مجازی کے ذریعہ سے متوفی گنے جاتے ہین ایسا نہین ہوتا کہ حقوق و فرائض و وجوبات کا اثر بالکُل جاتا رہے بلکہ فقط وہ حقوق جو کسی چیز کی ملکیت یا جائداد کے دعویٰ کی بابت ہوتے ہین معدوم ہو جاتے ہین لیکن وہ شخص قانون کی رو سے قابل مواخذہ اور قانون کی حفاظت مین رہنے کا استحقاق بدستور رکھتا ہے۔

حقوق کے مالک ہونیکی قابلیت اور فرائض اور وجوبات کے ادا کرنے کی ذمہ واری کو حاکم اعلےٰ پیدا کرتا ہے۔ اسلیئے اِن حقوق و فرائض مین اکثر تبدیلیان واقعہ ہوتی رہتی ہین اور بعض اوقات وہ بالکل معدوم ہو جاتے ہین یہانتک کہ بعض آدمی تو غلامی کی حالت مین جائداد کی مانند سمجھے گئے ہین اور دیگر اشخاص کے حقوق کی بنا ہو سکتے ہین اور بعض آدمیون نے اپنے واسطے اِسقدر معافیان اور خاص حقوق بہم پہنچائے ہین کہ وہ اُنکو معمولی قانون کے دسترس سے بہتر کر دیتے ہین لیکن انگلستان اور ممالک متعلقہ انگلستان مین اور دیگر مُہذب ملکون مین یہ فرق اکثر معدوم ہو گیا ہے اور حقوق کے مالک ہونے کی قابلیت اور فرائض اور وجوبات کو ادا کرنے کی ذمہ واری تمام بالغ آدمیون کے لئے جو ایک ہی جماعت انتظامی کے ارکان مین ہین قریب قریب یکسان ہوتی ہے سوائے چند

سرکاری عہدونکے اور ہوہیر عورات غیر منکوحہ کی ذمہ واری اور قابلیت مردون کے برابر ہین۔
عورات منکوحہ کی قابلیت اور ذمہ داری کچھ ایک محدود ہین - انگلستان مین زیادہ اور
ہندوستان مین کم - اور یہ کمی ہندو اور مسلمان ہی مین نہین بلکہ ایکٹ وراثت ہند کی
شرائط کے موافق اُن فرنگیہ عورتون مین بھی ہے جنکی شادی اِس ملک مین ہوئی ہو یا جو اس
ملک مین رہتی ہین نابالغون کی قابلیت اور ذمہ داری بالغون کی بہ نسبت کم ہے اور اشخاص
فاتر العقل کے حقوق اور ذمہ داریان بھی محدود ہین -

ایک شخص جو ایک دوسری جماعت انتظامی کا رکن ہو لیکن اپنی جماعت کے سوائے کسی اور
جماعت انتظامی مین رہتا ہو اجنبی کہلاتا ہے اور اُسکی حالت اُس کے ہمسایونکی حالت سے
بالکل مختلف ہوتی ہے وہ اُسی حاکم اعلےٰ ترین کی متابعت کرنے کا عادی نہین ہے جسکی بہت
اُسکے ہمسایہ کرتے ہین - امن کے دنون مین اکثر مہذب جماعت انتظامی مین اجنبیون کی حالت
اور اُس جماعت انتظامی کے ارکان کی حالت مین جسمین وہ عارضی طور پر بود و باش اختیار
کرتا ہے کچھ فرق نہین رہتا لیکن لڑائی کے دنون مین یہ حقوق اکثر بند ہو جاتے ہین -

مُقنن "شخص" کے لفظ کو اُسکے معمولی معنے کے علاوہ ذرا اختلاف کے ساتھہ استعمال کرتے
ہین جو کہ قابل توجہ ہے انسانون کے علاوہ جو معمولاً لفظ "شخص" سے تعبیر کئے جاتے ہین
بعض بعض مجردات یا موجودات کے لئے بھی اِس لفظ کا اطلاق آتا ہے جو کہ حقوق کے مالک
ہوتے ہین اور فرائض کی ذمہ واری کے قابل تصور کئے گئے ہین مثلاً شہر لندن بنک
گورنمنٹ آف انڈیا - ریلوے کمپنی - کوئی عبادتگاہ یا بتخانہ وغیرہ بھی معمولی انسانون کی
مانند جایداد کے قابض اور مقدمون کے دائر کرنے والے اور جوابدہی کرنے والے اور
متعاقدین کہلاتے ہین - اگرچہ یہ استعمال بالکل مجازی ہے - صورت ہائے بالا مین کوئی

شخص نہین جوکہ حقوق کا مالک سمجھا جاوے یا جو فرائض اور وجوبات کی ادا کا ذمہ دار ہو بلکہ بتخانہ کی صورتین تو کوئی بھی انسان نہین ہوتا جس سے حقوق یا فرائض تعلق رکھتے ہون اور گورنمنٹ اور کمپنی کی صورت مین بھی وہ اشخاص جو اس جماعت مین شامل رہتے ہین حق یا ذمہ داری مذکورہ سے بذاتہم کچہ تعلق نہین رکھتے لیکن ایسے اشخاص مجازی اُنکو ہم شخص حقیقی سے تمیز کرنے کے لیئے اشخاص قانونی سے نامزد کرینگے اُنکے معاملات مین کارروائی بعینہ ایسی ہوتی ہے گویا کسی شخص ذی روح کا معاملہ ہے اور وہ شخص قانونی تمام حقوق کا مالک اور تمام فرائض کے ادا کرنے کا ذمہ دار فرض کیا گیا ہے۔

بہت سے اشخاص قانونی انگلستان مین کارپوریشن کہلاتے ہین لیکن مَین مطمئن نہین ہوسکتا کہ یہ لفظ شخص قانونی کے مفہوم کو عموماً تعبیر کرسکتا ہے اسلیئے مین نے "شخص قانونی" کا استعمال کیا ہے۔

عموماً شخص قانونی سے مراد اشخاص کا ایک مجموعہ ہوتا ہے جو کسی غرض مشترک کے لیئے شامل ہوجاوین۔ مثلاً حصہ دارون کی کمپنی تجارت کرنے کے لیئے۔ لیکن یہ تعریف قابل اطمینان نہین کیونکہ ایک بتخانہ ہمیشہ صیغۂ واحد کا اظہار کرتا ہے۔ علاوہ ازین تمام مجامع اشخاص جو کہ غرض واحد کے لیئے شریک یکدگر ہون اشخاص قانونی نہین کہلاتے مثلاً ایسی جماعتین جیسے پارلیمنٹ برطانیہ ایک علمی مجمع یا کوئی مذہبی فرقہ اشخاص قانونی نہین ہوسکتے۔

جبکہ اشخاص حقیقی کا ایک مجمع کارپوریشن ہوکر ایک شخص قانونی بنتا ہے تو شخص قانونی کے حقوق اور فرائض تمام اشخاص سے بطور جماعت واحد کے تعلق نہین رکھتے اور نہ اس کے فرائض اُنپر عائد ہوتے ہین اور اسبات سے اُن مجموعون مین جو قانونی اشخاص بناتے ہین اور اُن مجموعون مین جو نہین بناتے ہین تمیز ہوتی ہے مثلاً اگر آٹھ یا دس

اشخاص معمولی شراکت مین شامل ہو کر تجارت کرین اور اسباب تجارت اُن سب مین مُشترک رہے تو وہ سب کے سب بطور مجمع کے اُس مال کے فروخت و انتقال وغیرہ کا اختیار رکہتے ہین بلکہ ہر ایک شریک بالانفراد دکان مُشترکہ کے قرضہ کا ذمہ دار ہے۔ برعکس اسکے جبکہ ایک مجمعہ اشخاص شخص قانونی بناتا ہے مثلاً ریلوے کمپنی مین شامل ہوتا ہے تو ہر ایک حصہ دار کمپنی کی جائداد پر کسیطرح کا اختیار نہین رکہتا اور وہ کسیطرح سے جائداد کے کسی حصہ کو منتقل نہین کر سکتے اور نہ کمپنی کے قرضہ کی بابت اُن پر نالش ہو سکتی ہے۔

یہ معمولی قاعدہ ہے کہ **قانونی اشخاص** حاکم اعلے ترین کی اجازت کے سوا (خواہ وہ اجازت صریح ہو یا معنوی) نہین بن سکتے۔ انگریزی قانون مین یہ شرط نہایت ضروری ہے۔ ہندوستان مین جو ہندو اور مسلمان مذہبی مطالب کے لئے قانونی اشخاص کے بنانے کا دعوی کرتے ہین وہ اَور مُہذب قومون کے خیالات کے بالکل مخالف ہے۔

## ذمہ داری یعنے استیجاب کا بیان

### عام طور پر

مارکبی صاحب فرماتے ہین کہ استیجاب یعنے ذمہ داری سے انسان کی وہ حالت مراد ہے جبکہ وہ یا **وجوب درجہ اوّل** (دیکہو ترجمہ مارکبی صاحب) کی عدم تعمیل سے کسی فرض یا وجوب درجہ دوم یعنے قانونی مکافات کی تعمیل کا مستوجب ہوتا ہے یا یہ کہنا چاہئے کہ جبکہ کسی فرض کی عدم تعمیل کی پاداش مین جو سزا یا معاوضہ مقرر ہے اُسکو عائد کرنے کی غرض سے قانونی کارروائی کیجاتی ہے۔ مارکبی صاحب نے نہائت صاف طور سے بتلادیا ہے کہ کسی ایسے وجوب کی عدم تعمیل مین جو معاہدہ سے پیدا ہوتی ہو یا کسی ایسے فرض کی عدم تعمیل مین جو قانوناً عائد کیگئی ہو کچہ فرق نہین ہے۔ خواہ اُس کو مضرت دیوانی

کے اعتبار سے دیکھین یا جُرم کے اور نیز ہارکبی صاحب نے یہ بہی ثابت کیا ہے کہ ذمہ واری اور نتائج جو ایسے فرائض اور وجوبات کی عدم تعمیل سے پیدا ہوتے ہین ایک ہی ہین - مقنون نے جو استیجاب از معاہدا ور استیجاب از ہرجہ (دفعہ ۱۶۱ ہارکبی صاحب کا ترجمہ) مین جرائم و مضرات دیوانی مین تمیز کی ہے وہ فقط اِس لحاظ سے کی گئی ہے کہ اِس جماعت بندی اور ترتیب کے باعث اِن امور کی بحث مین آسانی ہوجاوے گی ورنہ اُنکی یہ غرض ہرگز نہ تھی کہ ان الفاظ کی پیدایش اور ماہیت مین کوئی واقعی فرق بیان کیا جاوے معاہدہ کی صورت مین جو وجوب پیدا ہوتا ہے اور جسکی تعمیل قانوناً کرائی جاتی ہے وہ فقط شاہی حکم سے پیدا ہوتا ہے جسکے رو سے قانون مین اس قسم کے مُعاہدات تسلیم کیے گئے ہین ورنہ تمام قسم کے معاہدات جو اشخاص کے درمیان ہوتے ہین معاہدہ نہین کہلاتے اور نہ ان سے کوئی قانونی وجوب پیدا ہوتا ہے بلکہ فقط وہ معاہدات جنکو قانون تسلیم کرتا ہے اور جسکی جبریہ تعمیل کرانے کے لیئے قانون تیار ہے معاہدات کے مرتبہ کو پہُنچتے ہین اور وجوبات کو پیدا کرتے ہین - اِسی طرح سے ہرجہ یعنے ٹارٹ کی صورت مین بھی جو وجوب پیدا ہوتا ہے وہ کسی ایسے فرض کی عدم تعمیل کا نتیجہ ہے جسکو قانون کسی دیگر اشخاص یا شخص کے حق کی تائید کے لیئے عائد کرتا ہے اور جسکی وہ شخص یا وہ اشخاص جبریہ تعمیل کرا سکتے ہین -

جُرم کی صورت مین سزا اُس فرض کی عدم تعمیل کی باداش مین دیجاتی ہے جسکو قانون عائد کرتا ہے اگرچہ اس صورت مین قانون کا سزا مقرر کرنا فقط اِسی اصول پر مبنی نہین ہے کہ اشخاص کے حقوق ذاتی کی حفاظت کیجاوے -

مقنن اکثر استیجاب یعنے ذمہ واری کی تفریق اس طرح سے کرتے ہین -

ذمہ واری جو اُن وجوبات کی عدم تعمیل کا نتیجہ ہین جو معاہدہ سے پیدا ہوتی ہین.

ذمہ داری جو اُن وجوبات کی عدم تعمیل کا نتیجہ ہین جو شبیہ بہ معاہدہ سے پیدا ہوتے ہین

〃 〃 〃 ٹارٹ (اہرجہ 〃

〃 〃 〃 سبیہ بہ ہرجہ 〃

علاوہ اُس کے یہ تقسیم نامکمل اور ناقص ہے۔ معاہدہ کے مقابلہ مین ٹارٹ یا ڈہی لکٹ سے کچہ بہی مُراد ہو تاہم یہ ظاہر ہے کہ بہت سے فرائض اور وجوبات ایسے ہین جو کہ معاہدات سے پیدا نہین ہوتے اور اُنکی عدم تعمیل کو ٹارٹ نہین کہتے۔

مثلاً فرض کرو کہ حاکم اعلےٰ ترین نے چند ٹکس عائد کئے اور اُنکی تحصیل کا ٹہیکہ ایک شخص کو دیدیا اور اُسی کو یہ بہی اختیار دیا گیا کہ درصورت عدم ادا کے قرقی جائداد و اسباب سے بہی ٹکس وصول کرلے۔ نہ تو ٹہیکہ دار کو ٹکس وصول کرنے کا فرض قسم اوّل اور نہ دوسرے درجہ کا تہدید یا قرقی اسباب اِس تقسیم مین آسکتے ہین۔ کیونکہ ادائے ٹکس کا فرض معاہدہ سے پیدا نہین ہوتا اور ترک ادائے ٹکس کو کسیطرح سے ٹارٹ نہین کرسکتے اِس طرح سے ہندوستان مین جبکہ کوئی حصّہ اراضی بسبب ناادا کرنے مُعاملہ سرکاری کے نیلام ہوتا ہو اور اُس مین ہین جو اَور حصّہ دار ہین وہ مال سرکار ادا کرکے زمین نیلام ہونے سے روک لین تو حصّہ دار سابق پر یہ واجب ہے کہ وہ اَور حصّہ دارونکو وہ روپیہ بعد مین ادا کردے۔ یہ وجوب نہ تو معاہدہ سے پیدا نہین ہوا اور نہ کوئی اس طرح کے ادا کرنے کو ٹارٹ کہہ سکتا ہے۔

ایسے فرائض اور وجوبات کا وجود جو نہ تو معاہدہ سے پیدا ہوتے ہین اور نہ ٹارٹ سے ایک خاص طرح سے تسلیم کیا گیا ہے جو کہ شبیہ بہ معاہدہ اور شبیہ بہ ٹارٹ سے پیدا ہوتے ہین لیکن ہم اس قول کو اَور الفاظ مین اس طرح سے ادا کرسکتے ہین کہ بعضے وجوبات ایسے ہین جو ہماری تقسیم کے کسی حصّہ مین داخل نہین ہوسکتے۔ جن وقوعات سے وہ پیدا ہوتے ہین

وہ نہ تو بطور معاہدات کے تسلیم کئے جاسکتے ہین اور نہ ٹارٹ کے بلکہ کچھ تو معاہدات سے مشابہ ہین اور کچھ ٹارٹ سے لیکن بقول آسٹن صاحب ایسا کہنے سے کام نہین چلتا کیونکہ یہ ایک ایسی مد ہے جس مین ہر ایک وہ واقعہ جس سے وجوب پیدا ہوتا ہے لیکن نہ تو وہ معاہدہ ہوا اور نہ ٹارٹ داخل کیا جاتا ہے۔

## لفظ "مُضرت" کی بحث

اُس ذمہ واری کی وسعت اور مقدار جو معاہدات سے پیدا ہوتی ہے آسانی سے دریافت ہو سکتی ہے اور جو ذمہ واری قانون تعزیری کے رو سے پیدا ہوتی ہے اُسکی بابت قانون فوجداری مین نہایت صاف صاف تعریفات موجود ہین۔ لیکن اُن حقوق کا جو خاص شخصون سے متعلق ہوتے ہین اور جو قانون کی اَور شاخون مین مذکور ہین اور جنکی محافظت اُس قانون کے رو سے کیجاتی ہے کوئی عام تعریف نہین دی گئی اسلیئے ہمین دیکھنا چاہیئے کہ ذمہ داری کے مسئلہ کو جج لوگ کس طرح عملاً حل کرتے ہین اور نیز اُن الفاظ پر غور کرنے سے ممکن ہے کہ جنسے مقنن لوگ ذمہ واری اور غیر ذمہ واری کے وجوہ کا اظہار کیا کرتے ہین۔

اِن الفاظ مین سے سب سے اوّل لفظ "مضرت" پر بحث کیجاتی ہے مارکبی صاحب اِس لفظ کی بحث مین فرماتے ہین۔

عموماً پایا جاتا ہے کہ وہ افعال جو کہ اُسوقت جبکہ اُن کا خیال بلحاظ اُن وجوبات ثانیہ کے جو اُن سے پیدا ہوتے ہین کیا جاتا ہے ٹارٹ کہلاتے ہین ہین اُسوقت جبکہ اُن کا خیال خود اُن افعال کی نوعیت کی لحاظ سے کیا جاوے مضرت کہلاتے ہین۔ اکثر کہا جاتا ہے کہ اسلیئے کہ کوئی شخص ٹارٹ کی بنیاد پر ہرجانہ دینے کا ذمہ وار ہو۔ یہ ضرور ہے کہ اُس نے مُضرت پہنچائی ہو لیکن مضرت کے کیا معنے ہین۔ اِس لفظ کی بابت ہم فقط یہ جانتے ہین کہ مضرت

کسی کے حق مین دست اندازی کرنے کو کہتے ہین اور مین یہ بہی یقین کرتا ہون کہ مضرت کا لفظ
خاص کر اُن حقوق مین دست اندازی کرنے کے وقت استعمال کیا جاتا ہے جو ملکیت یا حفاظت
ذاتی یا حیثیت عرفی سے تعلّق رکہتے ہین۔

لیکن سوال ہو سکتا ہے کہ وہ حقوق کونسے ہین۔ ہم نے اُنکا مفصّل بیان کہین نہین پایا
بلکہ کسی نے سرسری طور سے بہی اُنکا شمار نہین کیا اگر ہم اُن حقوق کی تفصیل جانتے ہین تو ہم اُن
فرائض اور وجوبات کو بہی جان جاتے جو اُنکے مقابل ہوتے ہین اور یہ وقت باقی نہ رہتی۔

اکثر جب زیادہ تشخیص کرنی منظور ہوتی ہے تو اُس فعل یا ترک فعل کے ساتہہ جسکو مضرت
کہا جاتا ہے ایسے لفظون کا استعمال کرتے ہین جو اُس فعل یا ترک فعل کے مرتکب کی حالت کو ظاہر
کرتے ہین اور وہ الفاظ ایک ایسی شے کا اظہار کرتے ہین جو استیجاب کے موجود ہونے یا نہ موجود
ہونیکا معیار سمجہا جاتا ہے اُن الفاظ مین سے الفاظ مندرجہ ذیل لکہے جاتے ہین۔

(۱) قریباً یا دہو کا دہی سے۔ عمداً۔ دیدہ و دانستہ۔ ارادتاً۔ شرارت سے۔ بُغض سے
بغیر سوچے سمجہے۔ غفلت سے۔ مرضی سے۔ شوخی سے۔ بے احتیاطی سے۔

(۲) بہوڑپن سے۔ جبراً۔ زبردستی۔ تشدد سے۔ مجمع کثیر کے ساتہہ۔ بلوہ کے ساتہہ۔

(۳) اِنکے علاوہ الفاظ ذیل بہی استعمال کیئے جاتے ہین جیسے غلطی سے ناجائز طور سے
خلاف قانون یا بارادہ مضرت۔ بعید از انصاف۔

مین نے یہ الفاظ با تمیز بیانات متعلقہ جرائم و بیانات متعلقہ ٹارٹس دونو
سے انتخاب کیئے ہین کیونکہ ہر ایک استیجاب مجربانہ مین باشتمال اور جرائم زائد کی استیجاب
دیوانی بہی ضرور موجود ہوتا ہے اور چونکہ ہر ایک جرم یا ٹارٹ کسی شخص کی ذات یا
جائداد یا حیثیت عرفی سے تعلّق رکہتا ہے اسلیئے ہم ان الفاظ کے معانی کی تحقیق

فقط اُن افعال کے متعلق کرینگے جو ذات یا جائداد یا حیثیت عُرفی سے تعلّق رکھتے ہین۔

اگر ان الفاظ کو بنظر تعمّق دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا کہ وہ تین جماعتون مین تقسیم ہوسکتے ہین۔ جیسا کہ ہمنے صفحہ گزشتہ مین تقسیم کیا ہے

اوّل۔ وہ الفاظ جو کہ شخص فاعل کے حالات ذہنی کو ظاہر کرتے ہین

دوم۔ وہ الفاظ جنسے ظاہرا یہ غرض نہین رکھی گئی ہے کہ اُس کے باعث سے فعل مین تہدید کے موقع ہونے کی خاصیت پیدا ہوجائے یعنے وہ اُس فعل مین قابل سزا ہونیکی خاصیت کو پیدا کرے بلکہ اُن الفاظ سے ایک عظمت پیدا ہوتی ہے یعنے اُس فعل مین ایک ایسا وصف پیدا ہوجاتا ہے کہ جس سے ایک خاص طرح کی سنگین تہدید پیدا ہو۔

سوم۔ وہ الفاظ جو کہ ظاہرا کسی شے کے اظہار کے لیئے استعمال کیئے جاتے ہین لیکن حقیقت مین کچھ ظاہر نہین کرتے بلکہ جس شے کی نوعیّت دریافت کرنے مین ہم اتنی سعی کررہے ہین اُسی کے مختلف نام ہین۔

دوسری جماعت کے الفاظ سے ہمین کچھ فائدہ نہین ہوسکتا۔ ہم اُس فرض یا وجوب تاہم کی نوعیّت کی بابت بحث نہین کرتے جو کہ عدم ایفا یا عدم تعمیل سے پیدا ہوتی ہے بلکہ خود عدم ایفا یا عدم تعمیل کی بابت بحث کررہے ہین۔

اِسلیئے ہم استیجاب کا تصوّر الفاظ قسم اوّل سے اخذ کرلیتے ہین یہ تمام الفاظ شخص مُرتکب کی اُسوقت کی حالت ذہنی کا اظہار کرتے ہین جبکہ اُس شخص کے فعل کی بابت غور کیا جاتا ہے۔ لیکن سب الفاظ اُس حالت خاص کو ایک ہی لحاظ سے بیان نہین کرتے اُنمین سے الفاظ دانستہ او ارادتاً دل کی نہایت سادی حالت کو ظاہر کرتے ہین جنکی ماہیت کی بابت ہم آیندہ غور کرینگے۔ اور باقی الفاظ مین اِس سادہ حالت کے علاوہ جسکو ہم آیندہ

خالص حالت باطنی کے نام سے پکارین گے) ایک اَور قسم کا تصوّر بھی شامل ہے
اُن الفاظ مین کم یا زیادہ یہ بات ضمناً شامل ہے کہ وہ حالت ذہنی جو زیر بحث ہے ایسی نہین
جیسی کہ ہونی چاہیئے تھی اور یہ بات کہ وہ حالت ذہنی جیسی کہ ہونی چاہیئے تھی نہین ہے ایک
ایسے مقیاس سے معلوم ہوتی ہے جسکی ماہیت دریافت کرنا نہایت مُشکل کام ہے لیکن
اِسقدر معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقیاس اخلاق سے تعلّق رکھتا ہے۔

## ذمہ واری کا معیار

مارکبی صاحب لفظ "فعل" اور اُسکے مفہوم کی اصلیت اور مُرتکب فعل کی حالت باطنی کی
تحقیقات کے بعد (دیکھو دفعہ ۲۰۰ تا ۲۱۲ ترجمہ مارکبی صاحب) مارکبی صاحب اور اسٹن صاحب یہ نتیجہ نکالتے
ہین کہ تمام وہ الفاظ جو ذمہ واری کا اظہار کرتے ہین دل کے تین حالات ممکنہ مین سے کسی
سے تعلّق رکھتے ہین اور یہ تین حالات ممکنہ یہ ہین۔ ارادہ۔ عدم تاملی۔ بے پروائی۔
جہان کہین ان تین حالات مین سے ایک موجود ہونے کے باعث ذمہ واری پیدا ہوتی
ہے ظاہر ہے کہ وہ تمام واقعات جو ان حالات مین سے کسی کی عدم موجودگی کو ظاہر کرتے
ہین ذمہ واری مین بھی فرق ڈالدیتے ہین اور غیر ذمہ داری کی وجوہات کہلاتے ہین۔ اب دیکھنا
چاہیئے کہ قانون فوجداری مین ذمہ داریکا وجود اِن حالات باطنی کے کسی ایک کے وجود پر
(خواہ وہ وجود کسی شکل مین پایا جاوے) منحصر ہے۔ اور جس مقدار اور صورت مین سے
یہ واقعات کسی مُعاملہ مین موجود ہوتے ہین اُن سے اُس ذمہ واری کی سزا یا بادافش کی
قسم یا مقدار مین سے فرق پڑجاتا ہے۔
اگرچہ کہنا درست ہے کہ ذمہ واری مجرمانہ مین اکثر ذمہ داری متعلق بہ دیوانی بھی ضمناً موجود
ہوتی ہے لیکن یہ بھی درُست ہے کہ ایسی ذمہ داری محض مرتکب فعل کے دل کی حالت پر منحصر نہین

ہوتی اور اکثر وجوبات کی عدم تعمیل سے ذمہ داری پیدا ہوتی ہے اگرچہ مرتکب فعل کے اُس فعل کے نتائج کی بابت ارادہ کیا ہو اور نہ اُسکو اُن نتائج کے پیدا ہونے کا احتمال ہو۔

ایسی ذمہ داری کے موجود یا نہ موجود ہونے کا کوئی معیار نہیں ہے مارکبی صاحب فرماتے ہیں کہ ذمہ داری اسسباب منحصر ہے کہ آیا ایسے حکم کی تعمیل کیگئی یا نہیں جسکے بموجب مرتکب یعنے بغیر کسی شرط کے بعض افعال کے ارتکاب یا اجتناب کو عمل میں لانا چاہیئے تہا یا وہ حکم ایسے افعال یا ترک افعال کے ساتھہ مخصوص ہیں جو کہ غیر قرین عقل یا بعید از احتیاط و توجہ و دیانت ہیں مثلاً میرا فرض ہے کہ تمہاری زمین پر قدم تک نہ رکھوں اور نہ اُسپر ایک تنکا تک ڈالوں اور نہ تمہارے جسم پر انگلی تک رکھوں۔ لیکن یہ امر کہ مَیں برخلاف فرض کے کوئی ایسا فعل بالارادہ کروں یا ارادۃً یا لاپرواہی سے کروں کچھ قابل لحاظ نہیں اگر اس قسم کا دخل بیجا یا حملہ کا ارتکاب میرے سے ہوا ہے تو مَیں اُسکے لیئے قابل مواخذہ ہوں کیونکہ فرض اوّلیہ یا وجوب یہ تہا کہ مَیں ایسے فعل کے کرنے سے باز رہوں۔ جبکہ دو یا زیادہ اشخاص کسی باعث سے باہم مجتمع ہو جاتے ہیں یا اُنکو ساتھہ رہنے کا اتفاق پڑتا ہے تو بہت سے ایسے افعال جو پہلے بالکل ممنوع تھے اب چند شرائط کے ساتھہ جائز ہو جاتے ہیں اور اس طرح سے ہمارے فرائض اور وجوبات اضافی سب ایک پیچیدہ شکل اختیار کر لیتے ہیں اور جسوقت کہ کسی فعل سے باز رہنے کے فرض اوّلیہ یا وجوب کی بجائے کسی فعل کے کرنے میں ہوشیاری اور توجہ اور احتیاط وغیرہ کی کافی ذریعات کو عمل میں لانے کا فرض یا وجوب ہوتا ہے تو ایسی حالت میں اس توجہ اور احتیاط اور ہوشیاری کی عدم موجودگی سے قابلیت مواخذہ پیدا ہوتی ہے لیکن تاہم قابلیت مواخذہ کا معیار اُس شخص کے دل کی کوئی حالت نہیں جس کا حلیہ نہ بحث ہے اسباب کی بحث نہیں ہے کہ آیا وہ شخص تمام اُس توجہ۔ احتیاط اور ہوشیاری کو کام میں

لایا ہے یا نہیں جو وہ ایسے حالات مین عمل مین لانے کے قابل تھا بلکہ بحث اس امر کی ہوتی ہے کہ وہ شخص اُس ہوشیاری - احتیاط اور ہنر اور دور اندیشی کو کام مین لایا ہے یا نہیں جس قدر کہ اُسکو قانون کے منشا کے موافق عمل مین لانی چاہیئے تھی - قانون مین وہ مقدار ان الفاظ مین ادا کیجاتی ہے یعنے "کاریگر صناع کی ہوشیاری یا توجہ" اُس شخص کی دوراندیشی کی مانند جو اُن خیالات کے مطابق کام کرے جو کاروبار انسانی کے انتظام مین عموماً درکار ہوتے ہین "توجہ کے قرین عقل مقدار" واجبی کاریگری" وغیرہ وغیرہ -

لیکن جہانکہ حکم کا اظہار ایسے الفاظ مین کیا جاتا ہے جنکی رو سے فقط اسقدر ابہام دور ہوتا ہے کہ فلانے شخص کا چلن اُن کے مطابق ہونا چاہیئے جو معمولی یا قرین عقل ہین - اور اس حالت مین اس مقیس علیہ کے مطابق ہونے کا معیار اُس عدالت کے اُن ججون کی دلکی گواہی ہے جو کہ قابلیت مواخذہ کی بابت فیصلہ کرتے ہین -

## غفلت

اُن سب الفاظ مین سب سے زیادہ مستعمل لفظ غفلت ہے تنازعات مین اکثر بحثون کا لفظ غفلت پر مدار آ ٹھہرتا ہے ہزارون مقدمات قانونی رپورٹون مین پائے جائینگے کہ جنمین اس لفظ سے بحث کیگئی اور اکثر کتابین اسپر تصنیف ہوئی ہین -

جبکہ غفلت دل کی کسی حالت کا اظہار کرتی ہے (کیونکہ آیندہ ہم ثابت کرینگے کہ غفلت ہمیشہ دل کی حالت نہین ہوتی) تو اُسوقت لفظ ارادہ کی تناقص ہوتی ہے اور بعض دفعہ دل کی اُن دونون حالتون کو جنکو ہم نے عدم تاملی اور بے پروائی کا نام دیا ہے تعبیر کرتی ہے لیکن اکثر بے پروائی کے لفظ پر اُس کا اطلاق آتا ہے -

غفلت سے نہ تو اُس شخص کے دل کی حالت کا جو ایک فعل کرتا ہے یا نہین کرتا ہے اظہار

ہوتا ہے اور نہ یہ لفظ اُس شخص کے دل سے چند ایسے خیالات کا غیر موجود ہونا ظاہر کرتا ہے جنکی
موجودگی سے اُس شخص کا طریقہ عمل بالکل مختلف ہو جاتا۔ حالانکہ یہ ممکن تہا کہ وہ دل کی
اُس حالت کو رفع کر سکتا تہا یا اُن خیالات کو اپنے قوائے باطنہ کے استعمال سے دل مین موجود کر
تہا یا یون کہو کہ غفلت سے نہ تو وہ مراد ہے جو بے پروائی سے لی گئی اور نہ وہ مطلب ہے جو
عدم تاملی سے لیا گیا ہے بلکہ غفلت۔ احتیاط۔ اور توجہ اور ہنر کی عدم موجودگی کو کہتے
ہین اور فقط اُسی احتیاط یا خبرداری اور توجہ اور ہنر کی عدم موجودگی کو غفلت نہین کہتے
جو وہ شخص عمل مین لا سکتا تہا بلکہ جس قدر اُس حالت مین قانوناً عمل مین لانی چاہیے تہی اُن
اوصاف کی اصلی ماہیت جنکو ہم نے یہ نام دیئے ہین خواہ کچہ ہی ہو لیکن آدمی کے دل کی
واقعی حالت وہ ہرگز نہین ہوتی جو خیال کیجاتی ہے مثلاً یہ کہا جاتا ہے کہ غفلت کی بناء دعوے
ہونے کی وجہ اِس تصوّر پر مبنی ہے کہ غفلت کرنے والے شخص پر مدعی کے حق مین احتیاط
اور توجہ کو عملمین لانے کا وجوب ہوتا ہے اور جبکہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس وجوب کی تعمیل نہین
کی گئی اور اُس سے مدعی کو نقصان پہنچا تو وہ غفلت بناء دعوی ٹہرتی ہے۔ اِس مطلب کو زیادہ
وضاحت سے اِس طرح بیان کر سکتے ہین کہ ایک شخص انعام کے عوض مین کوئی شے بنانیکا
اقرار کرتا ہے تو اُس کو اُس شے کے بنانے مین ایسی احتیاط عمل مین لانی چاہیے جیسے
کوئی ہنرمند کاریگر عملمین لایا کرتا ہے تو اُسوقت اُس شخص کی بے اتفاقی اور اُس ہنرمندی
اور کاریگری کو عملمین نہ لانے کو غفلت نہین کہتے بلکہ اُس احتیاط کے نہونیکو جس کا اوپر ذکر
کیا گیا غفلت کہتے ہین۔

## عداوت یا بُغض

بغض اور عداوت بہی ایسے الفاظ ہین کہ اِن الفاظ سے بہی ذمہ داری کی موجودگی کا

استدلال کیا جاتا ہے - انگریزی قانون مین "بُغض فی الواقعہ" اور "بُغض فی القانون" مین تمیز کیا کرتے ہین بُغض فی الواقعہ سے یہ مراد ہے کہ آیا بعض شخص زیر بحث کے افعال سے عداوت کا اظہار ہوتا ہے یا فقط استدلال ہے بانکہ صورت معینہ ایسی ہو کہ جُرم کی وجہ محرک دریافت ہو سکتی ہو تو اُسکو بُغض فی الواقعہ کہتے ہین لیکن جہان ممکن بُغض کا استدلال صرف فعل کی نوعیت سے ضمناً کیا جاتا ہے تو بُغض فی القانون کہتے ہین -

اگرچہ انگریزی قانون مین بُغض اور عداوت کے ایک اصطلاحی معنے لیئے گئے ہین اور ذمہ داری کی موجودگی کی اظہار کے لیئے ان الفاظ کا اکثر استعمال کیا جاتا ہے لیکن حقیقت مین ان الفاظ کے وُہی معنے ہین جو اردو مین کیے تھے - ذمہ داری کی تحقیق مین وجہ محرک سے کچھ غرض نہین اگرچہ وہ اُس سزا یا مکافات کی نوعیت اور مقدار جو اُس ذمہ داری کی مقرر ہے بہت کچھ اثر رکھتی ہے - اگر کوئی شخص قانون کی خلاف ورزی کرے اور اُس خلاف ورزی مین اُس کی غایت اور وجہ محرک کسیقدر عمدہ ہو لیکن تاہم اُس شخص کو ذمہ دار بنانے کے لیئے یہی بات کافی ہے کہ اُسنے قانون کی حدود سے ارادتاً تجاوز کیا (دیکھو مارکبی دفعہ ۲۲۶ و ۲۲۷)

## علم

اکثر استیجاب یعنے ذمہ داری (قابلیت مواخذہ) کا معیار سمجھا جاتا ہے - لیکن یہ دریافت کرنا کہ اس موقعہ پر کس قسم کے علم سے غرض ہے نہایت مُشکل ہے تعزیرات ہند دفعہ ۲۹۹ مین قتل انسان مستلزم السزا کی تعریف کی گئی ہے جو کوئی شخص کسی فعل کے ارتکاب سے ہلاکت کا باعث ہو اس نیت سے کہ ہلاکت وقوع مین آئے یا اُس نیت سے کہ ایسا ضرر جسمانی وقوع مین آئے جس سے ہلاکت ہو جانے کا احتمال ہے یا اُس علم سے کہ غالباً اُس فعل کے کرنے سے وہ ہلاکت کا

باعث ہوگا تو وہ شخص جرم قتل انسان مستلزم السزا کا مرتکب ہے اب اگر علم سے انسان کے
دل کی وہ حالت سمجھین جسمین وہ جانتا ہے کہ فعل کے وقوع کا احتمال ہے اور اُس فعل کے واقعہ
ہونے کا خیال اُسکے دل مین آجاتا ہے تو علم اور ارادہ مرادف ٹھہرے اور وہ فقرہ تعریف
کا جس مین علم کا مذکور ہے بالکل فضول ہے اور اگر یہ خیال کیا جاوے کہ انسان ہر ایک ایسی شے
کا علم رکھتا ہے جس کی طرف اگر وہ ذرا سی التفات کرتا تو اُسکو جان سکتا تہا تو علم کی تعریف
اِس قدر وسیع اور خوفناک ہوجاوے گی کہ ہر ایک بے پروائی کا فعل اُسکو اُس جرم کا
مجرم بناویگا - کیونکہ بے پروائی مین بہی اسقدر علم ضرور متضمن ہے کہ ہم یہ نہین کہتے کہ فلانے
شخص نے ان نتایج کا لحاظ نہین کیا جبکہ اگر وہ ذرا سی بہی توجہ کرتا تو اُس کو اُمید ایسے
نتایج کے وقوع مین آنے کی ہوتی -

اِس مین شک نہین کہ اسباب کے تقرر مین کہ فلانی صورت مین ذمہ داری ہے یا نہ
کسی واقعہ کا علم بطور شہادت کے نہایت کارآمد ہوتا ہے اور اسلیئے بہی کارآمد ہے کہ اکثر
فرائض و وجوہات درجہ اولیہ کی اصلیت ایسی ہے کہ وہ ہمارے پر فقط اُسی وقت عاید ہوتی
ہین جبکہ واقعات کی کوئی حالت ہمارے علم مین آئی ہو جسکو اصطلاح مین اطلاع یابی کہتی
ہین مثلاً تمہارے پاس ایک گائے ہے جسکو مین سڑک پر ہانک لیئے جاتا ہون اور وہ گائے دوڑ
کر تمہارے ٹکر لگادے اور تمہارے ضرب آجاوے تو مین قابل مواخذہ نہین ہون لیکن
اگر مجہے اسبات کا علم ہوتا کہ گائے کو انسانون کے اوپر دار کرنے کی عادت ہے تو مین
قابل مواخذہ ٹہرونگا -

## فریب

یہ لفظ عداوت کی مانند اصطلاحی معنے مین استعمال کیا جاتا ہے اور فریب بہی ضرب واقعی

(فی الواقع) اور فریب قانونی (فی القانونی) ہوتا ہے اِس لفظ کے یہ معنے ہین کہ کسی دہوکہ دہی کا استعمال بدین غرض کیا جاوے کہ کسی شخص کو ایسے فعل یا کسی ایسے طور سے کام کرنے کی ترغیب دیجاوے جسکو وہ بجز اس صورت کے اختیار نہ کرتا۔

اِس لفظ کے مفہوم سے ارادہ کا اور کسی خاص غرض کا اظہار ہوتا ہے اور معنوی فریب کی صورت مین اس لفظ کے یہ معنے ہوتے ہین کہ شخص مرتکب فعل کا ارادہ اُس کے فعل سے ضمناً ظاہر ہوتا ہے اور وہ شخص بغیر کسی ارادہ یا غرض یعنے وجہ محرک کے قائم کیے جانے کے ذمہ دار خیال کیا جاویگا۔

فریب کا اثر یہ ہوتا ہے کہ شخص فریب خوردہ اِس دہوکہ دہی کے نتائج سے بری کردیا جاتا ہے اور شخص فریب دہ کو ان نتایج کے متعلق اُس شخص کے حق مین تلافی کرنی پڑتی ہے (دیکھو مارکبی دفعہ ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵)۔

## بددیانتی

بددیانتی مین ارادہ ضمناً شامل ہوتا ہے لیکن ارادہ کے سوا وہ وجہ محرک یعنی غرض بھی موجود ہوتی ہے اور اکثر صورتون مین یہ غرض ہوتی ہے کہ مرتکب فعل بہ نیت ضررسانی دوسرے شخص کے اپنے ذاتی فائدہ کو اپنے فعل کا نتیجہ خیال کرے۔ (دیکھو مارکبی دفعہ ۲۳۱)

شوخی کا استعمال اُن صورتون مین کیا جاتا ہے جہانکہ نتایج کی خواہش کیجاتی ہے لیکن اُس فعل کی وجہ محرک۔ قصاص۔ نفسانیت یا حسد یا طمع سے تعلق نہین رکھتی بلکہ شوخی اُس ضررسانی یا شرارت کرنے کو کہتے ہین جسکی غایت سوائے اُس ضرر رسانی کے اور کچھ نہ ہو۔

## اُن واقعات کا بیان جنسے ذمہ داری مین فرق پڑتا ہے

## یعنے غیر ذمہ داری کے وجوہات

### صغر سنی

اس امر کی وجہ کہ معین عمر کے اندر اندر اشخاص کو انکے افعال کا پورا پورا ذمہ دار ہوتا نہین قرار دیا گیا ظاہر ہے - ایک معین عمر تک جبتک انسان بلوغت کو نہین پہونچتا واقفیت اور تجربہ مین ناقص تصور کیا جاتا ہے - لیکن ایسا کوئی مقیاس مقرر کرنا ضروری ہے جس سے یہ معلوم کر سکین کہ آب ایسے شخص کی ذہن کی تکمیل اس درجہ کی پہونچ گئی کہ اسکو قانوناً ذمہ دار سمجھا جاوے - علاوہ ازین یہ دقت ہے کہ تکمیل ذہنی کا عمل رفتہ رفتہ ہوتا ہے اور قانون مین بعض مطالبہ کے لیئے تکمیل کا کم درجہ اور بعض کے لیئے اعلےٰ درجہ مطلب ہے لیکن ایک خاص عمر پر پہونچکر اکثر انسانون کے دل کی حالت مین بخوبی مشابہت پیدا ہو جاتی ہے اور اس لیئے ذمہ داری کے لیئے ایک خاص عمر کو مقیاس مقرر کر دیا گیا ہے -

قانون روما مین اس عمر کی حد ۲۵ سال مقرر کی گئی تھی وہان اس قدر زیادہ عمر تک ذمہ داری قایم کرنے کا باعث یہ بھی تھا کہ روما مین جوابدہی مقدمین باپ کی نگرانی کو بہت کچھ دخل تھا اور انگلستان اور فرانس مین عمومی مطلب کے لیئے ۲۱ سال کی قید لگائی گئی تھی اور ہندوستان مین ۱۸ سال کی لیکن نکاح اور ذمہ داری فوجداری اور حراست کی مطالبے کے لیئے خاص خاص قواعد مقرر ہین -

یہ قواعد مختلف ملکون مین مختلف ہین بلکہ ان قواعد مین فرض یا وجوب زیر بحث کے ساتھ ہی اختلاف پڑتا جاتا ہے - بابت ان افعال کے جنکی پاداش مین ازروئے ضابطہ فوجداری سزائین اور قرقیات مقرر ہین - کوئی بچہ ازروئے تعزیرات ہند قابل مواخذہ نہین ہو سکتا جبتک کہ وہ سات برس کا نہو - سات برس سے زیادہ اور بارہ برس سے کم کوئی

سمجھ قابل سزا خفیف ہوگا سوائے اُس صورت کے جبکہ وہ اپنے فعل کی نوعیت اور نتائج کی بابت تمیز کرنے کے لیئے کافی پختگی عقل کی حاصل نہ کر لے - اس سے یہ مطلب ہے کہ عموماً یہ نہ سمجھا جاویگا کہ اُسنے وہ حالت حاصل کر لی یا وہ اُس درجہ پر پہنچ گیا بلکہ ثابت کرنا چاہیئے کہ اُسکی عقل اسقدر پختہ ہو گی - انگلستان کا قانون بھی بالکل ایسا ہی ہے سوائے اسکے بارہ برس کی جگہ اُس مین ۱۴ برس کی حد رکھی گئی ہے - قانون فرانسیسی کا منشا ہے کہ جب ملزم سولہ برس سے کم عمر کا ہو تو اُسکی پختگی عقل کی بابت تحقیقات کرنی چاہیئے -

اُن افعال کی بابت بھی جو کہ عموماً ٹارٹ کہلاتے ہین جنکے کرنے سے ہرجانہ کے ادا کرنے کی یا کسی اور وجوب از قسم دیوانی کی ذمہ داری پیدا ہوتی ہے اُن اصول کے مطابق عمل کرنا چاہیئے جیسے کہ اُن افعال کی بابت جنکے واسطے سزا از روئے ضابطہ فوجداری دیجاتی ہے -

معاہدات کے بارہ مین قانون مین کم عمر آدمیون کے حق مین بہت رعایت کی گئی ہے مُعین عمر تک جو کہ یورپ کے ملکون مین عموماً اکیس سال ہے کم عمر اشخاص اُن وجوبات کی جو معاہدہ سے پیدا ہوتے ہین ذمہ دار نہین سمجھے جاتے - اگرچہ وہ خود اور اشخاص کو اُن اقرارون کے ایفا پر جو اُن سے کئے جاوین مجبور کر سکتے ہین لیکن اگرچہ نابالغ خود اپنے پر کوئی وجوب عائد نہین کر سکتا لیکن عموماً کوئی شخص ایسا ہوتا ہے جو اُس کا باپ ہو یا ماہو یا کوئی اور شخص جو خاص اس مطلب کے لیئے مقرر کیا جاتا ہے جو محافظ یا ولی کہلاتا ہے یہ شخص نابالغ کیطرف سے خاص غرضون مین معاہدہ جائز کر سکتا ہے علاوہ ازین نابالغ سن بلوغت پر پہونچنے کے بعد اُس معاہدہ کو جو اُس نے نابالغی کے زمانہ مین کیا ہو تسلیم کر سکتا ہے - نابالغ ضروریات زندگی کے ادا کرنے کے لیئے بھی معاہدہ جائز کر سکتا ہے - ہندوستان مین بھی یہی عام اصول بابت معاہدات نابالغان رائج ہین

جیسے کہ یورپ میں ۔گو بلوغ کی عمر اچھی طرح سے قائم نہین ہوئی لیکن عموماً ۱۸ برس عمر مقرر کرنے کی طرف عام رغبت پائی جاتی ہے۔

## دیوانگی

ذہن کی بیماریاں مختلف اقسام کی ہوتی ہے اور جبکہ ان بیماریون کو غیر ذمہ داری کی وجہ قرار دیا جاتا ہے تو اُن کا یہ اثر ہوتا ہے کہ وہ اُس شخصکو جو ان امراض مین مبتلا ہوتا ہے خلاف ورزی قانون کے نتائج سے اُسوقت بری کر دیتے ہین جبکہ یہ ثابت ہو جاوے کہ اُس شخص نے خلاف ورزی قانون کا فعل ایسی حالت مین کیا تھا کہ وہ اپنے افعال کے نتائج کا اندازہ نہ کر سکتا تھا اور شخص ذی شعور کی مانند اپنے ارادہ کو قائم نہ کر سکتا تھا مجنون اشخاص کو صرف اسلیئے سزا نہین دیجاتی کہ اگر بالفرض اُنکو سزا دیدی جاوے تو غرض جو بعض اشخاص کے نزدیک سزا دینے سے ہوتی ہے یعنے تہدید حاصل نہین ہو گی بلکہ دیوانگی کے عذر کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔

دیوانگی کے عذر کو تسلیم کرنا یا رد کرنا اِس سوال کے جواب پر منحصر ہے کہ آیا دیوانہ آدمی اُن نتائج کا جو خلاف ورزی قانون سے پیدا ہوے ہین اندازہ کرنے کے لیئے قابلیت رکھتا ہے یا نہین اگر وہ اندازہ کر سکتا ہے تو اُسپر سزاے قانونی کا اثر تنبیہ کی شکل مین ضرور ہوگا ۔ اور اسوقت سزا کا دینا بیرحمی نہو گا۔

معاہدات کے بارہ مین شیاۓ مستعمل روزمرہ کی بابت معاہدہ کرنے مین اور نیز ایسے فعل یا خدمت مین جو اُسکے مرتبہ اور منزلت کے شایان ہو ذمہ دار سمجہا جاتا ہے۔

مضرت دیوانی کی صورت مین قانون مین صراحت کے ساتھ کوئی حکم موجود نہین ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخصکو مضرت پہونچانے کی صورت مین دیوانگی اُسکو مرتکب

ذمہ داری سے بچانے کے لیئے عذر معقول نہین ہو سکتا۔

## بدمستی

عقل کے فتور کی وہ حالت ہے جو کسی چیز کے کھانے یا پینے سے پیدا ہوتی ہے بلیکسٹن کی راے مین بدمستی کا عذر پیش کرنا جرم کو زیادہ سنگین بنا دیتا ہے بجاے اسکے کہ کسی فعل مجرمانہ کے لیئے عذر ہو سکے۔ اور قانون مین کسی شخص کے لیئے ایک گناہ کا ارتکاب دوسرے گناہ کی سزا سے بچنے کے لیئے عذر نہین ہو سکتا۔ تعزیرات ہند مین لکھا ہے "اُن صورتون مین جبکہ فعل مرتکبہ جرم نہین جبتک کہ وہ خاص علم یا ارادہ سے نہ کیا جاوے اور شخص جو ایسے فعل کا ارتکاب حالت نشہ مین کرتا ہے۔ ضرور اسی طرح قابل مواخذہ ہوگا گویا کہ اسکو وہی علم تھا جیسے کہ حالت عدم نشہ مین ہوتا جبتک کہ وہ چیز جس سے وہ مست ہوا ہے اُسکو کسی اور شخص نے بغیر اسکے علم کے یا برخلاف اُسکی مرضی کے نہ کھلائی ہو"۔

ذمہ داری متعلق بہ دیوانگی مین بدمستی کسی شخصکو مضرت یا نقصان پہونچانے کی بابت مین عذر نہین ہو سکتے۔

ہر ایک متوالا آدمی بزبان حال سے یہ کہتا ہے اور قانون مین بھی یہ استثنا ہے کہ جو معاملہ ایسے شخص کے ساتھ کیا جاوے جو کہ ظاہرا نشہ مین ہو قابل تمیس بالجبر نہین ہو سکتا اسلیئے حکومت اعلےٰ نے یہ قطعی فیصلہ کر دیا ہے کہ لوگون کو ایسے اشخاص کے ساتھ معاملہ کرنا چاہیئے جنکی ناقابلیت عقل کو کام مین لانے کی اسقدر ظاہر ہے۔

## عدم واقفیت و غلط فہمی

عدم واقفیت اور غلطی عموماً ایک ہی جماعت مین شمار کیجاتی ہین اگر اُن دونون کو زیادہ

تمیز کرنا ضروری ہے تو اِس طرح کر سکتے ہین اور **غلطی** واقعات موجودہ کو موجود فرض
کر لینا ہے **عدم واقفیت** واقعات موجودہ کے وجود کی لاعلمی کو کہتے ہین ۔

کسی فعل کے نتایج کی بابت عدم واقفیت کا ہونا یا اُس فعل کے اُن نتایج کی بابت
غلطی کرنا جنکے پیدا ہونے کا اِس سے احتمال ہے یہ امکان نہین چھوڑتا کہ اُس شخص نے
اُن نتایج کا ارادہ کیا ہو یا اُنکی پروا نہ کی ہو ۔ ایسا ناواقف آدمی ممکن نہین کہ ایسے
جُرم کا مرتکب ہو جس مین ارادہ یا بے پروائی شامل ہو ۔

بیان مذکورہ مین یہ بھی زیادہ کرنا چاہیئے کہ قانون کا منشا ہے کہ متعاقدین کے
لیئے لازم ہے کہ وہ ناواقفیت اور غلطی سے اپنے تئین محفوظ رکھنے کو معقول ہوشیاری
اور خبرداری عمل مین لاوین لیئے وجوب باوجود ناواقفیت اور غلطی کے بھی عاید ہو سکتا
ہے اگر وہ ناواقفیت اور غلطی احتیاط اور ہوشیاری کی عدم موجودگی سے پیدا ہوئی

جس صورت مین **غلطی** یا **عدم واقفیت** فریقین مین مشترک ہوتی ہے
تو اقرار کی پابندی فریقین پر ضروری نہین ۔ لیکن اگر ایسے وجوہات موجود ہون کہ
وجوب کا انفساخ اُن عوارض مین قرین انصاف ہو تو معاہدہ کو اپنے عہد پر قایم رہنا
چاہیئے جبتک کہ وہ بجائے اوّل وجوب کے یہ وجوب اپنے ذمہ نہ لے لے کہ مین وہی
کرونگا جو مناسب اور قرین انصاف ہوگا ۔

اگر غلطی یا عدم واقفیت یکطرفہ ہو تو عام رائے یہ معلوم ہوتی ہے کہ فقط غلطی
یا عدم واقفیت کے عذر پر اقرار کے ایفا سے انکار نہین ہو سکتا ۔

جبکہ مدعی کا مطلب "ایفائے خاص" یعنے دادرسی خاص کے حاصل کرنے کا
ہوتا ہے یعنی سزا کی تخویف و تہدید سے وجوب کی ایفا پر مجبور کرنا اُس کی غرض ہوتی

ہے تو عدالت اس شاذالوجود دادرسی کی درخواست منظور کرے یا نامنظور کرے گی

انگریزی قانون کا یہ عام قاعدہ ہے کہ واقعہ کی عدم واقفیت تمام ذمہ داری کے
بہ خلاف عذر ہو سکتی ہے لیکن عدم واقفیت قانون کی کسی صورت مین عذر نہین ہو سکتی
جبکہ عام لوگونکو اسباب کی اجازت نہین دیتے کہ وہ قابلیت ہوا خذہ سے بریت
کی وجہ لاعلمی قانون کو پیش کرین تو یہ انکار اسلیئے نہین کیا جاتا کہ یہ عذر لاعلمی واقعات
سے جواز مین کمتر ہے بلکہ اسلیئے کہ یہ ایک ایسا عذر ہے کہ اُس کی بابت تحقیقات کرنا دقت
پیدا کرتا ہے۔

اگر ہم اس امر کی وجوہات تلاش کرین کہ ایسا کرنا کیون دقت پیدا کرتا ہے تو معلوم ہوگا
کہ وہ وجوہات دو قسم کی ہین۔ اوّل یہ کہ یہ عذر ہر ایک مقدمہ مین پیش کیا جاویگا اور
دوسرے یہ فیصلہ کرنا کہ آیا یہ عذر فلانی شکل مین سچا ہے یا جھوٹا نا ممکن ہے۔ چنانچہ میرے
نزدیک اِس کا یہ مطلب ہے کہ ایسی صورت مین "یہ قیاس" کر لینا چاہیئے کہ یہ عذر جھوٹا ہوتا
ہے اور نہین تو قانون بالکل بےبس ہو جاویگا۔

کوئی شخص ایسا دُنیا مین نہین کہ جکو یہ واقفیت تمام افعال کی بابت بدرجہ کمال ہو
کوئی قانون دان بھی بخوبی اور بصحت تمام بیان نہین کر سکتا کہ وہ کون کونسے فرائض
اولیہ یا وجوبات ہین جنکی تعمیل نہ کرنا جرم ہے لیکن قریباً ہر ایک آدمی اس قسم کی واقفیت
کسیقدر نہ کسیقدر بہ نسبت اکثر افعال کے ضرور رکھتا ہے۔ ہر ایک شخص جو صغیر سن
ہوتا ہے ہر ایک فعل کی بہ نسبت جسکے لیئے وہ مجرمانہ سزایاب ہونے کا مستحق ہے کم سے کم
یہ تو ضرور جانتا ہے کہ یہ فعل از روئے قانون ممنوع ہے اور اُس کے کرنے سے ایسے
نتائج پیدا ہون گے جنکو مَین پسند نہین کرون گا۔

مارکبی صاحب فرماتے ہین کہ اس قاعدہ کا عمل نہایت احتیاط سے کرنا چاہیے جناب
یہان یہ ذکر کرنا بھی مُناسب ہے کہ سوا کے قانون مین جسکی طرف اکثر ایسی صورتون مین
اشارہ کیا جاتا ہے یہ اصول نہایت احتیاط سے عمل مین لایا جاتا تھا۔ سپاہیان جنگی اور
اشخاص کم از کم ۲۵ سال اور اُن اشخاص کو جو قانونی مشورہ تک آسانی سے دسترس نہین
رکھ سکتے تھے اِس قاعدہ سے مستثنیٰ کیا گیا تھا کیونکہ ایسے اشخاص سے قانون کی واقفیت
کی اُمید نہ کیجاتی تھی اور عورات بھی جزواً معذور رکھی گئی تھین ۰

## جبر یا داب بیجا

جبر و داب بیجا کی جو تعریف ایکٹ قانون معاہدہ مین کی گئی ہے اُس کے رو سے اگر کوئی
مُعاملہ ایسے دو فریقون کے درمیان کیا جاوے کہ اُن مین سے ایک دوسرے شخص کو بجبر
کسی جُرم کے ارتکاب کی دھمکی دے باین ارادہ کہ وہ شخص اُس معاملہ کرنے پر رضامند
ہو جاوے تو ایسا معاہدہ کالعدم سمجھا جاتا ہے -

مارکبی صاحب فرماتے ہین کہ فعل مُرتکبہ جو جبر سے پیدا ہوا ہو اُس شخص کے لیے مفید
ہو جسنے داب بیجا کا عمل کیا ہے تو حکومت اعلیٰ اُس فعل پر اپنی منظوری عطا کرنے سے انکار کریگی
وجہ یہ ہوگی کہ کسی شخصکو اُسکے فعل بیجا سے فائدہ اُٹھانے کی اجازت نہین دیجاسکتی لیکن
حقیقت مین بعض ایسی صورتین ہین کہ جن مین عہد کی تعمیل بالجبر نہین ہوگی اگرچہ معاہدہ
بالکل بیگناہ ہو۔ مثلاً میرا ایک دوست تمسے ہزار روپیہ طلب کرے اور مین اُسکو پاس خاطر
کے لیے تمکو دھمکی دون کہ تم اگر اسقدر روپیہ کے ادا کرنے کا اقرار تحریری نہین دوگے
تو مین تمکو مار ڈالون گا۔ اِس اقرار کی تعمیل بالجبر نہین ہوسکتی۔ اگرچہ مین اور وہ شخص یعنے
میرا دوست مُتفق ہوکر کام نہین کرتے تھے -

یہ ثابت کرنا ضروری ہوتا ہے کہ خطرہ حقیقت مین موجود تھا اور سنگین تھا اور فعل بھی ایسا ہونا چاہیئے کہ جسکو ایک عقلمند آدمی خطرہ سے بچنے کے لیے کرے۔

# ساتوان باب

## قانون کی تقسیم وجماعت بندی

### قانون روما کی تقسیم اور بلیک سٹن صاحب کی ترتیب

اُن مضامین کی ترتیب اور جماعت بندی جو علم اصُول قانون کی ذیل مین شامل ہین مُختلف زمانون مین مُختلف طرح سے کی گئی ہے روما کے مُقنن قانون کو دو حصّون پر تقسیم کیا کرتے تھے ایک کو پبلک لا (قانون عام) اور دوسرے کو پرایویٹ قانون۔ قانون عام مین قانون وضابطہ فوجداری وقوانین متعلقہ حالات انتظامی داخل تھے اور پرایویٹ یعنی قانون خاص مین (۱) قانون فطرتی یا قانون قومی جس مین عمل انسانی کے وہ قواعد شامل تھے جو تمام جماعات انتظامی مین مشترک پائے جاتے ہین (۲) قانون دیوانی جس مین تمام قوانین مُلک تحریری ورواجی شامل تھے اور یہ قانون کئی حصّون پر مُنقسم ہوتا تھا۔ ہر ایک حصّہ کو قانون اشخاص۔ قانون اشیا۔ قانون وجوبات۔ اور قانون افعال کہتے تھے۔

قانون اشخاص مین ارکان جماعت انتظامی و اشخاص حُر و غلامان و اشخاص زیر نگرانی پدر وشخص دیگر۔ و اشخاص بحق خود (جیسے سرپرست خاندان) کی حیثیت قانون کی بابت بحث کیجاتی ہے۔

قانون اشیا۔ اشیا کے اقسام۔ حقوق برا شیا رخود۔ حقوق بر ملکیت غیر۔ انتقالات

سجین حیات وانتقالات بعداز وفات و طریقہ ہائے استعمال ملکیت کا ذکر ہوتا تھا۔

**قانون وجوبات** مین اُن وجوبات سے بحث کیجاتی ہے جو معاہدات سے پیدا ہوتی ہین یا ٹارٹ (یعنے ہرجہ سے)

**قانون افعال** مین حقوق اور وجوبات کی تعمیل کرانی اور اُنکی حفاظت کیلئے جو ضابطہ اختیار کیا جاتا ہے اُس سے بحث کی گئی ہے۔

بلیک سٹن صاحب نے قانون کی تقسیم قانون حقوق و قانون افعال ناجائز مین کی ہے اور اپنی تمام کتاب کو دو حصون مین تقسیم کر کے اِن دونون قسم کے قانون کا بیان کیا ہے۔

آسٹن صاحب نے لکچر ہائے نمبر ۴۴ و ۴۵ مین اِس قسم کی تقسیم اور ترتیب کو بہت بُرا کہا ہے۔ اُسکے نزدیک پبلک لا اور پرائیویٹ لا مین جو تقسیم کی گئی ہے وہ کسی قابل فہم قاعدہ پر مبنی نہین ہے اور علاوہ ازین پُر از دقت ہے۔

اگر ہم لفظ پبلک قانون کو اُسکے تنگ معنے مین استعمال کرین یعنے حالات مُلکی کا قانون تو بھی یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ مضمون قانون اشخاص کا بڑا حصّہ ہے اور اگر پبلک قانون مین قانون وضابطہ فوجداری شامل کرین تو بھی اُس کا ایک بڑا حصّہ پرائیویٹ قانون مین آجاتا ہے وہ کہتا ہے کہ قانون اشیا ر بھی پبلک قانون مین اسقدر پیچیدہ ہے جیسے قانون حالات مُلکی مین۔

لفظ پبلک قانون کے کم سے کم چار یا پنچ مختلف معانی ہو سکتے ہین (۱) یا تو اسکے مذکورہ بالا دو معانی مین سے کوئی ہوتے ہین (۲) بعض وقت اِس کے معنے وہ قانون ہوتا ہے جس کو سب سے اعلےٰ جماعت واضعان قوانین یا اُسکے ماتحت افسران انتظامی بنالیتے ہین اور اُسوقت اُسکی تمیز اُس قانون سے کی جاتی ہے جو پرائیویٹ اشخاص باجازت شاہ مین قانون بناتے ہین

(۳) پبلک قانون بعض وقت اُس قانون کے نقیض کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جس کے رو سے خاص جماعت کو خاص حقوق دیئے جاتے ہین (۴) پبلک قانون کے اندر بعض اوقات چند معین معاملات کے پورا کرنے کے واجب اور مشخص طریقے شامل ہوتے ہین (۵) پبلک قانون سے بعض وقت وہ قوانین ادا ہوتے ہین جو پابندی مین قطعی ہوتے ہین اور جو قوانین ایسے نہین ہوتے ہین وہ غیر قطعی یا شرطیہ کہلاتے ہین۔ بعض صورتون مین واضع قانون مطلقاً معین کر دیتا ہے کہ فلانی کارروائی کا یہ نتیجہ ہوگا یعنے وہ کہدیتا ہے کہ اگر فریقین اَور کسیطرح انتظام نہ کرین تو اس کارروائی کا یہ اثر ہوگا۔ جبکہ وضع قانون کسی فعل یا معاملہ کے اثر یا نتیجہ کی بابت قانون مین تصریح کر دیتا ہے تو قانون پبلک کہلاتا ہے اور جبکہ وہ کچھ فریقین پر ہی چھوڑ دیتا ہے تو اُسکو شرطیہ یا غیر قطعی کہتے ہین جس کا اثر فقط اُس صورت مین ہوتا ہے جبکہ فریقین اپنے طور پر کچھ نہ کرین۔ فرانس مین قانون نکاح کی یہی صورت ہے۔ فرانس کے کوڈ کے مطابق دو یا تین مجموعہ ہائے حقوق و فرائض کی تصریح کر دی گئی ہین جو برضائے فریقین نکاح کے نتایج ہو سکتے ہین اِن اصطلاحات کے استعمال سے چند ایسے اصول قانون کی توجیہ بیان ہو سکتی ہے جو ظاہراً نہایت معقول معلوم ہوتی ہین لیکن حقیقت مین ایک ہی بات ہے۔

یہ منطقی غلطی کہ قانون کے ایک چھوٹے سے حصہ کو ایک بڑے حصہ کے ساتھ نقیض یا قسیم متباین ٹھہرایا جاتا ہے فقط اسی تقسیم مین نہین ہے کہ قانون کو قانون اشخاص و قانون اشیا مین تقسیم کیا جاتا ہے یا پبلک یا پرائیویٹ قانون مین۔ مثلاً بہت سے مصنف قانون قانون فوجداری کو باقی قانون سے علیحدہ نکالکر باقی قانون کو سول (دیوانی) کہدیتے ہین بعض مصنف قانون کلیسائی کو علیحدہ کر کے باقی کو سول (دیوانی) کہدیتے ہین بعض قانون

کی تقسیم جنگی اور سوِل مین کرتے ہین۔ لفظ سوِل کے بارہ مُختلف معانی ہین۔
بنتھیم صاحب نے قانون کی تقسیم حقیقی اور توصیفی مین کی ہے۔ بقول اُنکے حقیقی مین
وہ قانون شامل ہین جو حقوق اور فرائض کا اظہار اور اُنکو مشخص کرتے ہین اور توصیفی
مین وہ طریقے اور چارہ جوئیان شامل ہوتی ہین جو ان حقوق اور فرائض کی حفاظت کرنے
اور اُنکی تعمیل کراتے ہین۔ چنانچہ حقوق و فرائض اولیہ قانون حقیقی مین اور حقوق و فرائض
ثانیہ یا تہدیدات قانون توصیفی مین شامل کرتے ہین آسٹن صاحب اِس تقسیم اور اِن
الفاظ پر بہی اعتراض کرتا ہے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ اِس سے بنائے تقسیم کی نوعیت کی بابت
مغالطہ ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہین کہ ان الفاظ سے یہ ایما ہوتا ہے کہ حقوق و فرائض کی
تقسیم دو جماعات مذکورہ بالا مین کیگئی ہے۔

(۱) وہ حقوق و فرائض جو بذات خود موجود ہین اور جو وہ غایات ہین جنکے لیے
قانون کا وجود ہے۔

(۲) وہ حقوق و فرائض جو اَور ایسے حقوق و فرائض کے وجود پر دلالت کرتے
ہین جو فقط اسلیئے عطا کیئے جاتے ہین کہ اُن دوسرے حقوق و فرائض کے (جنکے وجود پر
وہ دلالت کرتے ہین) حفاظت کرنے اور تعمیل کرانے کے کام مین لائے جاوین۔

اگرچہ حقوق و فرائض ثانیہ یعنے تہدیدی (یا حقوق و فرائض جو مضرتون سے
پیدا ہوتے ہین) اس پچہلے قسم کے ہین لیکن بہت سے اَور حقوق و فرائض بہی جو اولیہ
ہین (اور جو مضرت سے پیدا نہین ہوتے) اِسی قسم کے ہین۔ اسلیئے قانون کی تقسیم
قانون متعلقہ حقوق و فرائض اولیہ و قانون متعلقہ فرائض و حقوق تہدیدی
(ثانیہ) مین اُن اغراض پر مبنی نہین ہوسکتے جنکے لیئے یہ حقوق و فرائض اور دوسرے قانون

عطا اور عائد کئے ہین -

اِسکے بعد آسٹن صاحب کہتے ہین کہ میرا اعتراض الفاظ حقیقی و توصیفی پر بہی ہے کیونکہ اُس سے ایسا ہوتاہے کہ یہ بنائے تقسیم ہے - مجھے معلوم ہوتا ہے کہ فی الحقیقت اِس تقسیم کا اصوُل اُس فرق پر مبنی ہے جو اُن واقعات و حادثات مین ہے جنسے یہ دونو قسم کے حقوق و فرائض جدا گانہ پیدا ہوتے ہین - وہ حقوق جنکو اوّلیہ کہتے ہین مضرتون سے یا اَور حقوق و فرائض کی عدم تعمیل سے پیدا نہین ہوتے اور وہ حقوق جن کو ہم ثانیہ یا تہدیدات (تہدیدات اسلیئے کہ اُن سے اصلی غرض جرائم اور ہر جہ کے وقوع کا روکنا ہے) کہتے ہین اور حقوق و فرائض کی عدم تعمیل سے یا مضرتون سے یا ہرجہ یا جرائم سے پیدا ہوتے ہین -

قانون کے تقسیم کے بارہ مین مارکبی صاحب بہی قانون کی تقسیم پبلک اور پرایوٹ مین پسند نہین کرتے وہ کہتے ہین کہ قوانین کی تقسیم پرایویٹ اور پبلک مین اُس غرض کے لحاظ سے کی گئی ہے جسکے لیئے اُن کا نفاذ کیا جاتا ہے اور یہ تقسیم اُن فرائض و وجوبات کی اصلیت سے جو ان سے پیدا ہوتے ہین کچھ تعلق نہین رکھتے - بہت سے قانون اِسی قسم کے ہین جیسے قانون متعلقہ حفاظت ذاتی لیکن آخرکار اُن مین اور بعض قانون کی غرض مین جو پبلک تقسیم مین آگئے ہین جیسے قانون متعلقہ پولیس کچھ فرق معلوم نہین ہوتا - ہر ایک صورت مین قانون کی غرض اشخاص کی حفاظت ہے - وہ قوانین بھی جو کہ حاکم اعلےٰ ترین کے جسم کی حفاظت کے لیئے وضع کئے جاتے ہین جماعت انتظامی ارکان کے فائدہ کے لیئے ہوتے ہین کیونکہ اُنکی رو سے امن اور انتظام قائم رہتا ہے - حقیقت تو یہ ہے کہ جب ہم ان اصطلاحات کا تقسیم کے لیئے استعمال کرتے ہین تو بہت سے ایسے قانون

نکل آتے ہین جو ایک یا دو یا زیادہ حصص تقسیم مین شامل ہو سکتے ہین - اور اس باعث بہی یہ تقسیم منطقی (کامل) نہین ہو سکتی -

جرائم فقط اُن وجوبات کی عدم تعمیل ہے جو قانون نے عائد کی ہین جیسے مضرات دیوانی معاہدات کی عدم تعمیل ہے اور ہم ہر ملک کے قانون مین وہ جرائم بہی پاتے ہین جو پرایویٹ حقوق کی عدم تعمیل ہین -

محض یہی نہین کہ حقوق و فرائض متعلق کی عدم تعمیل جرائم ہوتے ہین اور اُن فرائض کی عدم تعمیل جنکے مقابل بہی ہوتے ہین مضرات دیوانی - کیونکہ ایسی تمیز ہو ہی نہین سکتی کسواسطے کہ قانون فوجداری مین جیسے ذات اور جائداد اور حیثیت عرفی کے پرایویٹ حقوق کے اغراض کے لیئے جرائم کی تعریف اور سزاؤن کا تقرر ہے ویسے ہی اُن جرائم کے متعلق بہی جو برخلاف سرکار کیئے جاتے ہین جرائم کی تعریف و سزاؤن کا تقرر کیا گیا ہے (مثلاً جرائم خلاف صیغہ ہائے سرکاری و انصاف و عامہ و محاصل عامہ وغیرہ وغیرہ)

قانون کی تقسیم قانون اشخاص اور قانون اشیا مین جو کی گئی ہے اُسکی بابت مارکبی صاحب کہتے ہین کہ لفظ اشیار اور اشخاص اور حقوق و فرائض کی مختلف ممکن ترتیبون سے یہ صورتین حاصل ہو سکتی ہین (۱) حقوق اشخاص کے اشخاص پر (۲) حقوق اشخاص کے اشیار پر (۳) اشخاص کے وجوبات اور فرائض بلحاظ اشخاص دیگر کے کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے سے باز رہنے کے متعلق (۴) اشخاص کے وجوبات و فرائض بلحاظ اشیار کے کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے سے باز رہنے کے متعلق -

وہ قوانین جو کہ اُن حقوق یا فرائض یا وجوبات سے متعلق ہین جو اشخاص بلحاظ اشخاص دیگر کے رکہتے ہین قانون اشخاص کہلاتے ہین اور اسی طرح سے وہ قوانین جو اُن

حقوق و فرائض و وجوبات سے متعلق ہین جو اشخاص بلحاظ اشیار کے رکہتے ہین
قانون اشیار کہلاتے ہین۔

ہمین معلوم نہین کہ قانون کی اس تقسیم سے جس کا اوپر ذکر ہوا ہے کیا غرض نکلی
اگر بلیک سٹن صاحب اس تقسیم کے الفاظ مین ذراسی تبدیلی کر دینے سے ایک فاش غلطی
نہ کہاتے تو ہم ہرگز اس تقسیم کا ذکر بھی نہ کرتے بلیک سٹن قانون اشخاص اور قانون
اشیار کی جگہ حقوق اشخاص اور حقوق اشیار کے الفاظ کو استعمال کرتی ہین
اشخاص کے حقوق بیشک ہوتے ہین کیونکہ تمام حقوق حقوق اشخاص ہین اور
حقوق بر اشخاص اور حقوق بر اشیا بہی ہو سکتے ہین لیکن اشیار کے حقوق
بمقابلہ حقوق اشخاص کے نہین ہو سکتے۔

قانون انگلستان مین قانون اشخاص اور قانون اشیار اِس قدر غلط ملط ہین
کہ اِس تقسیم سے اُسوقت تک کچہ فائدہ متصوّر نہین ہو سکتا جب تک کہ ہمارا قانون اِسی
صورت موجودہ مین رہے گا۔ انگلستان مین کوئی قانون باقاعدہ ترتیب سے مرتب
نہین ہوا اور بلیک سٹن صاحب نے جو اپنی کتاب مین باقاعدہ ترتیب کا دم بہرے
ہین اور اکثر انگریزی مقننون نے جنہون نے اُس کی پیروی کی ہے اِس تمیز مین بالکل
غلطی کہائی ہے۔

ولسن صاحب نے اپنی کتاب قانون انگلستان مُروّجہ حال مین قانون
کی تقسیم کا ایک شجرہ بنایا ہے جسکو اُسنے بنتہم و جیمس سٹوارٹ مل کی کتابون
سے اخذ کیا ہے اور اُس مین اُسنے اُسی تقسیم کو بحال رکہا ہے جسپر آسٹن نے
اِس قدر اعتراض کیے ہین۔

قانون خاص اُس قانون سے غرض ہے جو خاص جماعات انسانی یا خاص اشخاص پر موثر ہو۔ اور حصص تقسیم کی شرح کچھ ضروری نہیں۔

## ایموس صاحب کی ترتیب

ایموس صاحب نے جو ترتیب اپنی کتاب قانون مین اختیار کی ہے وہ جہانتک کہ قانون موجودہ سے متعلق ہے نہایت باقاعدہ اور تشفی بخش ہے ۔

ایموس صاحب کے نزدیک حکومت اور قانون کے تصورات دونو ہم زمانہ ہین اور اگرچہ قانون متعلق انتظام ملک و طرز حکومت کا تصور ذہن مین سب سے بعد آتا ہے لیکن اوسکے حقیقی جگہہ زمانہ کے لحاظ سے اور تمام قانون سے پہلے ہے جنپر اور تمام قانون مبنی ہوتی ہے ۔

اسکے بعد ایموس صاحب بیان کرتے ہین کہ تمام جماعت ہائے انتظامی ملکیت کے واقعہ اور تصور کے وجود پر مبنی ہوتے ہین اور قوانین متعلق ملکیت خواہ کیسے ناتراشیدہ شکل مین ہون سب قوانین سے پہلے وجود مین آتے ہین اور علاوہ ازین قوانین ملکیت مین خاص اشخاص کے ان حقوق سے بحث کی جاتی ہے جنکی وہ عامہ خلایق کے مقابلہ مین مالک ہوتے ہین اسلئے یہہ حقوق دیگر تمام قسم کے حقوق کی بہ نسبت سب سے زیادہ سادہ اور غیر پیچیدہ ہوتے ہین اور اسلئے ایموس صاحب قانون ملکیت کو اپنی ترتیب مین دوسری جگہہ دیتا ہے ۔

اسکے بعد قانون معاہدات آتے ہین ۔ روما کے مقنن اور زمانہ حال کے مقنن ہی اگرچہ قوانین متعلقہ معاہدات کا ذکر قوانین متعلقہ ملکیت کے بعد کرتے ہین لیکن قوانین معاہدات کو قوانین ملکیت کے ذیل مین خیال کرتے ہین کیونکہ معاہدہ ہی ملکیت کے حاصل کرنے کا ایک طریق ہے ۔ لیکن ایسے بہت سے معاہدات ہوتے ہین جنسے استحصال ملکیت غرض نہین ہوتی ہے اور اسلئے قوانین معاہدات کو قوانین ملکیت کا جزو فرض کر لینے پر بہت سے اعتراضات عاید ہو سکتے ہین ۔

ایک جماعت انتظامی مین اور اشخاص کے مقابلہ مین جو خاص اشخاص کی حیثیت ہوتی ہے

اوسپر مقنن ہمیشہ سے غور کرتے چلے آئے ہین۔ اون سلسلہ ہائے قوانین مین جو خاص
افراد کی بہ نسبت زیادہ تر خاندان کے تصور پر مبنی ہوتی ہتی۔ اکثر سربراہ خاندان
کی عظمت کا غلام اور حر (آزاد) کے درمیانی تعلق۔ صلبی و متبنی اولاد اور اشخاص
اہلین دولی کی حیثیت کا زیادہ تر خیال ہوتا تہا اور اسلیئے اون قانونی فرائض اور حقوق کا
جن سے اشخاص مذکورہ بالا موثر ہوتے تہے اون تمام قانونون سے جو "قانون اشخاص" کے
ذیل مین شامل ہین سب سے پہلے ذکر کیا جاتا تہا اور اس امر کا خیال بالکل نہ کیا جاتا تہا کہ
وہ خاص اور استثنائے قانون ہین اور اونکا اثر محدود جماعتون پر ہوتا ہے۔

زمانہ حال کے سلسلہ ہائے قوانین مین ایسے خاص تعلقات کے اقسام اور اونکی تعداد
بہت کم ہوتی ہین جنکے لئے علحدہ قانون بنانے کی ضرورت پڑے۔

تمام قانون کا خطاب اشخاص کیجانب کیا جاتا ہے اور وہ فقط اشخاص کے افعال کے
متعلق ہوتا ہے۔ اور یہہ مقولہ فقط نکاح۔ ولایت۔ اور دیگر خاص تعلقات پر ہی صادق نہین
آتا بلکہ قوانین ملکیت قوانین معاہدات اور دیگر شاخہائے قوانین سے بہی متعلق ہے۔

اون قوانین مین جنکی بحث معمولاً "قانون اشخاص" کے ذیل مین کیجاتی ہے زیادہ تر
خاص قسم کے اشخاص کیجانب خطاب پایا جاتا ہے جنکو کسی خاص خلاقی تعلق یا کسی خاص حیثیت یا شغل
کے باعث خاص حقوق عطا کیئے جاتے ہین اور جنپر خاص فرائض کی تعمیل واجب ہوتی ہے۔

آسٹن صاحب کہتے ہین کہ جب تک ہم "قانون اشخاص" کو ان خاص جماعات اور تعلقات
کے ساتہ محدود نہ کرینگے تبتک قانون کی اس شاخ کی حدود کا تعین مشکل ہوگا۔ زمانہ
قدیم کے سلسلہ ہائے قوانین مین جو اسکو سب سے افضل گنا گیا ہے اوسکی وجہ یہہ ہے کہ اس
زمانہ مین قانون خانہ داری کو سب سے افضل شمار کرتے تہے اور تجارت اور ملکی اور حرفت کے

متعلق امور کو اندرونی معاشرت کے پیچیدہ تعلقات سے درجہ مین کم سمجھتے تھے - زمانہ حال مین یہہ امر طے ہو گیا ہے کہ قانون متعلقہ خاص اشخاص کی جگہہ تمام قانون کے مجموعہ کے مابعد ہونی چاہیئے اور اسلیئے اسکو قانون معاہدات کے بعد ذکر کرتے ہین - امیوس صاحب نے ان متناقض رایون سے جو مختلف زمانون مین اسکی بابت قایم کی گئی ہین مندرجہ ذیل نتیجہ نکالا ہے -

(۱) ہر ایک مجموعہ قانون مین جو قاعدہ مرتب ہون ان قوانین کو جنکا اثر خاص اشخاص پر ہوتا ہو ان قوانین سے جدا کرنا چاہیئے جو انتظام اور طرز حکومت سے متعلق ہین اور نیز مکرر ذکر نہ کرنے کے لیئے انکو باقی تمام قوانین سے بہی علحدہ کرنا ضروری ہے -

(۲) اس قسم کے قانون کی اصلی جگہہ قانون دیوانی کے بعد اور قانون مضرت ہاے دیوانی سے پہلے ہے -

(۳) اس قانون مین جو حقوق اور فرائض ہین وہ (۱) تعلقات نکاح - ابویت تبنیت - ولایت وغیرہ اور (ب) ان اشخاص سے متعلق ہین جو امانت اور اعتبار کی حیثیت رکھتے ہین -

سلسلہ ہاے قوانین مین اسکے بعد قانون متعلقہ مضرت ہاے دیوانی کو جگہہ دیگئی ہے جسمین انقراض حقوق کا تمام میدان شامل ہے لیکن درجہ دوم کی تعمیل عدالتون کے ذریعہ سے کرانے کے دستور کو خارج رکہا گیا ہے - جبکہ حقوق ملکیت وحقوق معاہدات وحقوق اشخاص مخصوص کی نوعیت اور تاثیر کے بحث ہو چکی تو اوسکے بعد حقوق وفرائض مکافاتی (یعنی درجہ دوم) کی باری آتی ہے اور یہہ سب کے سب "مضرات دیوانی" کے لفظ مین شامل ہین اور قانون تعزیری کی مدمین بہی شامل ہو سکتے ہین - اور قانون تعزیری کا ذکر ہم علحدہ

کرینگے کیونکہ وہ اصول جنپر وہ مبنی ہے اور اوسکے احکام کی تعیین کا طریقہ سب سے علحدہ اور اسی سے مخصوص ہے۔

پرائیویٹ حق کے تمام انقراضات عام اس سے کہ وہ معاہدے سے پیدا ہون یا ٹارٹ (ہرجہ) سے مضرات دیوانی مین شامل ہین باب گذشتہ مین ثابت کیا گیا ہے کہ دونون صورتون مین وجوب کی نوعیت اور اوسکے انحراف کی نوعیت یکسان ہے۔

اور یہہ بہی ثابت کیا گیا ہے کہ قانون معاہدات کا ذکر علحدہ کرنا ضروری ہے بدین وجہ کہ جس طریقہ سے اوسکے متعلق حقوق اور وجوبات درجہ اول پیدا ہوتے ہین اور قانوناً تسلیم کئے گئے ہین وہ خاص قسم کا ہے۔ علاوہ ازین یہہ فرق بہی ہے کہ انحراف معاہدات کی صورتمین وہ چارہ جوئی جسکا استعمال کیا جاتا ہے (عام اس سے کہ وہ معاوضہ کی شکل مین ہو یا اور کسی خاص کے) حق درجہ اول کی نوعیت کے ذریعہ سے صاف صاف طور سے مشخص ہوجاتی ہے حالانکہ اور مضرات ہائے دیوانی کی صورت مین ایسا نہین ہوتا۔ اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تمام قانون کو جو حقوق و وجوبات دیوانی درجہ دوم سے متعلق ہون "مضرات دیوانی" کے ذیل مین رکھنا چاہئے جسمین تمام حقوق کے انقراض شامل ہون خواہ وہ معاہدہ سے متعلق ہون یا ملکیت یا حفاظت ذاتی یا شرائط صحت عرفی یا خاص جماعات کے تعلقات سے متعلق ہون۔

القصہ قانون وجوبات خواہ وہ معاہدات سے متعلق ہو یا ہرجہ سے اس ذیل مین آجاویگا اون حقوق درجہ اول کی خصوصیتون کا ذکر جو معاہدات سے پیدا ہون علحدہ کیا جاویگا جیسا کہ اون حقوق کا بیان جو ملکیت اور خاص جماعات اشخاص سے متعلق ہین۔

فقرات دیوانی کے بعد قانون تعزیری کا نمبر ہے اور سب سے پیچہے سب قسم کے ضابطے آتے ہین اور اسطرحسے قانون قومی کی تقسیم ختم ہوگئی۔

ابقی رہا قانون بین الاقوام کا مضمون۔ اوسکی دو قسمین ہین اول وہ حصہ جو کسی ملک مین رعایائے ملک غیر کے پرائیویٹ حقوق اور فرائض سے متعلق ہے اور یہہ حصہ ہر ایک ملک کے خاص قانون سے وابستہ ہوتا ہے اگرچہ وہ اوس انتظام سے جو دو قومون کے درمیان ہوا ہو پیدا ہوتی ہین دوسرے حصہ مین وہ قواعد ہوتے ہین جو مختلف ملکون کے باہمی تعلق سے متعلق ہوتے ہین ان دونو حصون کو قانون بین الاقوام خاص اور قانون بین الاقوام عام کہتے ہین۔

یہہ بات یاد رہے کہ قانون کے کسی حصہ کے اور حصون سے بالکل علحدہ بحث کرنی ناممکن ہے اور قانون کی ہر ایک شاخ مین یہہ ضروری ہوگا کہ کسی ایسے واقعات کو فرض کر لیا جاوے جنکا بیان اور شاخون مین کیا گیا ہو۔ اور جیسے ہم اور علوم مین کرتے ہین قانون مین اسی طرح قدم بقدم ہر ایک مضمون پر بحث کرنی مشکل ہے۔ خواہ ہم مضامین کی تقسیم کسی طرح کرین اور کہین سے شروع کرین ہر صورت مین ہم کو کچھہ نہ کچھہ فرض کرنا پڑیگا جسپر اوس شاخ کی بنا اوٹھائی جائیگی۔ کیونکہ قانون کی ہر ایک شاخ ایک دوسرے سے ایسی پیوستہ ہے کہ اونپر علحدہ بحث کرنا ناممکن ہے۔ تقسیم اور جماعت بندی سے فقط یہی غرض رکھی گئی ہے کہ حافظہ کو مدد پہونچائے اور ایک جزو کا دوسرے جزو کے ساتھہ باہمی تعلق معلوم کرنے کے لئے مضامین کو کسی باقاعدہ اور باترتیب صورت مین لایا جاوے۔

یہہ تقسیم جو ہم بیان کر چکے ہین علمی ہے اور عموماً صادق آسکتی ہے اور علمی ہونے کے علاوہ اسمین کوئی بے ترتیبی بھی نہین پائی جاتی۔

ہر ایک مضمون کی تفصیل جو نقشہ ذیل مین درج ہے
کتاب مین آیندہ درج کی جاویگی

قانون

ایک قوم کا (قومی) ٭٭

اقوام کا (بین الاقوام)

قانون دیوانی

۳ ملکیت — ۲ معاہدات — ۱ حیثیت شخصی — ۴ مضرات دیوانی — ۵ جرائم — ۶ مجموعۂ ضوابط ہر قسم کے

خاص

اشخاص رعایاے ملک غیر اور اُنکی حیثیت کے متعلق جسمین ذکر ہے

(۱) حکومت

(۲) جماعت انتظامی کا رکن ہونا اور رائے سکونت اختیار کرنا

(۳) قانون دیوانی کے دیگر اقسام

عام

متعلق معاملات باہمی اقوام جنپر بلحاظ امور ذیل خیال کیا جاتا ہے

(۱) ماخذ اور تہدیدات ایسے قانون کے

(۲) قومی خود مختاری

(۳) حالت جنگ
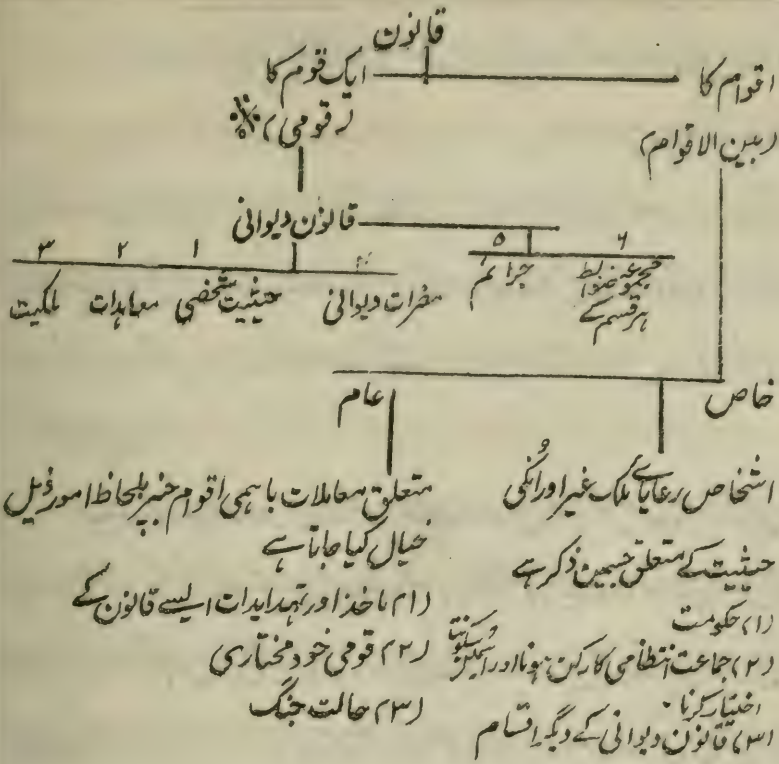
# آٹھوان باب

## قانون سیاسی

### مضامین جو قانون کی اس شاخ مین شامل ہین

قوانین سیاسی وہ قوانین ہین جنکے روسے گورنمنٹ کے اجزائے انتظامی و متعلق وضع قانون پیدا کئے جاتے ہین اور جو اون عہدہ داران گورنمنٹ سے متعلق ہوتے ہین جو مختلف صیغوں مین ملازم ہین۔

وہ قوانین جنکے روسے ملک کے محاصل و اخراجات کی بابت احکام شائع کئے جاتے ہین اور جنکے روسے بالعموم سیاست ملک عمل مین آتی ہے۔ جو قوانین سیاست اور انتظام سے متعلق ہین اونکے روسے

٭ نمبر ۲ و ۳ و ۴ حقوق و فرائض اولیہ ہین و ۵ و ۶ و ۷ حقوق و فرائض ثانیہ سے متعلق ہین۔
نمبر ۱ و ۶ و ۷ پبلک قانون ہین اور ۲ و ۳ و ۴ و ۵ پرائیویٹ قانون مین شامل ہین۔
نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ قانون حقیقی ہین و ۷ قانون توضیحی مین شامل ہین۔

اول اون اشخاص کا تعین کیا جاتا ہے جنپر اوس ملک کے حکومت اعلی مشتمل ہوتی ہے اور اوسکی تبدیلی کے لیئے قاعدے بنائے جاتے ہین اور جماعات اشخاص کا تعین کیا جاتا ہے "جو افسران انتظامی" کہلاتے ہین اونکی کارہائے منصبی کی علحدہ علحدہ تشریح کی جاتی ہے اور عوام مین سے ہر ایک فرد کے ظالمانہ کارروائی سے حفاظت کرنے کے لیئے تدابیر وضع کی جاتی ہین۔

سب سے اعلی تر اختیارات جماعت واضعان قوانین کو دیئے جاتے ہین اور اوسکو تمام سوسایٹی مین سے ہر ایک فرد کے افعال کو حد مناسب کے اندر رکہنے کے اختیارات واقعی دیئے جاتے ہین۔

یہہ حکومت اعلی اوس صورت مین بہی جبکہ وہ بالکل مطلق العنان اور غیر ذمہ دار ہوتی ہے اپنی حکمرانی کے اختیارات مین عوام الناس کو چند ایسی غیر مشخص خیالات سے جو طبعی ہوتے ہین مفید ہوتی ہے اور یہہ خیالات عوام الناس مین اس کثرت سے ہوتی ہین کہ بادشاہ کی مطلق العنانی پر ایکقسم کی روک ہوجاتی ہے اسلیئے "حکومت اعلی" کی بابت ہم یہہ کہہ سکتے کہ ان حدود کے اندر اوسکے اختیارات بالکل مطلق العنان ہوتے ہین اور گو ان حدود کا تعین نہایت مبہم اور غیر مشخص طور سے کیا جاتا ہے مگر سوسائیٹی مین کوئی شخص یا جماعت اشخاص نہین ہوتی جو حکومت اعلی کے اختیارات سے بڑہکر کچہہ کرسکے۔ یہہ اختیارات اکثر برائے نام بادشاہ یا شہنشاہ کو حاصل ہوتے ہین لیکن یوروپ مین فی زمانا کوئی ایسی سلطنت نہین ہے جسمین ایسے اختیارات فی الواقعہ بادشاہ کو حاصل ہین۔

## آزادی ذات اور سوسائٹی کے ممبر کی حیثیت

تمام ملکون مین جو اشخاص رہتے ہین اون کی بابت فرض کرلیا جاتا ہے کہ اونکو درپردہ یہہ وعدہ ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص کسی مجموعہ قواعد کا پابند رہیگا جو سب کی آسایش کے لیئے وضع

کئے گئے ہین - یہہ مقولہ بالعموم درست ہے گو وہ مختلف قومین جو ایک جماعت مدنی یا سوسائٹی مین رہتے ہون رسوم اور عادات مین کبھی قدر اختلاف رکھتے ہون - اور اسی طرح سے کسی شخص کو جو سوسائٹی کا رکن یا ممبر ہو یہہ اختیار نہین ہوتا کہ اپنے ارادہ کے ہر ایک خواہش کو عمل مین لاوے بلکہ اوسکے افعال عوام کی آسایش اور فایدہ کے لحاظ سے مقید ہونگے - بلیک سٹون کہتا ہے کہ اشخاص کے حقوق مطلق اس فقرہ "قدرتی آزادی نوع انسان کے" مین شامل ہین اور اس سے اوسکا یہہ مطلب ہے کہ ہر ایک شخص کو بغیر کسی روک یا مانع کے اپنی امرضی کے موافق عمل کرنے کا اختیار حاصل ہے - لیکن کسی سوسائٹی یا جماعت مدنی مین اس قسم کی آزادی کا تصور نہین کر سکتے ہر ایک شخص کی قوت فاعلہ کی آزادی پر کم سے کم اسقدر روک ضرور ہونی چاہیے کہ اوسکے فعل سے اورون کو بھی اس قسم کی آزادی حاصل رہے اور اسلئے آزادی مقدار مین "اضافی" ہوتی ہے یہہ بھی ہمیشہ نہین ہوتا کہ ہر ایک حکومت اس امر کو تسلیم کرے کہ اوس ملک مین جسقدر اشخاص رہتے ہین اُن سبکو اس مساوی المقدار آزادی کا استحقاق حاصل ہے بلکہ اون قیود کی نوعیت اور تعداد جو اشخاص کی آزادی افعال پر عائد کی جاتی ہے اون عوارض پر منحصر ہے جنمین اوس قوم نے ترقی کی ہے اور نیز اوس قوم کی ذہنی ترقی اور تہذیب پر بھی موقوف ہے - آزادی کے مقدار جو مختلف اقوام مین لوگون کو حاصل ہے مختلف ہے - اون قومونمین جہانکہ حکومت سے یہہ غرض سمجھی جاتی ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص خاندان کے عظمت کو قایم رکھا جاوے یا حکام اسقدر قوت حاصل کر لیتی ہے کہ لوگون کے دل مین آزادی کا چاؤ تک باقی نہین رہتا یا جہان حاکم اور رعایا اس خیال مین مبتلا ہوتے ہین کہ بادشاہون کے حقوق خدا کی جانب سے قایم ہوگئے ہین اسقدر آزادی اور مساوات کی امید رکھنی لاحاصل ہے جسقدر اوس سلطنت مین جہانکہ حاکم اور محکوم کے

دلون مین یہہ خیال غالب ہوتا ہے کہ حاکم فقط اشخاص محکوم کے وکیل ہین اور اونکا فرض منصبی یہہ ہے کہ اسطرح انتظام کرین جسمین عوام کا سب سے زیادہ فایدہ اور اونکا نفع نقصان ملحوظ رہے اور جہان یہہ اصول تسلیم کیا جاوے کہ ہر ایک شخص فقط بحیثیت اوس ملک کے باشندہ ہونے کے قانون کی نظر مین ہر ایک شخص کے مقابلہ مین بدرجہ مساوی ہونیکا استحقاق رکھتا ہے

## حکومت کی پیدائش

اس بحث کے متعلق کہ حکومت اور جماعت مدنی کا آغاز اول ہے اول کسطرح ہوا عجیب عجیب قیاسات اور مفروضی دعوے اختراع کئے گئے ہین ہنری مین صاحب نے قانون قدیم جماعات دیہی پر دو کتابین تصنیف کی ہین اور اوسمین نہایت قابلیت سے سوسائٹی اور گورنمنٹ یعنی حکومت اور جماعت مدنی کی اصلیت کے بابت تاریخی اعتبار سے گفتگو کی ہے ان کتابون نے اصول قانون کے مضامین مین بہت سے لاینحل مسایل کو حل کر دیا ہے مین صاحب کہتے ہین کہ کسی قوم کی حالت مدنی کے آغاز کے احوال تین قسم کی شہادتون سے معلوم ہوتے ہین (۱) انکے ہم عصر مصنفون کی تحریرین جو اوس قوم کی بہ نسبت کسی نیم یا ذی تر مہذب قوم سے علاقہ رکھتی ہون (۲) تحریرین جو خاص اقوام نے اپنے زمانہ ابتدائی کی تاریخ کے طور پر محفوظ رکھہ چھوڑے ہین (۳) قانون قدیم۔

ان شہادتون کے متعلق مشرقی اور مغربی اقوام سے بہت سے امور کی بابت معلومات حاصل ہو سکتے ہین اور مختلف اقوام کے قوانین کا مقابلہ کرنے سے یہہ شہادت ہو سکتی ہے کہ نوع انسان کی ابتدائی حالت وہ تھی جسکو پدری کہتے ہین اس حالت مین کہ ہر ایک خاندان مین سب سے بڑا بزرگ اوس خاندان کا حاکم اعلی سمجھا جاتا تہا اور اوسکے اختیار کی وسعت اپنے خاندان مین موت اور حیات تک ہوتی تہے اور اوسکی حکومت اوسکی اولاد اور اونکے

ملکات اور غلاموں پر بلا قید ہوتی تہی - اول ہی اول انسان بالکل علحدہ علحدہ مجموعوں میں تقسیم ہوئے ہوئے نظر آتے ہیں - اور یہہ مجموعہ ایک جد بزرگ کی متابعت کے لحاظ سے ایک قانونی اور تمدنی اکائی یا شخص قانونی تصور کیا جاتا تہا - تہوڑی سی دور آگے چلکر ہم چند خاندانوں کے مجموعے پاتے ہیں جو یکجا ہی ہوتے ہیں جسپر کوئی سب سے زیادہ طاقتور خاندان یا اوسکا کوئی سردار یا ایسے خاندانوں کے معدود سردار یا یوں کہو کہ "بزرگان قوم کے ایک کونسل" حکمران ہوتی ہے اس صورت میں خاندان کا مجموعہ ایک قومی اکائی بناتا ہے پر یہہ قومی اکائیان باہمی ایک دوسرے پر عمل کرتی ہیں اور اوسمیں سے ایک قوم کی فضیلت یا اوسکے سردار کے حق میں عام کی متابعت بطور نتیجہ اوسکے پیدا ہوتی ہے - اس قسم کی جماعات میں کل خاندان ہر ایک اپنے عضو (یعنے ممبر کے) افعال کا اور کل قوم ہر ایک خاندان کے افعال کا جسپر وہ مشتمل ہے اور ہر ایک ملک یا سلطنت ہر قوم یا فرد خاندان یا فرد کے افعال کی ذمہ دار ہوتی ہے - رفتہ رفتہ یہہ قومیں اور جماعتیں اوس حصہ دنیا کے قدرتی حدود میں جسمیں اونکی پیدائش ہوئی پہیل گئے اور اسلیئے طبعی حدود اور جماعات انسانی کی حدود ایک ہی ہوگئیں -

حکومت کی اصلیت کے بیان کرنے کا اس مسئلہ شہادت کے جسکو ہم "مسئلہ پدری" کہتے ہیں اور جو خاندانی اکائی پر مبنی ہے اور جو پہر رفتہ رفتہ جماعات دیہی اقوام اور ملکوں میں ترقی پا جاتا ہے ملک ہندوستان کے طریقہ دیہی میں اب تک پائی جاتی ہے - ہم پاتے ہیں کہ ہندوؤں کے خاندان اور ہندوستان میں جماعات دیہی اوس ہی حالت میں اب ہی موجود ہیں جو اونکی حالت بیشمار نسلوں پہلی تہی - اور یہہ ہی حال قانون روما اور وسط ایشیا کی اقوام خانہ بدوش کی تاریخ میں پایا جاتا ہے زمانہ ابتدائی میں سوسائٹی افراد کا مجموعہ ہوتی تہی بلکہ خاندانوں کا مجموعہ تہیں - سب سے زیادہ ابتدائی مجموعہ خاندان ہوتا تہا اور خاندانوں کا مجموعہ قبیلہ اور قبیلوں کا مجموعہ قوم اور

کا مجموعہ ریاست جمہوری ہوتی ہتی -

دوسرا مسئلہ جسکے رو سے اس سوال کو حل کیا جاتا تہا "حاکم اور محکوم کے درمیان عہد قدیمی" کا مسئلہ تہا - یہہ مسئلہ اب بالکل غلط ثابت کر دیا گیا ہے - اس مسئلہ کو تین صاحب ایک مشہور غلطی کہتے ہین آسٹن صاحب اوسکی بابت یہہ لکہتے ہین - کہ ہر ایک جماعت مدنی مین رعیت پر بادشاہ کے فرائض ہوتے ہین جنمین سے کچھہ مذہبی اور کچھہ قانونی اور کچھہ اخلاقی ہوتے ہین - اسی طرح سے بادشاہ (خواہ ایک شخص ہو یا جماعت) پر رعیت کے فرائض ہوتے ہین بعض مذہبی اور بعض اخلاقی لیکن قانونی نہین -

اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بادشاہ کے فرائض رعیت پر اور رعیت کے فرائض بادشاہ پر تین جدا جدا ماخذون سے پیدا ہوتی ہین یعنے قانون الہی قانون صریح و اخلاق صریح ان وجوبات اور فرائض کی اصلیت بیان کرنے کے لئے اون کو ان ماخذون سے منسوب کرنا جو ہم اوپر بیان کر چکے ہین کافی ہے اور اس سے زیادہ تر اس سوال کا حل کرنا نہ ضروری ہے اور نہ ممکن - لیکن ایسے بہت سے مصنف ہین کہ جو ان وجوبات اور فرائض کی توجیہ اسطرح بیان نہین کرتے بلکہ وہ "حاکم و محکوم کے درمیان عہد قدیمی" کے مسئلہ سے اوسکا حل کرتے ہین - اس مسئلہ کو اختصار کے ساتھہ اسطرح بیان کر سکتے ہین کہ جسوقت کوئی سوسائیٹی یعنے جماعت مدنی بنائی جاتی ہے تو تمام وہ اشخاص موجودہ جو اوسکے ممبر ہونے کو ہین اس عہد کے فریق ہوتے ہین (اور اس عہد یا معاملہ پر وہ جماعت مدنی مبنی ہوتی ہے) جسکو "عہد قدیمی" کہتے ہین - اور اس عہد کے پیدا ہونے کی کارروائی کے تین درجے ہوتے ہین

(۱) جماعت مدنی کے وہ اشخاص موجودہ جو اوسکی آیندہ ممبر ہونے کو ہین منتشر کا اپنے تئین ایک خود مختار جماعت مدنی مین متحد کرنے کا ارادہ کرتے ہین اور اپنی اتحاد کا سب سے زیادہ بڑی غایت کا اور نیز اس مفید اور بڑی غایت کے حاصل کرنے کے لئے اور غایات کی تشریح اور اظہار م

کرتے ہین۔ جو مصنف اصول افادہ کے قایل ہین اونکے نزدیک اس شے کی علت غائی اور سب سے بڑی غایت انسان کی آسایش اور خوشی کی ترقی ہے اور اکثر مصنفون کے نزدیک وہ غایت یہہ ہے کہ حق اور انصاف کو دینا اور اوسکے باشندون (نوع انسانی) کے درمیان غالب اور شایع کیا جاوے۔

(۲) اپنے تئین ایک خودمختار جماعت مدنی مین متحد کرنے کا ارادہ کرنے کے بعد تمام ممبر مشترکًا اپنی جماعت کی حکومت اعلی کی ترکیب اور تقرر کی بابت تصریح کرتے ہین۔ اور یہہ بہی تعین کرتے ہین کہ یہہ حکومت اعلی کونسے ممبر یا ممبرون کو حاصل ہوگی اور اگر کئی ممبر مقرر کئے جاوین تو وہ بہی شامل ہیکر اوس طریقہ کا تعین کرتے ہین جسکے رو سے ممبران حکومت اعلی آپسمین اختیارات حکومت اعلی کو تقسیم کرتے ہین۔

(۳) اسکے بعد (جبکہ یہہ تمام کار روائی ختم ہوجاتی ہے) کہ بادشاہ (حاکم واحد یا مجموعہ حکام) اپنی رعیت کے ساتہہ اور رعیت بادشاہ کے ساتہہ اور آپسمین ایک دوسرے سے یہہ عہد اور اقرار کرتے ہین کہ بادشاہ اوس غایت کے موافق جسکا تعین اور اظہار کردیا گیا ہے حکومت کریگا اور رعیت یہہ اقرار اور عہد کرتی ہین کہ وہ بادشاہ کی متابعت کرینگے اوس حد تک کہ غایت معینہ او مظہرہ کے اور دیگر غایات متعلقہ کے مخالف نہ ہوگا۔

اس مسئلہ پر جو اعتراضات ہین اونمین سے چند بیان کئے جاتے ہین۔ جو مصنف عہد قدیمی کے قایل ہین اونکی اس عہد قدیمی کے اختراع سے یہہ غرض ہوتی ہے کہ حکومت اعلی کے فرائض رعیت پر اور رعیت کے فرائض حکومت اعلی پر ہوتے ہین اسکی توجیہہ بیان کرین لیکن ہم ان فرائض اور وجوبات کی توجیہہ اونکو اونکی ظاہر ماخذون یعنے قانون الہی و قانون صریح و قانون اخلاقی کی طرف منسوب کرنے سے کافی طور سے کرسکتے ہین اور علاوہ ازین اگر ایک خودمختار جماعت مدنی کے قایم کرنے سے

پہلے کسی عہد کا وجود فرض ہی کرین تو وہ فرایض جو بعد ازان رعیت پر یا بادشاہ پر عاید ہونگے اوس گزشتہ عہد سے موثر اور رپیمانہ ہونگے اسلئے یہہ دعوی مفروضی یعنے مسئلہ عہد سابقہ بالکل غیر ضروری ہے۔ بفرض محال یہہ دعوے مفروضی صحیح بہی ہو تاہم یہہ فرض کرنا پڑیگا کہ سوسائیٹی جو بنائی جاتی ہے بالکل ممبران بالغ پر مشتمل ہے اور سبکے سب صحیح العقل ہوش و حواس مین درست ہین اور عقلمند اور تیز فہم ہونیکے علاوہ علوم اخلاقی و سیاسی سے خوب واقف ہین القصہ اعتراضات جو اس دعوی مفروضی پر عاید ہوسکتے ہین یہہ ہین۔ (۱) یہہ دعوی غیر ضروری ہے کیونکہ ایسی سوسائیٹیون کی توجیہہ اور طریقون سے زیادہ تر قابل اطمینان طور سے ہوسکتی ہے (۲) فی الحقیقت ایسے دعوی کیلئے کوئی بنا نہین ہے کہ اوسکے وجود کے لیئے جو شرائط ضروری ہین اونکا وجود ناممکن ہے (۳) کہ اس دعوی کی بنا اوس خیال پر ہے جو عوام الناس معاہدات پرائیویٹ کے نسبت رکہتے ہین اور یہہ فرض کرنا نہایت سادہ دلی ہے کہ اس قسم کا معاہدہ جماعت مدنی کے وجود کی توجیہہ بیان کرسکتا ہے۔

ایک اور مصنف کہتا ہے کہ کسی نظر سے بہی یہہ دعوی قابل لحاظ نہین ہوسکتا۔ یہہ تحقیق کرنا کہ کس وسایل اور اسباب سے اول ہے اول جماعات مدنی بنائی گئین تہین نہایت دلچسپ ہوتا اگر اوسکے جواب شافی کا کچہہ بہی موقع ہوتا۔ ممکن ہے کہ اونکا ظہور امر اتفاقی ہو اور بعد فقط عادت کے اثر سے وہ جم کر بندہ گئے ہون۔

ممکن ہے کہ وہ منجیبہ طور سے مذہبی اور نیز اسرار رسومات کے ساتہہ قایم کی گئی ہون۔ یا اونکا بتہ اکے میرا انو ملین بزرگان قبایل کی کونسل نے قایم کیا ہو یا وہ فقط خاندانی اور رسم تبنیت کی ترقی و افزائش کا طبعی نتیجہ ہون کوئی خاص فرقہ رفتہ رفتہ نامعلوم طریقہ سے ایک جماعت مدنی بنگیا ہو اور کچہہ ان اور بہم چند ہی ہونے کا علاقہ فی الواقعہ معدوم ہوجانے کے بعد بہی مصنوعی طور

سے قایم رہا ہو۔

وجوبات مدنی جو ایک جماعت مدنی کے ممبروں کے درمیان موجود ہین "اعتبار باہمی" کے واقعہ اور "باہمی نیک نیتی" کے فرض پر مبنی ہین۔ ایک جماعت مدنی کے ممبر کے فرائض اور وجوبات اوسکی اس علم سے پیدا ہوتی ہین کہ اوسکو قوم کے ممبر ہونے اور شہر مین رہنے کی اجازت اس بنیاد پر دی گئی کہ فرض کر لیا گیا ہے کہ وہ اوس قوم او شہر کی حکومت مین جسقدر ضروری ہوگا مدد دیگا۔ مخلوقات کے مقابلہ مین وہ اخلاقاً اوس چیز کے جبریہ نافذ کرنے کا جسکو وہ اپنا حق سمجھتا ہے مجاز اور مستحق ہے لیکن اپنے ابنائے جنس کے مقابلہ مین جو اوسی جماعت مدنی کے ممبر ہین جسکا وہ اوس کا فرض ہے کہ امر متنازعہ کو حکام کے فیصلہ پر چھوڑ دیوے اور فقط جماعت مدنی کے حکام ہی یہہ فیصلہ کر سکتے ہین کہ آیا وہ حقوق جسکو وہ شخص اپنے حقوق سمجھا ہوا ہے قابل تسلیم اور قابل نفاذ ہین یا نہین۔

## حکومت کی حقیقی بنیاد

حکومت اعلی کی اصلی غایت اور غرض یہہ ہے کہ "نوع انسان کی آسایش وخوشی مین حتی الامکان زیادہ سے زیادہ ترقی ہو" اور اس غرض کے پورا کرنے کے لئے اوس حکومت اعلی کو چاہئے کہ اپنے ماتحت جماعت مدنی کی بہبودی مین کوشش کرے کیونکہ عامہ بہبودی اجزا کی بہبودی پر منحصر ہے جیسے افراد کی بہبودی اور مرفہ الحالی تمام جماعت مدنی کی بہبودی اور مرفہ الحالی پر دلالت کرتی ہے

حکام کی متابعت اور فرمانبرداری کرنے کی عادت حکومت غایات کی عمدگی کی قدردانی سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر سوسائیٹی گورنمنٹ مین کوئی نقص نہین دیکھتے تو یہہ کمالیت کا یقین اونکو اوس گورنمنٹ کی متابعت کرنے کی تحریک کرتا ہے اور اگر وہ گورنمنٹ کو ناقص خیال کرتے ہین

تو وہ اس خوف سے متابعت کرتے ہین کہ شاید مقابلہ کا نتیجہ متابعت سے بھی برا ہو اور اسلیئے وہ آسان
بلا کو اختیار کرتے ہین اور اونکی دلیل یہہ ہے کہ وہ گورنمنٹ کو ناقص سمجھتے ہین اور یہہ خیال کرتے
ہین کہ حکومت حال کا مقابلہ کرنے سے بہتر گورنمنٹ میسر ہوسکتی ہے اور تبدیلی سے جو فایدہ متصور ہے
وہ اوسکے نقصان متصور سے زیادہ ہے تو وہ ہرگز متابعت نہ کرینگے۔

حکومت ہائے ملکی کے قیام اور بحالی کا عام سبب اور اونکی پیدائش کا سبب بالکل یا تقریباً
یکسان ہین۔ اگرچہ ہر ایک حکومت کے پیدا ہونے کی خاص اسباب اور بھی ہون لیکن
اس عام سبب کا ہونا بھی ضروری ہے کہ جماعت قدرتی کے (جنمین سے جماعت مدنی بنی ہے)
اکثر اشخاص حالت بدعملی اور بے انتظامی سے بچنے کی خواہش کرتے تھے۔ پھر اگر وہ اوس
حکومت کو جسکے ماتحت ہوئے ہین پسند کرتے ہین اونکی یہہ راے کہ گورنمنٹ کا وجود مفید ہے اور
اونکی خاص خواہش سے متفق ہے اور اگر وہ اوس حکومت کو جسکے ماتحت ہوئے ہین ناپسند کرتے
تو اونکی یہہ راے کہ گورنمنٹ کا وجود مفید ہے اونکی نفرت اور ناپسندیدگی کو دبائے رکھتے ہے۔

ایک مقولہ کثیر الاستعمال کے موافق ہر ایک گورنمنٹ کی پیدائش اور قایم رہنے کی علت
عوام کی رضامندی ہے اور بالعموم یہہ کہنا کہ حکومت اعلی کا مبدا اور ماخذ عوام الناس
ہین بہت درست ہے۔

## حکومت کا نمو

انسانون کے آپس کے میل جول سے عمل انسانی کے قواعد پیدا ہوئے ہین جسقدر کثرت
اور قوت کے ساتھہ اونکا میل جول ہوتا ہے اوسیقدر تیزی کے ساتھہ وہ ایک دوسرے پر عمل
کرتے ہین اور اوسیقدر جلدی کے ساتھہ اونکے تعلقات باہمی مشخص ہوجاتے ہین شہرون کے
باشندے اپنے تعلقات باہمی کے قواعد اور اونکو نافذ کرنے کی ضرورت کو زیادہ تر معلوم کرتے

ہین دیہاتین وہ اسباب جو قواعد عمل کو پیدا کرتے ہین کم ہوتے ہوتے ہین اولاد کی جلد ہی پیدا
نہین ہوتے اسلئے ترقی طبعاً کم ہوتی ہے اور پھر بھی اون ہی اسباب سے جسکے سبب اشہر ہوتے ہین بہتر
ہوتی ہے ۔

ظاہر ہے کہ سوسائیٹی کا نمو خاندان سے شروع ہوتا ہے اور وہ افراد کی مجموعہ سے نہین بنتی
وہ ملک جسمین اب تک طرز حکومت پدرانہ چلا آتا ہے فی الحقیقت خاندان کی ایک صریحاً وسیع صورت
ہے جیسے کہ بڑگد کا درخت اپنے قریب قریب اپنی شاخونکا ایک بن بنا لیتا ہے اسیطرح خاندان
اپنے گرد خاندانون کے تضعیف کرتا چلا جاتا ہے یہانتک کہ وہ ایک قوم کا مرکز ہوجاتا ہے اور وہی
خیال قرابت جو خاندانون کو ایک قوم مین رکھتا ہے اکثر طاقت کے ساتھ اقوام کو ایک ملک مین
متحد کرتا ہے ۔ جماعت مدنی کا درجہ بدرجہ اسطرح نمو ہوتا ہے لیکن خاندانون اور قومون کی تصویر
نسل اور ملک اور آب ہوا اور عقاید مذہبی کے اختلاف کے باعث مختلف ہوتے ہین ۔ اس ابتدائی حالت
مین قانون کی بنیادین چار ہوتی ہین یعنے حفاظت ذات ۔ نکاح ۔ جائداد و گورنمنٹ

(۱) حفاظت یا مامونیت ذات ۔ وجود سے حظ اٹھانے کی اول شرط ہے اسکے بغیر آدمی ہمیشہ رنجیدہ
رہتا قدرت نے ہی ذات کی مامونیت کے یقین کرنے کے لئے خود حفاظتی عنصر اور ہمدردی پیدا کی ہے
اور ہمدردی کے ذریعہ سے عوام اپنی مشترک امن کے قایم کرنے کو متفق ہوجاتی ہین

(۲) نکاح ۔ اس رسم کے پیدا ہونے کی علت وہ طبعی موانست ہے جو عورت و مرد مین پائی
جاتی ہے اور جو انسان کی زندگی کے ایک بڑی ضرورت کے بالمقابل ہے اور وہ ضرورت انسانی شہوات
اور محبتون کے اقتضا کا پورا کرتی ہے

قدرت نے عقد نکاح کے قایم رکھنے کے لئے جو سرانجام کئے ہین وہ دو قسم کے ہین وہ اسباب
جو اوسکو پیدا کرتے ہین بہت مدت تک عمل کرتے رہتے ہین اور بال بچون کے پیدا ہونے پر بالکل

متفقہ جو اونکی حفاظت کے لیئے ضرور رہی ہے خانگی محبتون کو ترقی دیتا ہے اور یہہ محبتین اگرچہ اونکا سبب
معدوم ہو جاتا ہے قایم رہتے ہین - ان دونون اسباب کے باعث وحشی سے وحشی اور غیر مہذب
اشخاص بہی اس اتحاد (یعنے عقد نکاح) کو ایک مدت تک قایم رکہتے ہین اور اسی سبب سے اوس کے
محفوظ رکہنے اور اوسکی بابت قواعد وضع کرنے کی ضرورت پڑی ہوگی اور غالب معلوم ہوتا ہے کہ وہ
قواعد دیگر قوانین کا مرکز ہون - بعض مقامات مین نکاح اور قانون کے واسطے ایک ہی لفظ ہے
لیکن انسانی زندگی کی ضرورتین ان تعلقات مین کچہہ فرق پیدا کرتی ہین اور یہہ فرق مختص
المقام خصوصیتون کے باعث پیدا ہوتی ہین جو نسل آب ہوا اور شغل اور مساوات مدنی پر منحصر ہین
اور یہہ مساوات مدنی (یعنے تمام ممبران جماعت مدنی کا قانون کی نظر مین درجہ مساوات پر ہونا) واقع
اوس طریقہ پر منحصر ہے جسمین فاتح یا حاکم قوم یا اشخاص نے حکومت کو حاصل کیا ہو یا اوسکو قایم رکہا ہو
(۳) جایداد - جایداد کے تصور کی علت آخر یہہ ہے کہ انسان کی حاجات اس قسم کی
ہین کہ اونکو زمین دفعۃً پورا نہین کر سکتی - اگرچہ ہماری خواہش کی اشیا اونکی مانگ یا ضرورت
سے زیادہ ہوا کرتی      تو جایداد کا تصور ہرگز پیدا نہ ہوتا - جن عوارض کے سبب سے جایداد پیدا
ہوتی ہے اون سے اوسکے حاصل کرنے اور اوسکو منتقل کرنے کی بابت قواعد وضع کرنے کی ضرورت
پیدا ہوتی ہے اور چونکہ معاشرت کے بڑے اسباب وسامان ہر ایک جگہہ ایکسا ہی ہین اسلیئے ہر ایک جگہہ
جایداد کے پیدا ہونیکے اسباب ایکسا ہی ہین یعنے دخل سابق - محنت - عطیہ یا ہبہ - وراثت ومعاہدہ
مثلاً ضروریات زندگی فقط محنت سے میسر ہوتی ہے اور اگر محنت کے نتیجہ سے حظ اوٹہانے کے لئے کوئی
ضمانت نہو تو کوئی شے کسی شخص کو محنت کرنے کی تحریک نہین دے سکتی - ارتباط مدنیہ اور وجود کی یہہ
ایک شرط ہوتی ہے کہ ہر ایک شخص بلا شرکت دیگرے اپنی محنت کے نتیجہ سے حظ اوٹہا سکے -
(۴) حکومت - جایداد اور نکاح کے تحفظ کو یقینی کرنے کی اول شرط حکومت ہے حکومت

کے قایم ہونے کے اسباب قریبہ مختلف مقامات مین مختلف ہوتے ہین لیکن جو اسباب عام ہین اونکو
ہم ذیل مین درج کرتے ہین (۱) امون رہنے کی خواہش (۲) باہمی حفاظت اور امداد کے لئے معاشرت کے
فوایدکا تجربہ جو اغراض مشترک العوام کے حاصل کرنے کے لئے اتفاق باہمی کی مختلف صورتونمین حاصل
ہوا ہو (۳) اتفاق باہمی اور ایک شخص کی سرداری کے ماتحت رہنے کی ضرورت کا تجربہ - اتفاق
باہمی اور معاشرت کے پورے پورے فوایدسے تمتع اوٹہانے کے لئے فقط ایک ایسے سرغنہ اور سربراہ کے
ظہور کی ضرورت ہے جو بہادری اور دانائی کے لئے اپنے اقران سے افضل ہو اور اوسکی بابت یہہ یقین
کیا جاوے کہ وہ پسند کردۂ خدا ہے تاکہ وہ سوسائیٹی کے قابل الانتشار اجزا کو ایک مضبوط کل مین
بدل دیوے -

اگر حکومت کی رسم قایم ہونے سے پہلے کسی انسان کی حالت پر غور کرنے سے حکومت کی پیدایش
کے اسباب کا پتہ نہ لگ سکتا تو یہہ کوشش ہی بالکل بےفایدہ ہتی وہ حالت اب ہی کبھی کبھی اور کہین کہین
انقلاب حکومت کے زمانہ مین یا ایسے ملکونمین جہان حکومت نہایت ضعیف ہو جاتی ہے ظاہر ہو جاتی ہے جو جان
اور حفاظت اوس ملک کے حاکم مہیا نہین کرسکتے اوسکے یقینی بنانے کی مختلف کوششین کیجاتی ہین کیونکہ اول
ہی اول ہر ایک اپنی ذات (جسم) اور جایداد کی حفاظت خود کرتا ہے جبکہ زیادتیان اور خرابیان بڑہتی
جاتی ہین تو لوگ اپنی حفاظت کے لئے متفق ہوتے ہین -

اول ہی اول اون مجرمون کو سزا دینے مین کوئی قاعدہ یا رحم اور اعتدال استعمال مین نہین لایا
جاتا لیکن جب سوسائیٹی کا اتفاق اچہی طرح سے قایم ہو جاتا ہے تو جایداد اور ذات پر زیادتیون کا خوف
ہی نہین رہتا اور سزا اب ہی جلدی نہین کیجاتی - اشخاص ملزم کی تحقیقات ہوتی ہے اور سزا باقاعدہ
اور سوچ سمجھکر کہلی میدان دیجاتی ہے - اس سے پہلے کہ مناصب وضع قانون کو عمل مین لایا جاوے
حکومت قایم ہوتی ہے اور اس حکومت کے اول افعال وہ ہوتے ہین جو خود اوسکی حفاظت اور ناموس

رہنے کے لئے ضروری ہوتے ہین اول ابتریون کو جو بدعملی کے باعث ہوتی ہین دفع کرتی ہے پہر اونکو روکتی ہے یعنے اول فساد کرنے والون کو اور بعض اوقات فریقین کو سخت سزا دیتی ہے اور پہر فساد کے اسباب کی بابت تحقیقات کرتی ہے اور جو ناحق پر ہوتے ہین اونکو سزا دیتی ہے اور آخر مین فساد اور جرائم کی بابت اونکے وقوع سے پہلے عام قواعد مقرر کرتے ہین -

## حکومت کی نوعیت

ملک اور اوسکی حکومت کے تعلقات اوس شکل پر منحصر ہین جو حکومت اختیار کرتی ہے جماعت مدنی کے ممبرون کے مجموعہ کو ملک کہتے ہین اور بہترین گورنمنٹ یعنے نمونہ حکومت وہ حکومت ہوتی ہے جسمین حکومت اور ملک مین کچہہ فرق نہ ہو - یعنے جہان ملک یعنے جماعت مدنی کے ہر ایک ممبر کو کل جماعت کی حکومت مین رائے دینے کا صریح اختیار حاصل ہو لیکن یہہ حکومت جسکو ہم نے نمونہ فرض کیا ہے اوس وقت موجود ہو سکتی ہے جب کل جماعت یکزبان اور یکدل ہو کر اوس طریقہ عمل کی بابت فیصلہ کرے جو وہ حکومت اور اوسکی اجزا (جنمین وہ شامل ہین) اختیار کرین لیکن ماہیت اشیاء دنیوی اور عوارض طبعی موجودہ مین اس نمونہ کا وجود ناممکن ہے اور اگر ہو تو اوسکا قایم رہنا محال اور اسلئے ایسا ہوتا ہے کہ تمام صورتون مین کوئی شخص واحد یا اشخاص بطور وکلائے رفی الواقعہ مقرر کئے گئے ہون یا کسی اور طور سے کل جماعت مدنی کے حکومت کے اختیارات عمل مین لاتی ہین - چونکہ جماعت مدنی کے کل ممبر ہمزبان اور یکدل نہین ہو سکتے اسلئے وہ دو یا زیادہ فریقون مین تقسیم ہو جاتے ہین اور اوس وقت یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان فریقون مین کونسی کی ہاتہہ مین حکومت ہونی چاہئے یا ایسی صورت مین کیا کرنا چاہئے فریقان مخالف کو لڑا دینا چاہئے کہ جو اونمین غالب ہو وہی حکومت لے لے - معمولی جواب یہہ ہے کہ جسطرف کثرت رائے ہو وہی اپنے ہاتہہ مین حکومت رکہے - یہہ مسئلہ کہ جماعت مدنی کے ہر ایک ممبر کو حکومت کے معاملہ مین رائے دہی کا حق ہو - (یونیورسل سفرج) اس اصول کے غلط فہمی پر مبنی ہے کہ قدرتاً تمام اشخاص کے

حقوق مساوی ہین - اس اصول کے مطابق ہر ایک اختلاط جسکا کوئی شخص دعوی رکہہ سکتاہو تمام جماعت مدنی مین مساوی تقسیم ہونا چاہئیے اور اس سے یہہ نتیجہ نکال لیا جاتاہے کہ انصاف کا مقتضا یہہ ہے کہ اختیارات حکومت کی تقسیم یکسان ہونی چاہئیے اور اس لئے دو آدمیون کا جو حصہ ان اختیارات مین ہو وہ ایک شخص کے حصہ کو ہمیشہ مغلوب کرسکتاہے لیکن اس استدلال مین دو غلطیان ہین اول یہہ کہ اختیارات حکومت کسی قسم کا اختلاط یا تمتع ذاتی نہین ہے بلکہ ایک قسم کا اعتبار امانت ہوتاہے جسکو ملک کی بہتری کے لئے استعمال مین لانا چاہئیے نہ کہ ممبر جماعت مدنی کی بہتری کے لئے اور دویم فریق کثیر کے مطلق العنانی بمقابلہ فریق قلیل کے اختیارات حکومت کے مساوی تقسیم نہین ہے بلکہ یہہ اون اختیارات کا نیست و نابود کر دیناہے جو جماعت مدنی کے ایک حصہ ممبران کو حاصل ہوتے ہین - فریق قلیل کی رائین اس صورت مین بالکل ہیچ ہوتی ہین خواہ فریق قلیل کیسیقدر ہشیار اور لائق قدر رائین رکہتاہو - پہر اس سوال کا جواب کسطرح دینا چاہئیے - ہم جانتے ہین کہ تفرقہ اور اختلاف رائے کی صورت مین فقط یہہ ہوسکتاہے کہ جو فریق تعداد مین کم ہے وہ فریق کثیر سے مغلوب ہو جاوے کیونکہ ایک فریق قلیل جو ضعیف ہو کسی طرح سے قوی فریق کثیر کا مقابلہ نہین کرسکتا اور علم اخلاق کا فقط یہہ تقاضا ہے کہ فریق قوی اور کثیر کو چاہئیے کہ اپنی قوت کا استعمال رحم دلی اور دیانت سے کرے - اس سے ظاہر ہے کہ طاقت نہ کہ فقط تعداد ایسے معاملہ مین فیصل کنندہ ہوتی ہے اور فی الواقع طاقت تعداد سے افضل ہے کیونکہ طاقت اور قوت مین زیادہ ہونا اس امر پر دلالت کرتاہے کہ اوس فریق مین اخلاقی اور ذہنی تہذیب زیادہ ہوگی اور اوسکے برعکس تعداد کی زیادتی اوسپر دال نہین - ملک کے مخالف فریقون مین قوتون کی آزمائش جبکہ کسی مین زیادہ ہے بغاوت یا انقلاب ہوتاہے - اسلئے یہہ کہہ سکتے ہین کہ کسی ملک مین حکومت اعلی اون ممبران جماعت مدنی کے یکزبان حصہ کی رضامندی ہے جو عام اس سے کہ تعداد کے سبب سے ہو یا مضبوطی کے باعث سے باقی کی بہ نسبت زیادہ تر قوی ہو - اوس حکومت

کا مقابلہ کرنا بغاوت ہے اور ہمین شک نہین کہ ہر ایک باغی نہایت سخت جرم کا مرتکب ہوتا ہے اور بغاوت
ہونے پر اوسکو سزائے سخت دینا قرین انصاف ہے - یہہ استحقاق یعنے وہ مستوجب سزا ہے اوسکے عمل یا
مقدمہ حق یا ناحق ہونے پر منحصر نہین ہے - ایسی زیادتی اور سختی جسمین نہ امید ہو اور نہ کچھہ حاصل ہو
ہمیشہ قابل مواخذہ ہے خواہ وجہ اشتعال کسیقدر بڑی ہو -

جب فریقان مخالف (جیسا بعض اوقات ممکن ہے) ایسے مساوی المقدار والقوت ہون کہ
اونکی طاقت کی زیادتی وکمی کا بہید سوا جنگ کے نہ کہل سکتا ہو تو اوسوقت یا تو ہمین دب دبا کر مصالحت
کر لینگے یا خانہ جنگی ہوگی - انگلستان مین ہر ایک فریق کچھہ نہ کچھہ چہوڑ دیتا ہے اور کار رہائے ملکی کی
کارروائی ایک ایسے طریقہ کے موافق ہوگی جسکو کوئی بہی فریق پسند نہین کرتا لیکن وہ فریق اونکے
نزدیک جنگ اور کام کے بند ہو جانے سے بہتر ہے -

## حکومت اعلی پر قیود

حکومت اعلی یا بادشاہ وقت درجہ مین سب سے اعلی ہونا چاہئے اور اوسکے اختیارات بالکل غیر محدود
ہونے چاہئین اثنائے گفتگو مین ہم کسی حکومت کو آزاد یعنے (جہان ایک شخص کو کل اختیارات حاصل
نہ ہون) کہتے ہین اور کسیکو مطلق العنان یا جابر یا شخصی (جہانکہ مختار کل فقط ایک شخص ہو) یہہ
کہنا کہ اون دونو حکومتون کے طریقون مین کچھہ فرق نہین ہے بالکل لغو ہے لیکن تاہم اون سے
یہہ مطلب نہین ہوتا کہ ایک قسم کی حکومت کے اختیارات کا مجموعہ دوسرے قسم کی حکومت کے اختیارات
کے مجموعہ سے کم ہوتا ہے - آزاد اور مطلق العنان یعنے شخصی حکومتون کے درمیان تمیز کرنا ایک علحدہ
ہی قسم کے عوارض پر منحصر ہے بڑا فرق ان دونون کے درمیان یہہ ہے کہ (۱) حکومت آزاد مین
کل مجموعہ اختیارات اعلے کا مختلف مرتبون کے اشخاص یا جماعات مین تقسیم کیا جاتا ہے (۲) اور ان
اشخاص یا جماعت کو جو اختیارات درجہ بدرجہ حاصل ہین او نکے باہمدو نوعین مختلف ہوتے ہین (۳)

علاوہ اسکے حاکم اور محکوم کی حالتون مین تبدیلی جلد ہی جلد ہی اور آسانی سے ہوتی رہتی ہے (۴) ایک جماعت کی اغراض اور مقاصد کم یا زیادہ دوسری جماعت کے اغراض اور مقاصد سے اسطرح خلط ملط ہوتے ہین کہ اونمین تمیز کرنی مشکل ہوتی ہے (۵) ان دونو حکومتون کے طریقون مین حکام کی جوابدہی مین فرق ہوتا ہے (۶) آزاد حکومت مین رعایا کو ہمیشہ یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ حکام کو مجبور کر سکتی ہے کہ ان حکام کے ہر ایک ایسے فعل کے وجوہات کا علانیہ اظہار کیا جاوے جسمین وہ اپنے اختیارات کو عمل مین لائے ہون ۔

مطالب قانونی کے لئے تمام حکومتین اعلے ہوتے ہین لیکن فی الواقع کوئی حکومت بہی خواہ وہ کیسقدر مطلق العنان ہو ایسی نہین ہو سکتی کہ اوسپر کسی قسم کی روک نہو ۔ اگرچہ قانوناً اوسپر کوئی روک نہین ہوتی لیکن ہر ایک ملک کے اعلی ترین حاکم یا مجموعہ حکام عہد کرتے ہین کہ وہ اوس ملک پر اپنی اغراض نفسانی یا کسی خاص جماعت کے فائدہ کو مدنظر رکہکر حکومت نہین کرینگے بلکہ اونکی حکومت عموماً تمام ارکان سوسائٹی کے فائدہ پر مبنی ہوگی اور اسلئے وہ اس فرض کو جو وہ اپنے اوپر عاید کرتے ہین بالکل ترک نہین کر سکتے ۔

ہمین حکومت اعلے کی خودمختاری اور اوس ملک یا جماعت مدنی کی خودمختاری مین تمیز کرنی ضرور ہے بلکہ انگلستان اور پارلیمنٹ انگلستان کے ممبر اور وائسرائے ہند اور اور حکام اپنے ملکون کے عام قوانین کے پابند ہین اگرچہ آسائش کے لئے صورت عدم متابعت قانون مین اونکے برخلاف کاروائی کیجاتی ہے وہ کچھہ مختلف ہے ۔

## گورنمنٹ یعنے حکومت کی شکلین

حکومت اعلے کی تقسیم حکومت کی نوعیت اور شکل کے اعتبار سے کی جاتی ہے ۔ باعتبار نوعیت کے ہم اوسکی تقسیم مطلق العنان اور جمہوری مین کر سکتے ہین اور باعتبار شکل کے مفرد اور مرکب ہین مفرد شکل وہ ہوتی

ہے جہان اختیارات ایک شخص واحد کو حاصل ہوتے ہین یا ایک مجموعہ کو بحیثیت واحد کے۔ مرکب شکل وہ ہے جہان دو بادشاہ مشترکًا یا دو یا زیادہ چیمبر (ہوس یعنے بیت) حکومت کرتے ہین آسٹن نے اس پر بحث کر کے نتائج ذیل اخذ کئے ہین۔

جب حکومت اعلے فقط ایک شخص کو حاصل ہوتے ہین تو حکومت اعلےٰ کو (مونارکی) حکومت شخصی حاکم اعلیٰ کو بادشاہ کہتے ہین چونکہ حکومت اعلیٰ کئی اشخاص کو حاصل ہوتی ہے تو حکومت اعلیٰ کو حکومت نوعی (آرسٹاکریسی) کہتے ہین۔ ان دونون قسمون مین یہہ فرق ہے کہ حکومت شخصی کی صورت مین بادشاہ یعنے حاکم اعلیٰ فقط ایک حیثیت بادشاہت کی رکھتا ہے لیکن حکومت نوعی کی صورت مین وہ اشخاص متعدد ایک حیثیت سے حاکم اعلے اور دوسری حیثیت سے محکوم ہوتے ہین بحیثیت مجموعی وہ مجموعہ حاکم اور خود مختار اور علی الافراد وہ اوس مجموعہ کے جسکی وہ خود اجزا ہین محکوم ہوتے ہین۔

نوعی (ارے۔ رس۔ ٹاک۔ رے۔ سی) کی تقسیم تین جماعات مین کیجاتی ہے حکومت عوام۔ حکومت منتخبین حکومت متعددین (ڈیماکریسی۔ آرسٹاکریسی۔ اولی گارکی) اگر حکام بہ نسبت اشخاص محکوم کے بہت ہی کم ہو تو اوسکو (آلی گارکی) کہتے ہین۔ اگر کم ہو لیکن بہت کم نہ ہو تو (اے رس ٹارک ریسی) اور اگر بہت زیادہ ہو تو حکومت عوام (ڈی مارک ریسی) کہتے ہین۔ لیکن تین قسمتون مین تمیز کرنا نہایت مشکل ہے اور اونکے درمیان کوئی حد فاصل مقرر نہین ہو سکتی۔ حکومت نوعی کی تقسیم اوس طریقہ کی حیثیت سے بہی ہو سکتی ہے جسکے مطابق اختیارات حکومت اعلے مجموعہ حکام مین تقسیم کئے جاتے ہین۔ اور اس طرح سے بہت سی قسمتین جدا ہو سکتی ہین لیکن اونکے کچھہ نام علحدہ علحدہ نہین رکہے گئے اور ان سب کو حکومت محدودہ کے مشترک نام سے پکارتے ہین۔

اون حکومتین جو محدود کہلاتی ہین ایک شخص واحد کو شمول ایک یا دو مجموعہ ہائے اشخاص کے اختیارات حکومت حاصل ہوتے ہین اور اوس ایک شخص واحد کے اختیارات کا حصہ اون مجموعہ ہائے اشخاص کے تعدد سے

زیادہ ہوتا ہے اور اسلیئے اونکو زیادہ علو و شان یا اور مراتب اعزازی کے باعث وہ شخص واحد اونمین ممتاز ہوتا ہے ۔ لیکن حقیقی معنے مین اوسکو بادشاہ (مونارک) نہین کہہ سکتے ۔ وہ حاکم اعلے نہین ہوتا لیکن حکام اعلی مین سے ایک ہوتا ہے اور بحیثیت شخصی وہ اوس مجموعہ حکام کا محکوم ہوتا ہے جسمین وہ خود شامل ہے اسلیئے محدود وہ بادشاہت کو حکومت شخصی نہین کہہ سکتے بلکہ وہ حکومت نوعی کے اقسام مین سے ایک قسم ہے ۔

ایسا ہی اکثر ہوتا ہے کہ کئی حکومت ہائے انتظامی (پولٹیکل) متحد ہوکر ایک اعلی حکومت پولیٹکل قایم ہوتی ہے ۔ بعضے اوسکو حکومت مرکب کہتے ہین لیکن زیادہ ترصحیح فیڈرل "حکومت اعلی مجموعی" ہوگا ۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ کئی خودمختار جماعات مدنی مستقل عہدوموا ثیق کے روسے متحد ہوتی ہین اور اونکو ممالک متحدہ (کون فی ڈریٹڈ) کہتے ہین ۔

بعض اشخاص اخیر کی دونو اقسام حکومت مین اسطرح تمیز کرتے ہین کہ حکومت مرکب (یعنے پہلی) مین چند جماعات مدنی بلکر ایک خودمختار سوسائٹی بناتے ہین یا جداگانہ ایک حکومت اعلی کے ماتحت ہوتی ہین لیکن دوسرے قسم مین ہر جماعت مدنی مین ہر ایک خودمختار جماعت مدنی ہوتی ہے اور اون ہر ایک کی گورنمنٹ گورنمنٹ اعلی ہوتی ہے ۔ اگرچہ چند گورنمنٹون کا مجموعی اتحاد کا واضع تھا اور ممکن ہے کہ وہ کل مجموعہ کے واسطے رزولیوشن پاس کرے ۔ لیکن اون جماعات مدنی مین سے کسی مین وہ مجموعہ حکومت ہا نہ توشرائط عہدنامہ کو اور نہ رزولیوشن ہائے منظور شدہ مابعد کا نفاذ کرداسکتا ہے

# نوان باب

## قانون سیاسی (نمبر۲)

### افسران واضعان قانون وافسران کارکن

یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ کسی جماعت مدنی کے ممبرون کے لیئے قواعد وضع کرنا اختیارات اعلی کو عمل مین لانا ہے اور اسلیئے حکومت اعلی یا اختیارات اعلی اور وضع قانون مرادف الفاظ ہین - حکومت کے قیام کے لیئے ضروری ہے کہ کل اختیارات کارکنی کسی جماعت اشخاص معینہ کے سپرد کردے اور ایک جماعت مقرر کرے جسکا فرض منصبی قانون کا وضع کرنا ہو اور جو افسران کارکن کے لیئے قواعد بنادے اور اونپر نظر رکہے - ابتدائی زمانہ مین اختیارات کارکنی و اختیارات وضع قوانین ایکہی شخص کو حاصل ہوتی ہتی - لیکن ترقی یافتہ اقوام مین یہہ میلان پایا جاتا ہے کہ بادشاہ کے فرائض منصبی کو اس صورت مین اسطرح محدود کیا جاوے کہ واضعان قانون کا ایک ایسا کونسل مقرر کیا جاوے جسمین انتخاب شدہ وکلائے سوسائیٹی شامل ہون عموماً یہہ فرائض منصبی تین قسم کے اشخاص مین تقسیم کیئے جاتے ہین جو سوسائیٹی مین سے منتخب کیئے جاتے ہین اور جو تینون ملکر حکومت اعلی بناتے ہین اول قسم جو بعض ملکونمین نہایت قوی اور با اختیار اور اکثر ملکونمین تقریباً بے اختیار پرانے شاہی خاندان کو تعبیر کرتا ہے اور وراثت خاندانی کے لحاظ سے انتخاب کیا جاتا ہے دوسرے قسم کے اشخاص جو بعض ملکونمین پیدائش کے لحاظ سے اور بعض ملکون مین دیگر لحاظات سے منتخب ہوتے ہین اور ایک اعلی مجموعہ یعنے بیت الامرا بناتے ہین تیسرے قسم کے اشخاص عوام الناس کے دعاوی خیالات وتعصبات اور امیدون کو تعبیر کرتے ہین - بعض ملکون مین اول اشخاص کی بجائے ایک کارکن اعلی مقرر کیا جاتا ہے جو بطور پریزیڈنٹ ایک مدت معین کے واسطے انتخاب کر لیا جاتا ہے -

سلطنت ہائے جمہوری اور متحدہ مین اس شخص کے (خواہ وہ کسی نام سے پکارا جاوے) ازان کہ وہ احکام کے منظور کرنے کے سوا اور کچھہ اختیار نہین ہوتا جنکو مجالس ہائے وکلائے رعایا نے پاس کیا ہو لیکن فرائض متعلقہ انتظام بہت سے اوسی کے ہاتھہ مین چھوڑے جاتے ہین اور اوسی کے حکم سے یا نام سے مقرر ہوتے ہین - یہہ ایک نہایت چھوٹی سی جماعت مدنی مین ہو سکتا ہے کہ فقط ایک شخص بغیر کسی دوسرے

کی مدد کے تمام انتظامی کام چلا سکے اور اسلیئے بمقتضائے ضرورت کام مختلف صیغون مین تقسیم کردیا جاتا ہے اور ہر ایک صیغہ پر ایک وزیر مقرر کیا جاتا ہے یہہ وزیر حاکم اعلی کے نام اور اوسکی نگرانی مین کام کرتے ہین۔ کسی ملک کے صیغون کی تعداد اوس ملک کی ترقی اور تہذیب پر منحصر ہے۔ کسی ایسے قوم مین جو ترقی یافتہ ہو نقط انصاف رسانی ہی کا صیغہ نہین ہوتا بلکہ زراعت تعلیم تعمیرات سرکاری وغیرہ کے لیے علحدہ علحدہ صیغے ہوتے ہین جو کم ترقی یافتہ ملکون مین ضروری نہین سمجھے جاتے۔

برٹش گورنمنٹ کی صورت مین ہم دیکھتے ہین کہ بادشاہ سوائے قوانین پاس کردہ پارلیمنٹ کی منظوری کے اور سب کام سے سبکدوش ہے اور انتظامی کام چند وزیرون مین منقسم ہے مثلاً وزیر اعظم۔ وزیر صیغہ تعمیرات سرکاری وزیر نوآبادیہائے۔ وزیر صیغہ داخلہ۔ وزیر صیغہ جنگ۔ وزیر صیغہ خارجیہ۔ وزیر ہندوستان وغیرہ وغیرہ۔ لیکن یہہ وزیر خود ہی سوا اسکے کچھہ نہین کرسکتے کہ بڑے بڑے صیغون اور ہر صیغہ کے ملازمین اور اہلکارون کا تقرر اور اوسکی نگرانی کرین جو مقبوضات برٹش مین جابجا پہیلے ہوئے ہین اور واضعان قانون کے احکام کو نفاذ دیتے ہین اور یہہ وزیر خود بلاواسطہ جماعت اور واضعان قانون کے اختیار سے مقرر ہوتے ہین۔

حکومت اعلی جو قانون وضع کرتی ہے تو پہلے اول (آخر تک پیش بینی کرکر تمام) اوسکے نفاذ کے ضابطہ کو دیکھہ لیتی ہے اور اسلیئے کہ اوسکی تعمیل مین اور نفاذ مین کچھہ ہرج نہ ہونے پاوے سب اسباب سرانجام کردیتی ہے۔ وہ خود یا بوساطت وزیرون اور ججون اور مجسٹریٹون اور ناظرون اور پولیس کو مقرر کرتی ہے اور اونکو اختیارات دیتی ہے جنکی اونکو اپنے اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے مین ضرورت پڑتی ہے۔ اور علاوہ انکے حکومت اعلی ایسے افسر مقرر کرتی ہے جنکے اون خاص قوانین کی تعمیل کرانے کا کام سپرد کیا گیا ہے جو ملک کی عزت اور امن کو بمقابلہ دشمنان اندرونی و بیرونی کے محفوظ رکہنے کے لئے محاصل سرکاری کے جمع کرنے کے لئے۔ ملک کے مختلف حصون کے درمیان وسائل

آمد و رفت کو آسان بنانے کے لئے اور لوگون کی صحت و تجارت و اخلاق کی بالعموم ترقی کے لئے بنائے گئے ہین - جماعت افسران انتظامی جو ان سب صیغون کے نگران اور افسر ہوتے ہین مختلف طریقون سے مقرر کیجاتی ہے - لیکن اکثر بادشاہ یا پریزیڈنٹ ہوتا ہے اور وزرا اوسکو مدد دینے کے لئے مقرر ہوتے ہین - معلوم ہوا کہ ایک سلطنت کے ضروری اجزا جو کسی قانون ذمہ وار سیاسی کے رو سے مقرر کئے گئے حکومت انتظامی اور مجلس وکلاء رعایا ہوتے ہین - یہہ اس موقعہ پر کچھہ ضروری معلوم نہین ہوتا کہ وہ اصول بیان کئے جاوین جنکے مطابق مختلف صیغہ ہائے گورنمنٹ انتظامی مقرر ہوتے ہین کیونکہ یہہ سوال قانونی نہین ہے اور علاوہ ازین ہر ایک ملک کے صیغہ ہائے انتظامی اوس ملک کی خاص حالت اور ضروریات کے مطابق بنائے جاتے ہین -

حکومت کے قایم کرنے سے اول غرض یہہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے اور اوس جماعت مدنی کے وجود کو قایم رکھہ سکے جسپر وہ حکمران ہے - اس غرض کے حاصل کرنے کے لئے فقط صیغہ ہائے انتظامی رکہنے کی ضرورت نہین ہے بلکہ کوئی ایسا آلہ بہی رکہنا چاہئیے جو اوسکو اندرونی فسادون اور بیرونی حملون سے بچانے اور ملک مین امن اور انتظام قایم کرنے اور اقوام و سلطنت ہائے ہمسایہ مین اوسکو قابل ادب بنانے کے لئے کام آوے کیونکہ ہر ایک بڑے ملک مین خوفناک اور فسادی اجزا بہی شامل ہوتے ہین اور خاصکر ایسے ملک مین جہان مختلف نسل اور مختلف مذہب کے آدمی آباد ہون - مہذب ملکون مین اندرونی انتظام کے لئے فوج کی طاقت کا اظہار بہت کم کیا جاتا ہے لیکن تاہم ایک باقاعدہ طاقت کا ارکے وقت کے واسطے رکہنا ضروری ہے لیکن اوس سے زیادہ نہ ہو جو ممکن مشکلات کے لئے ضروری ہو اور اسلئے لشکر حتی الامکان تعداد مین کم خرچ اور کارگر ہونا چاہئیے - جس قوم کا ملک ساحل دریا پر واقع ہو اوسکے لئے تجارت بحری اور اور علاقہ ساحل کی حفاظت کے لئے فوج بحری کا ہونا بہی ضروری ہے انتظام سول اور بیرونی اور اندرونی امن کے قایم رکہنے کے لئے روپیہ کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ

بغیر اسکے کچھہ نہین ہو سکتا اسلیئے آیندہ ہم اون اصول کا بیان کرتے ہین جنپر محاصل و مالگذاری
ملکی مبنی ہین ۔

## محاصل ملکی

غالباً ایسا کوئی ملک نہ ہوگا جسمین کسی نہ کسی شکل مین انتظام ملک کے اخراجات باشندگان ملک
کو نہ ادا کرنے پڑتے ہونگے ۔ کم ترقی یافتہ ملکون مین یہہ طریقہ ہے کہ خوف اور ابتری کے دنونمین قبایل
اور خاندانون کو ذاتی خدمات کرنی پڑتی ہی ۔ انگلستان مین جب (فیوڈل سسٹم) رایج تھا
اور ہندوستان مین بھی رعایا کو فقط ذاتی خدمات یعنے خطرہ اور خوف کے وقت آدمیون سے مدد دینی
کے علاوہ پیداوار اراضی کا بھی کچھہ حصہ دینا پڑتا تھا لیکن تمام مہذب ملکون مین اس قسم کے کر موقوف
کرکر اونکی بجاے نقد روپیہ وصول کیا جاتا ہے جسکو ٹکس (یعنے محصول) لگانا کہتے ہین ۔

ہمین ٹکس لگانے کے اصول کا مفصل بیان کرنا کچھہ ضروری نہین کیونکہ یہہ امر علم سیاست مدن سے
تعلق رکھتا ہے ۔ اور جو اصول علم سیاست مدن مین ٹکس لگانے کے لئے قایم کئے گئے ہین اونمین ٹکس کے
متعلق چار قواعد جو سیاست مدن مین بیان کئے گئے ہین یہہ ہین (۱) ہر ایک شخص واحد جو ٹکس یا محاصل
سرکاری کا حصہ ادا کرتا ہے وہ اوسکی استطاعت کے متناسب ہونا چاہیئے (۲) مقدار قابل وصول کے
ہمیشہ مشخص اور معین ہونی چاہیئے (۳) ٹکس نہایت مناسب وقت اور نہایت مناسب طریقہ
سے وصول کرنا چاہیئے (۴) جو کچھہ ٹکس کے ادا کرنے والے سے وصول کیا جاوے اور جو کچھہ گورنمنٹ
تک پہونچے اونمین حتی الامکان کچھہ فرق نہ ہونا چاہیئے یعنے اخراجات تحصیل ہمیشہ کم اور غبن بالکل نہونا
چاہیئے ۔ اس سے معلوم ہوگا کہ محاصل سرکاری کے ادا کرنے کا سب سے اچھا اور سب سے سادہ طریقہ
یہہ ہے کہ ہر ایک شخص پر ٹکس اوسکی آمدنی کے متناسب لگایا جاوے ۔ لیکن ہر ایک شخص کی آمدنی کا
مشخص کرنا اور اونکی پرائیویٹ معاملات مین دخل دینا نہایت مشکل اور غیر مناسب کام ہے اور

علاوہ ازین ہندوستان مین لوگ اسقدر مفلس اور غریب ہین کہ اس قسم کے ٹکس کا ادا کرنا اونکو نہایت ناگوار معلوم ہوتا ہے خواہ وہ کسی قدر کم ہو۔ اسکے علاوہ محاصل مستقیم کے اور بہی بہت سے طریقے ہین جیسے قانون اسٹامپ وغیرہ جو آسانی سے وصول ہو جاتے ہین۔ لیکن سب سے زیادہ آسانی سے وصول ہونے والا ٹکس غیر مستقیم ہوتا ہے اگرچہ وہ قرین انصاف نہین محاصل مستقیم اور غیر مستقیم کی تمیز اکثر ناظرین کو معلوم ہوگی اسلئے اون دونون کی کچھہ مجمل تعریف کیجاتی ہے محصول مستقیم وہ ہوتا ہے جسکو فی الواقعہ وہ شخص جسپر وہ عاید کیا جاوے ادا کرے جیسے انکم ٹکس۔ محصول غیر مستقیم وہ ہوتا ہے کہ جسکو برائے نام دوسرا شخص ادا کرے لیکن حقیقت مین اوسکا بار اوسی شخص پر پڑتا ہے جسپر وہ عاید ہوتا ہے جیسے محصول چونگی جو اگرچہ مال لانے والے کو ادا کرنا پڑتا ہے لیکن وہ شخص مال کی قیمت مین اوس محصول کو مجرا لیکر اوسکا بوجہہ سب شہر والون اور اوس جنس کے خرچ کرنے والون پر ڈال دیتا ہے۔

## وضع قانون وتدوین قانون

معمولی اور قدرتی ترتیب جسکے مطابق قانون پیدا ہوتا ہے اور تکمیل پاتا ہے یہہ ہے اول رائے عوام جو اون اشیاء کے تجربہ سے جو عوام کے لئے فایدہ مند ہین پیدا ہوتی ہے اور اکثر مذہب اوسکی تائید کرتا ہے۔ لیکن چونکہ مذہب اور رائے عوام کی رائے اوس کی تعمیل کرانے کے لئے کافی تہدیدات نہین ہوتین اسلئے تہدید قانونی کی ضرورت پڑتی ہے اور اس طرحسے قانون کے پیدا ہونے سے پہلے قواعد اخلاقی کو جماعت مدنی قبول کر لیتی ہے اور اونکی تعمیل کراتی ہے۔ ان قواعد موضوعہ اور مسلمہ کو اوس جماعت کا قانون رواج کہتے ہین اور وہ قانون کے اصول اور مبادی کہلاتے ہین۔ گورنمنٹ کا پہلا کام یہہ ہوتا ہے کہ قواعد رواج کی تعمیل کرانے کے واسطے ایک عملہ کو قایم کرے اور بجائے پرائیویٹ فیصلہ کنندگان اور پنچایت کے افسر جنکو جج کہتے ہین مقرر کئے جاتے ہین اور قواعد اخلاقی ورواجی کا تسلیم

کرنا اور اونکو عدالتون کے ذریعہ سے نافذ کرایا جانا قانون کی تکمیل مین دوسری منزل ہے۔ دنیا کے بہت سے حصون مین قانون اس حد سے آگے نہین بڑھا۔ ایشیا کے ہر ایک ملک مین یہی صورت پائی جاتی ہے اور یورپ مین ایک زمانہ سے یہہ دستور ہو گیا تہا کہ فیصلجات عدالتی قلمبند کئے جاتے تہے اور وہ بطور نظایر کے کام مین آتے تہے لیکن ایشیا مین ایسا نہوتا تہا۔ اگرچہ مذہبی مصنفون کی تصنیفات مین تعلقات خانگی اور مدنی کے متعلق قانون رواجی قلمبند ہو گیا تہا۔ لیکن دونو صورت مین نقصان سے خالی نہین۔ یہہ فایدہ بیشک تہا کہ مقدمہ زیر بحث کیلئے گذشتہ نظیر ہدایت کر سکتی تہی لیکن اوسمین یہہ نقصان تہا کہ گذشتہ فیصلجات کے مجموعہ سے ہر موجودہ صورت مین پابندی ہونے کے سبب وحشیانہ رواجات اور خیالات روز بروز مضبوط او مستقل ہوتے گئے۔ کیونکہ جب نظیر کے مطابق کام کرنا ہے تو جو گذشتہ زمانہ کے برائیان اون نظیرونمین اپنا عکس ڈالتی ہین انکے پیروی کرنی پڑتی ہے اس نقصان سے قطع نظر اسقدر فایدہ اور بہی ہے کہ اسطرحسے رواج عوام کے تجربات کو محفوظ رکہکر آیندہ واضع قانون کے لئے مصالح جمع کرنا ہے۔ تہذیب اور تمدن کی ترقی کے ساتہہ گورنمنٹ زیادہ تر مضبوط ہوتی جاتی ہے اور بادشاہ کا عدالتی منصب وضع قانون کے منصب سے بدلجاتا ہے وہ عمدہ قانون بناتا ہے بعض اوقات کسی اصول پر اور بعض وقت کسی اصول کی پابندی کے بغیر اور پرانے قواعد کی تنسیخ اور ترمیم کرتا ہے اور رواجات عوام مین سے ایک باقاعدہ نظام قانونی پیدا کرتا ہے۔ جب کہ بادشاہ کا یہہ خیال ہوتا ہے کہ اوسکا اور رعایا کا نفع ونقصان ایک ہی ہوتا ہے۔ اور وضع قانون مین یہہ اصول برتنا چاہتا ہے کہ افراد جماعت کا نفع ونقصان کل جماعت کے نفع ونقصان کے ماتحت رہے تو وہ جو قوانین بناتا ہے اوسکا کوئی جزو دوسرے جزو کے منافی نہین ہوتا اور وہ پیش بینی کرکر اون نئی نئی شکل صورتین ذہن سے اختراع کر کے قانون بناتا ہے اور اوسکو شایع کرتا ہے تاکہ وہ معین اور مشخص ہو جاوین۔

نظایر شاید بالعموم صحیح نہو۔ مترجم

قانون رواجی کے زمانہ کے بعد (مین صاحب کہتے ہین) ہم ایک دوسرے زمانہ مین آتے ہین جسکو علم قانون کی تاریخ مین تدوین قانون کا زمانہ کہتے ہین یعنے جب مجموعونمین قانون شائع کیا جاتا ہے اُنمین سب سے زیادہ مشہور روما قدیم کی "۱۲ تختیان" ہین۔ یونان اور اطالیہ اور مغربی ایشیا مین یہہ تدوین ایک ہی وقت مین ہوئی یعنے زمانہ کے لحاظ سے ایک وقت مین نہین بلکہ بلحاظ درجۂ ترقی وتہذیب کے۔

ان مذکورۂ بالا ملکونمین قوانین جو تختیون پر کندہ تھے اور لوگونمین شائع کئے گئے تھے بجائے اون رواجات کے قایم ہوئے جو چند منتخب اشخاص کو یاد چلے آتے تھے اور جو اس باعث سے خاص حقوق رکھتے تھے۔ مشرق اور مغرب مین ان قوانین کا جو مجموعہ باقی چلا آتا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ اونمین مذہبی اخلاقی اور مدنی احکامات ملے جلے ہوئے تھے۔ مغرب مین عوام نے حکومت مین اپنے حصہ کو قایم کیا اور ہر ایک جماعت مدنی کے قیام کی ابتدائی ایام مین اُنہون نے قانون کے مجموعے حاصل کر لیئے لیکن مشرق مین حکومت یا مجموعہ حکام بجائے انتظامی یا فوجی ہونے کے مذہبی ہوتے تھے اور اسلیئے انہون نے اپنے اختیارات اور زیادہ کر لیئے۔

لیکن تاہم انہون نے اپنی ہدایت کے لئے یا اپنی یادداشت کی تائید کے لئے یا اپنے شاگردون کی تعلیم کے لئے بالضرور اپنی قانونی معلومات کو ایک مجموعہ مین تدوین کیا اور چونکہ سوا اونکے اور کوئی شخص قانون کا علم نہ سیکھہ سکتا تھا اسلیئے انہون نے جو مجموعے شائع کئے اونمین فقط قواعد مروجہ مستعملہ نہ ہوتے تھے بلکہ وہ قواعد بھی ہوتے تھے جنکا رائج کرنا وہ لوگ (یعنے مقتدایان مذہب) اپنی رائے مین مناسب خیال کرتے تھے چنانچہ منو کے دہرم شاستر مین جو برہمنون کے قانون کا ایک مجموعہ ہے ہندو قوم کے بہت سے اصلی قوانین ورواجات شامل ہین لیکن اکثر اشخاص کی رائے مین اوس مجموعہ مین ایسے قوانین بھی ہین جنپر فی الواقعہ کبھی ہندوستان مین عملدرآمد نہین

ہوا یعنے وہ اوس قانون کے تصویر ہے جسکو برہمن خیال کرتے تھے کہ ہونا چاہئیے نہ کہ فی الحقیقت تھا

**آسٹن صاحب**. کسی ملک کے قانون کی پیدائش اور ترمیم کی قدرتی اور معمولی ترتیب کو اسطرح تحریر کرتے ہین ۔

**اول** ۔ اخلاق مسلمہ و صریح کے قواعد ۔

**دوئم** ۔ ان قواعد کو اختیار کرنا اور عدالتون کے ذریعہ سے اونپر عملدرآمد کرنا ۔

**سیوم** ۔ اور قواعد کا زیادہ کرنا جو ان قواعد مین سے بطور نتیجہ یا تمثیل کے اخذ کئے گئے ہین ۔

**چہارم** ۔ ججون کا نئے قواعد داخل کرنا اور اونسے نتائج اخذ کرنا ۔

**پنجم** ۔ واضع قانون اعلی کا اس ترتیب مین قانون وضع کرنا ۔

**ششم** ۔ اس موضوعہ قانون اور قانون موضوعہ عدالت ہائے کا ایک دوسرے پر عمل کرنا ۔

**ہفتم** ۔ اور آخر مین ایک قانون مدونہ کا پیدا ہونا ۔

لیکن ظاہر ہے کہ **آسٹن صاحب** کی مراد یہان کوڈ (یعنے مجموعہ مدونہ) سے ایک باقاعدہ اور مکمل مجموعہ ایکٹ ہا مراد ہے اور اس معنے مین **کوڈ** کا تصور بالکل زمانہ حال مین پیدا ہوا ہے زمانہ قدیم مین تمام قواعد قانونی کے تمام مجموعی جو جماعات واضع قانون تدوین اور شائع کرتے تھے کوڈ کہلاتے تھے ۔ اب جو کوڈ کے معنے لئے جاتے ہین کہ وہ ایک مکمل اور ہمہ گیر مجموعہ قانون ہو بالکل نئے ہین آسٹن صاحب کہتے ہین کہ مفصلہ ذیل کوڈ مفصلہ ذیل سنون مین تدوین کئے گئے ۔ پرشیا کا مجموعہ قانون ۱۷۹۴ مین آسٹریا کا ۱۸۱۱ مین ۔ روس کا ۱۸۳۲ مین ۔ فرانس کا ۱۸۰۳ مین اور اطالیہ کا ۱۸۶۶ مین ۔

یورپ کے ملکون مین فیصلجات عدالتی کے طریقہ سے جو قانون کی تدوین ہو کر قانون کے مجموعے قایم ہوئے ہین اونپر بہت سے اعتراضات ہو سکتے ہین اگرچہ اونمین بہت سی خوبیان بھی ہین - قانون عدالتی پر بقول آسٹن یہہ اعتراضات ہو سکتے ہین -

(۱) چونکہ ہر ایک قاعدہ اوس مقدمہ کی خصوصیتون سے جسمین وہ بنایا گیا ہے اسقدر پیچیدہ اور پیوستہ ہوتا ہے کہ اون فیصلون کی کثرت تعداد سے جسمین وہ برتا گیا ہے اوسکا تشخص کرنا مشکل ہے -

(۲) یہہ قاعدہ عدالت کے کاروبار کی جلدی اور گبھراہٹ مین وضع کیا جاتا ہے اور اوسکا استعمال بھی ایسے ہی حالت مین کیا جاتا ہے اور جو غور وضع قانون کی صورت مین ضروری ہے اوسمین نہین ہوتا اور قاعدہ ایک خاص مقدمہ کے لحاظ سے بنایا جاتا ہے اور اوس سے یہہ مراد نہین ہوتی کہ اوسکا عام استعمال کیا جاوے -

(۳) وہ بعد وقوع مقدمہ وضع کیا جاتا ہے یعنے من بعد الفعل ہوتا ہے -

(۴) کوئی ایسا معیار موجود نہین جس سے اوسکے جواز کی تشخیص کر سکین - ممکن ہے کہ اوسکا معیار فیصلجات کی تعداد ہو جسمین وہ استعمال کیا گیا ہے یا باقی قانون سے اوسکی مطابقت ہو یا جج کی شہرت قانونی ہو یا کوئی اور لحاظ ہو -

(۵) قواعد عدالتی کافی طور سے عام اور کلیہ نہین ہوتی اور اونکا استعمال تنگی سے کیا جاتا ہے

(۶) اسطرح کا قانون بالضرور بے قاعدہ بے ترتیب اور حجم مین بڑا ہوگا -

مارکبی صاحب کہتے ہین کہ تمام اعتراضات جو قانون عدالتی پر ہو سکتے ہین آسٹن صاحب کے اول اور تیسرے اعتراض مین آجاتے ہین اور انہین دو خصوصیتون سے وہ فایدہ بھی ہوتا ہے جو اس قانون کے لئے مخصوص ہے اور وہ یہہ ہے کہ اس قانون مین یہہ بڑی گنجایش ہوتی ہے

کہ مقدمہ کی ہر ایک نئی صورت یعنے حالات کی ہر ایک نئی ترکیب پر یہہ قانون حاوی ہو سکتا ہے
مقدمات فیصل شدہ کا ایک سلسلہ قاعدہ کے اخذ کرنے کے لئے نہایت عمدہ سالہ ہے۔ لیکن
یہہ قاعدہ ایک دفعہ اخذ کئے جانے کے بعد اوسوقت زیادہ مفید ہوگا جب عام شکل مین بیان کیا
جاوے۔ ایسا کوئی مجموعہ قانون بنانا جسمین ہر ایک متصور و اور ممکن صورت شامل ہونا ممکن ہے
اور اسلئے ایکٹون کے ترک اور نقصان کے پورا کرنے کے لئے قانون موضوعہ جج ان کی ضرورت پڑتی
ہے۔ لیکن چونکہ اکثر معمولی صورتین واقعات قانون موضوعہ واضعان قوانین مین آجاتے
ہین اسلئے یہہ اجازت ہونی چاہیئے کہ قانون موضوعہ ججان بجائے قانون اصلی کے استعمال کیا
جاوے اگر ان صورتون مین جو قانون مین بیان نہین کی گئی قانون موضوعہ ججان کو بطور
ضمیمہ کے سمجہا جاوے تو مضایقہ نہین ہندوستان مین دونو قسم کے قانونون کو اونکی حیثیت
کے مناسب جگہہ دی گئی ہے۔ مگر انگلستان مین کامن لا کا استعمال جو فی الحقیقت فیصلجات
عدالتی کا ایک بڑا انبار ہے حد مناسب سے زیادہ کیا جاتا ہے حالانکہ اوسپر وہ تمام اعتراضات جو
ایموس نے بیان کئے ہین عاید ہو سکتے ہین۔ یہہ بات کہ انگلستان مین واضعان قانون نے
فیصلجات کے سالہ سے جو عدالتون نے گزشتہ تین چار صدیونمین فراہم کر دیا ہے بہت کم فایدہ اوٹہایا
ہے ایموس صاحب کی اوس تعداد سے جو انہون نے ایسے فیصلجات کی دی ہے ثابت ہوتا ہے
ایموس صاحب کے شمار کے مطابق ایسے مقدمون کی ۱۲۰۰ جلدین موجود ہین جو کہ کسی خیالی قاعدہ
قانونی کی تائید مین پیش کیجاتی ہین اور ان تمام جلدونمین ایک لاکہہ مقدمات ہین اگر ان جلدونکا
عطر نکال کر قانون کا کوئی ایکٹ طیار کر دیا جاتا تو کچہہ مشکل کام نہ تہا ہندوستان مین یہہ بات نہین
کیونکہ سرکار انگریزی کی عملداری سے پہلے کوئی ایسی عدالت تہی جسکے فیصلجات نظیرین سمجہے جاوین
اگرچہ ایک مدت سے یہان چار ہائی کورٹ اور ایک چیف کورٹ موجود ہے جنکے فیصلہ عدالت ہائے

ماتحت مین بطور نظیر کے پیش کیے جا سکتے ہین لیکن اسکے ساتھہ ہی ساتھہ ایک کونسل واضع قانون
بہی موجود ہے جو اون قواعد کو جو عدالتین وضع کرتی ہین اختیار کرنا جاتا ہے اور آون کو ایکٹ
مین داخل کر کر ان ایکٹون کی وقتاً فوقتاً ترمیم کرتا جاتا ہے - آسٹن نے تدوین قانون (کوڈ)
کے مضمون پر ایک پورے لکچر مین بحث کی ہے اور یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ تدوین قانون ممکن اور
مناسب ہے - وہ کہتا ہے کہ پرشیا اور فرانس کے کوڈ اور نیز اس زمانہ کے اور کوڈ ناقص
ہین اور اونکی ساخت اور وضع مین بہی نقص تہا اور علاوہ ازین وہ قانون عدالتی کے بار مین
بالکل دب گئے ہین اور اونکی ترمیم یا ازسرنو بنانے کی کوشش بالکل نہین کی گئی اور باوجود ان
تمام باتون کے اونکی کامیابی پر جو الزام لگایا گیا ہے وہ معالجہ سے خالی نہین -

ایموس صاحب نے تدوین قانون کی یہہ تعریف کی ہے کہ وہ کسی خاص نظام قانونی کے
کل موجودہ واقعات کا ایک مستند اور باترتیب شکل مین ازسرنو شائع کرنا ہے - ایموس صاحب نے
اون اعتراضات کو جو تدوین قانون پر کیے جاتے ہین اسطرح جمع کیا ہے -

(۱) ایک قسم کے اعتراضات اس واقعہ پر مبنی ہین کہ اوس قانون مین جسکے مبادی عوام
الناس کے رواجات سے لیے جاتے ہین اور وہی اوسکی اصل ہوتے ہین اور اوس قانون مین
جو اون رواجات کو تحریری کوڈ بطور ترجمہ کے تعبیر کرتا ہے مطابقت کم ہوتی ہے -

(۲) کہ زبان قانون کے اظہار اور تمام معاملات انسانی اور اون واقعات غیر محصور و
مختلف الاقسام کی تعبیر کرنے کے لیے طبعاً ناقص اور ناکافی ہوتی ہے جسکا قانون مین کام
پڑتا ہے -

(۳) تدوین قانون سے اوسکی قدرتی ترقی اور تکمیل پر روک ہوجاتی ہے اور وہ ان
قواعد کے زنجیرون مین جکڑا جاتا ہے -

حقیقتا یہہ ہے کہ تدوین کے مخالفون کے وجوہات کو اوسکی موئدین کی وجوہات پر نا واجبی فضیلت دی گئی ہے اور اوسکی وجہہ یہہ بیان کیجاتی ہے کہ تدوین قانون علاوہ دشوار ہونے کے ناممکن ہے اور فی الواقعہ تدوین کے نقصانات کو مبالغہ کے ساتھہ بیان کرنے کی یہہ وجہہ ہے کہ یہہ بے بنیاد خیال پیدا ہو گیا ہے کہ تدوین قانون سے پیشہ قانونی کی وقعت اور منفعت وغیرہ مین فرق پڑجاویگا۔

اسمین کچھہ شک نہین کہ قانون موضوعہ ججان سوا اوس صورت کے جبکہ قانون اصلی کا ضمیمہ سمجھا جاوے یا قانون کی منشا کی صحیح طور سے تشریح کرتا ہو حکومت اعلی کے فرض منصبی کا غصب ہے لیکن تاہم اوسکا جواز امر مسلم ہے لیکن قانون کو عام کرنا۔ اور اوسکے باترتیب تعلیم و تعلم سب کی دسترس کے اندر اور اوسکو جہانتک ممکن ہو مختصر اور مشخص شکل مین ظاہر کرنا بہی ضروری ہے اگرچہ یہہ مشکل ہے کہ ایک ایسا کوڈ طیار کیا جاوے جو بیشمار حالات مین سے جو عدالت کے سامنے آتے ہین سب پر حاوی ہو اور جب سب موقعون اور سب زمانون مین یکسان خوبی کے ساتھہ صادق آسکے لیکن تاہم یہہ امر تدوین قانون کے برخلاف کوئی دلیل نہین ہو سکتا۔ ہم تمام بڑی بڑی شکلون اور صورتون کے قانون سرانجام کرسکتے ہین تاکہ ججون کی رائے پر جسقدر ممکن ہو کم حصر کیا جاوے گو کوئی کوڈ قانونی موضوعہ ججان کے بہ نسبت ناقص اور ناکمل ہو لیکن وہ پہر بہی اوسکے بہ نسبت زیادہ مشخص غیر مبہم اور دسترس کے اندر ہوگا۔ یہہ خیال کرنا لغو ہے کہ کوڈ اول ہی دفعہ تمام اصول اور استعمالات مین مکمل بنجاوے اور پہر اوسمین تبدیلی کی ضرورت نہ رہے کیونکہ قانون بہی تہذیب اور تمدن کے قدم بقدم ترقی پکڑتا جاتا ہے اور جیسا تجربہ سے پیدا ہوا ہے ویسا ہی اوسکے ساتھہ بڑہتا جاتا ہے۔

# دسوان باب

## قوانین ملکیت - ملکیت کی بابت متقدمین کی رائے

### خاندان اول مالک ہوتا ہے

کسی ایسی جماعت مدنی یا طریقہ معاشرت کا تصور نہین کر سکتے جسمین ملکیت کا واقعہ تسلیم نہ کیا ہو گو وہ ناقص اور مبہم طور سے ہو نہایت وحشیانہ حالت مین بہی یہہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ انواع متنوعہ کے دعاوی کو تسلیم کیا جاوے تاکہ وہ اشیائے ضروری کو بغیر کسی اور کے دخل کے استعمال کرین ملکیت کے دعوی کو وسعت دینی اور اوسکو قانوناً تسلیم کرنے سے جو ظاہر ہے فایدہ اور آرام ہے یعنے زراعت کی ترویج - حال کی محنت کشی کے عیوض آیندہ پہل پانے کا اعتماد - انعام محنت کی تشویق اور سرمایہ کی فراہمی کفایت سے حرفت اور تجارت کی ترقی وغیرہ وغیرہ - ان فایدون نے اوایل تہذیب مین ہی سوسائٹیون کی رائے پر بہت کچھہ اثر کیا ہو گا - ملکیت اور جائداد کا آغاز زمانہ قدیم سے ہے -

نوع انسان کی تمدن اور تہذیب کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ افراد کی ملکیت کا تصور بالکل زمانہ حال کا خیال ہے اور قدیم زمانہ مین جائداد کا مالک ایک خاندان ہوتا تھا - فقط ایک فرد یعنے شخص واحد کا دخل نہ موجود تہا اور نہ موجود ہو سکتا تہا بلکہ کل خاندان اُن اشیاء پر جو اوسکے گزارہ کے لئے ضروری ہوتی تہین مشترک حق رکہتا تہا اور اپنے حق کی حفاظت دیگر خاندانون کے مقابلہ مین کرتا تہا اور زیادہ ترقی کا یہہ نتیجہ ہوتا کہ کئی خاندان ہم جدی ملکر ایک جائداد کے مالکان مشترک ہہتے لیکن آبادی کے بڑہ جانے سے فساد اور تنازعات پیدا ہوتے گئے جنکا اثر یہہ ہوا کہ تقسیم در تقسیم ہوتے ہوتے افراد کی ملکیت کی نوبت پہونچ گئی - **مین صاحب** کہتے ہین کہ قانون قدیم مین افراد کا کہین ذکر نہین

بلکہ ہر جگہہ خاندانون اور مجموعون سے بحث کی گئی اور اسلیئے ظاہر ہے کہ مالکیت شخصی کی بہ نسبت قدیم ہندوستان مین "جماعت دیہی" (ایک جماعت پدری اپیٹ ریی آرکل) اور ایک مجموعہ مالکان مشترک کی بہت عمدہ نظیر ہے۔

قانون روما اور زمانہ حال کے مقنن ملکیت بالاشتراک کو ایک مستثنی اور خاص صورت مالکیت کے خیال کرتے ہین اور اسکی دلیل اس مقولہ سے جو یوروپ مین زبانزد خلایق ہے ظاہر ہو جاویگی کہ "کوئی شخص اپنی مرضی کے خلاف مالک بالاشتراک نہین رہ سکتا"۔ لیکن ہندوستان مین بالکل اسکے برعکس ہے بلکہ یہہ کہا جاسکتا ہے کہ اب ملکیت افراد کا رواج بڑہتا جاتا ہے کیونکہ جو ہین ایک شخص کے بیٹا پیدا ہوتا ہے وہ اپنے باپ کی جائیداد مین مستحق ہو جاتا ہے اور سن بلوغ کے پہونچنے پر اوسکو از روی قانون خاندانی جائداد کے تقسیم کرانے کا مجاز سمجہا گیا ہے لیکن قانون قدیم مین باپ کی موت پر بہی یہہ تقسیم یا بٹوارہ نہ ہوتا تہا اور بہت سی پشتون تک جائداد برابر غیر مقسومہ چلی جاتی تہی۔ اگرچہ ہر ایک پشت مین ہر ایک موجودہ ممبر اوسکے حصہ غیر مقسومہ مین حق رکہتا تہا یہہ ہے رواج ابتک تہا لیکن اب خیالات مغربی کی ترقی سے بٹوارہ کے واسطے بہت سی سہولتین ممکن ہین۔

زمانہ حال مین ملکیت افراد کو تسلیم کرنے کا میلان پایا جاتا ہے اور اوسپر شہادت یہہ ہے کہ یوروپ کے ہر ایک ملک مین مالکان زمین کی دلی خواہش ہے کہ اس اختیار کو جہانتک ہو سکے عمل مین لاوین اور اوسکو وسعت دین کہ کوئی شخص مالک زمین طریق وراثت کو اپنی مرضی کے موافق کرے اور اسطرح سے قدیم رواج ملکیت خاندان کے بالکل برعکس کیا جاتا ہے۔ یہہ ہی منشاء اور خواہش آجکل مالکان زمین ہندوستان مین معلوم ہوتی ہے۔ بعض ملکوں مین بعض وقت حکام حکمت عملی کے تقاضی سے اس اختیار کی تعیین و توسیع کے لئے آسانیان زیادہ کر دیتے ہین اور بعض ملکون مین

اور بعض وقتون مین کم۔ جس وسعت کے ساتھہ یہہ اختیار انگلستان مین پایا جاتا ہے وہ نہ کسی ملک اور کسی زمانہ مین نہ ہے اور نہ تہا۔

ہندوستان کی جماعت دیہی کا یہہ تقاضا تہا کہ وہ خاندانی ملکیت کو بحال رکہے اور افراد کی ملکیت کو رائج نہ ہونے دے۔ یہہ جماعت دیہی فقط رشتہ دارون کے برادری یا شہرکیون کا مجموعہ ہی نہین ہوتا بلکہ ایک باقاعدہ سوسائیٹی ہوتی تہے اور سرمایہ مشترک کے انتظام کرنے کے علاوہ اپنا اندرونی انتظام اور حکومت مین بہی بیرونی امداد کے محتاج نہین ہوتی تہی اور اسمین شک نہین کہ زمانہ گذشتہ مین اوسمین زمانہ حال سے بہی زیادہ خود حکومتی پائی جاتی ہوگی۔

## ملکیت کا تصور کن تصورات پر مبنی ہے

یہہ معلوم ہوگا کہ ابتدائی تصور ملکیت کا وہی تہا جو ایک جائداد مشترکہ کا ہوتا ہے جسپر کوئی جماعت بالاشتراک دخیل ہو اور اس سے ہمین اون اصول کا صحیح صحیح تصور حاصل ہوتا ہے جنپر سوسائٹی جائداد کے حقوق تسلیم کرتی ہے۔ ہر ایک مالک واحد کو لازم ہے کہ وہ اپنی جائداد کا استعمال اسطور سے کرے کہ نہ فقط اورون کے حقوق مین دست اندازی نہ ہو بلکہ حتی الامکان تمام جماعت مدنی کو فائدہ ہو۔ اسلیئے کسی مالک واحد کو اپنے روپیہ یا زمین کو فقط اپنی ذات کے فائدہ کے لئے استعمال کرنے کا استحقاق نہین ہے بلکہ ایسے طریقہ سے اور ایسی شرائط کے ساتھہ استعمال کرنیکا حق ہے کہ جن سے تمام جماعت دیہی کو فائدہ ہووے اور قدیم تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ ملکیت کا آغاز افراد سے نہین ہوا بلکہ جماعت اور خاندان سے اسی طرحسے اوس سے یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ جائداد کا حقیقی تصور ایک ایسا تصرف ہے جو فقط نوع انسان یا جماعت مدنی کی طرف سے ایک امانت کی طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ اسلیئے ایک طرف تو قانون کو چاہیئے کہ جائداد کی قابلیت انقسام اور ملکیت شخصی پر ہسقدر قیود نہ لگاوے کہ وہ کسی شخص کو اوسکی ترقی دینے مین کوشش کرنیکی

مبالغت کرے اور دوسری طرف مالکان واحد کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ جائیداد کا دخل جماعت دیہی کے امین کی حیثیت سے رکھتے ہین۔ اس اعتبار سے شخص واحد کا فائدہ یا نفع کل جماعت کا فائدہ ہے کیونکہ جماعت کا فائدہ افراد کے فائدون سے مرکب ہوتا ہے۔ جب تک قانون اور جماعت مدنی ہر ایک شخص واحد کو جائیداد کے حاصل کرنے اور اوسکو استعمال کرنے کے لئے بالکل آزادی اور وسعت نہ دینگے تو یہہ خطرہ ہوگا کہ شخصی کوشش مین ہرج ہوگا اور کل جماعت کی دولت کو نقصان پہونچیگا اس اصول مین کہ "جائداد ایک ایسا تصرف یا دخل ہے جو فقط اس اعتبار سے تسلیم کیا گیا ہے کہ متصرف یا دخیل کل جماعت کے امین کی حیثیت رکھتا ہے مختلف طریقون اور ترقی کے مختلف درجون اور ملکیت کی بابت مختلف مقامات اور اوقات اور اقوام کے مختلف خیالات کے لئے کافی گنجائش ہے۔ ایک طرف تو جماعت دیہی کا قدیم دستور اپنی مشترکہ اور قدیم حالت کو قایم رکھہ سکتا ہے اور دوسری ایک مہذب قوم جائداد کے بارہ مین "تجارت بلا قید" کے اصول کو داخل کر سکتی ہے۔

اس سوال کا جواب کہ "آیا ملکیت مین **بلا قید تجارت** کا اصول جائیداد کے حقوق کے بارہ مین سب سے عمدہ ہے یا نہین؟ فقط صورت زیر بحث کے عوارض پر منحصر ہے۔ شاید بالعموم اور اکثر اقسام جائداد کی بہ نسبت یہہ اصول سب سے عمدہ ہے لیکن محدود الوسعت اور مفید جائداد مین جیسی کہ زمین (خصوصاً تھوڑے رقبہ والی اور زیادہ آبادی والے ملکوںمین) نخصین۔ مشرقی ملکونمین جہان ملکیت کے ابتدائی شکلین اور تصور اب تک موجود ہین زمین اب تک سلطنت کی جائیداد سمجھی جاتی ہے اور کاشتکار فقط ایک محدود حقوق دخیلکاری کے حاصل کرنے کے مجاز ہین جو وہ اپنی مرضی سے دوسرے کی طرف منتقل نہین کر سکتے جب تک ہندوستان مین انگریزی حکومت اور ملکیت شخصی کا تصور (جو یورپ سے مخصوص ہے) داخل نہ ہوا تھا تو ہندوستان مین بھی یہہ ہی صورت تھی۔ اب اس ملک مین حق ملکیت مع حقوق دخیلکاری (جو کئی اقسام کا اور نہایت پیچیدہ ہے) پایا

جاتا ہے ۔ اس سے زمین کی قدر بے شک بڑھ گئی ہے لیکن اس اصول کو بہت دور تک وسعت دیسکتے ہین اور اس لئے اسکی حفاظت قانون کے رو سے کرنی چاہئے ۔

سلطنت (فریق اول) اور کاشتکار و خیلکار زمین (فریق دوم) کے درمیان ایک اور مالک کا قدم پیسا دنیا کی ہمیشہ اس امر پر دلالت نہین کرتا کہ اس سے سرمایہ کے صرف اور بہتر طریقہ کاشت زراعت کے داخل کرنے کے ذریعہ سے زمین کی حیثیت مین ضرور ترقی ہوگی بلکہ ممکن ہے کہ یہہ نتیجہ ہو کہ مالک درمیانی کاشتکار کسی پاس بالکل نہ چھوڑے اور اصلی کاشتکار کو زمین پر اپنا پسینا گرانا پڑے بیدرد بے رحم اور زر پرست مالک زمین کے قابو مین ڈالدینا ہے جسکا مطلب فقط یہہ ہے کہ جسقدر ہو سکے اور جسقدر مل سکے کاشتکار کے پاس سے لے لیا جاوے ۔ اور جب تک از روئے قانون مالک زمین اور کاشتکار کے درمیانی تعلقات کو درست نہ کیا جاوے اور ان کے حق انتقال اور نگرانی پر قیدین نہ لگائی جاوین اور کاشتکار کے حقوق کا خیال نہ رکھا جاوے تو ایسی پیچیدگیون کے پیدا ہونے کا احتمال ہے جو آخر کار خود گورنمنٹ کے لیے مضر ثابت ہون ۔ جائداد ارضی مین ملکیت شخصی کے متعلق مطلق آزادی تسلیم کرنے سے جو نتائج حاصل ہوتے ہین اوسکی بہت عمدہ مثال ایرلینڈ کا مسئلہ ارضی ہے ۔ اس ملک مین بڑی بڑی جائدادات اون اشخاص کے قبضہ مین ہین جو انگلستان مین رہتے ہین اور جنکا اصلی مقصد یہہ ہوتا ہے کہ کاشتکار سے جسقدر وصول ہو سکے لے لین حالانکہ وہ آپ کچھہ بھی نہین کرتے ۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ کاشتکار علاوہ مفلس ہونے کے بیدخل کئے جاتے ہین اور اس سے طرح طرح کا فساد اور امن مین خوف پیدا ہوتا ہے اور ہمیشہ پارلیمنٹ کو یہہ فکر دامنگیر رہتا ہے کہ کاشتکاران ایرلینڈ کی حالت کسطرح بہتر کی جاوے اور اوس ملک مین امن کسطرح قایم کیا جاوے ۔

ہندوستان مین قانون نے حق ملکیت کے قدیم قیود کو جو دربارۂ استعمال و انتقال جائداد تہین بالکل نظرانداز نہین کیا اور اوسکے علاوہ قدیم کاشتکارون کے بعض حقوق بھی محفوظ رکھے ہین اس لئے

اور ہندوستان میں یہی حالت کے پیدا ہونے کا احتمال ہے ہمین جبکہ حق ملکیت کے تسلیم کئے جانے اور محدود
گورنمنٹ کے اس کے سبب سے زمین کی قیمت بہت بڑھ گئی ہے اوسکے ساتھ بعض ایسے اسباب
موجود ہین جنکے باعث سے ہندوستان مین مالکان اراضی مہاجنون کے قابو مین آگئے جس سے
کاشتکارون کی حالت بہت بری ہوگئی جو شخص اصلاح قوانین کی کارروائی دیکھتے رہے
ہین اونہون نے انکمبرڈ اسٹیٹس ایکٹ اور معاملات مقروضون کے ایکٹ دیکھے ہونگے جنکا منشا یہ ہے
کہ ان برائیون کو رفع کیا جاوے ۔

پنجاب مین زمیندارون کو زمین کے فروخت کرنے مین بہت سی مشکلات عائد کیے گئے ہین
اور یہان انتقال زمین اور حقوق کو کچھ کم محدود کیا ہے لیکن وہ قرض مین بالکل ڈوبے
ہوئے ہین اور ہر ایک ملک سے زیادہ زمین کو زیر بار کرتے جاتے ہین یہہ سوال پیدا ہوتا ہے
کہ آیا ایسا کرنا اچھا نہ ہوگا کہ بہت سا کاشتکارون کے عیوض ایسی زمین کے رہن اور بیع کو جو
آئندہ ہی ادا کرنی ہو خلاف قانون قرار دیوے اس سے کم اور کوئی تجویز اس سوال کو حل
نہین کرسکتی کاشتکارون کے بارہ مین اگرچہ اون کے قبض و دخل کو ایک نوع کا استقلال ہوگیا
ہے اونکے لگان کی افزائش اور تقرر کے قواعد ایسے ہین کہ اونکی بیدخلی اور اوسپر زیادتی نہین
ہوسکتی اونکو حالت مستقل بنانے اور زمین پر اونکا دخل مناسب لگان پر محفوظ رکھنے کے لئے فقط
یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اونکے لگان کی مقدار باعتبار قدر اراضی ہمیشہ کے لئے مقرر
کردی جاوے اور اوسکی اندازہ بیشی نہین

جو کچھ ہم بیان کر آئے ہین اوسکو ہم مجملاً اسطرح بیان کرتے ہین کہ ملکیت کے حقوق فقط بطور
ایسی امانت کے تسلیم کیے گئے ہین جو کل جماعت کے فایدہ کے لئے ہے اور اونھین حدون کو جو حقوق
از روے قانون اوس حد تک اون کے فایدہ کے لئے دئے گئے ہین کہ اونسے فایدہ مین کل جماعت کو

بہی فایدہ ہوا اور نیز بالعموم از روے قانون جسقدر کم قیود اس حق کے بلا قید استعمال پر لگائے جاوین اوسی قدر بہتر ہے لیکن زمین اور دیگر اشیا کی صورت مین جو نہایت کارآمد اور مفید ہین ایسے حقوق پر قیود ہونی چاہئین اور اونکو محدود کرنے کے لئے قواعد بنانے چاہئین تاکہ اسمین کل جماعت کی بہبودی متیقن ہو۔

قانون ملکیت سے عام غرض یہہ ہے کہ اشخاص علی الانفراد کے دعوی کو استقلال اور امتیاز دیا جاوے کہ وہ اون اشیا کو جو عالم خارجی سے تعلق رکہتے ہین بلا شرکت و دخل دیگرے اپنے ہی استعمال کے لئے رکہہ سکین۔ اس صورت مین قانون ایک حکم کی شکل مین ہوتا ہے جسکا خطاب جماعت مدنی کی طرف ہوتا ہے جسمین مالک کے سوا اور تمام اشخاص کو ممانعت کیجاتی ہے کہ وہ مالک کے استحفاظ اور استعمال شے مملوکہ مین جسقدر اوسکو قانوناً اجازت ہے دست اندازی نہ کرین مالک کا تعین از روے قانون کردیا جاتا ہے

## قانون ملکیت کے حصے

اصول قانون ملکیت پر باعتبار اشخاص مالک اشیاء مملوکہ حقوق ملکیت اور باعتبار اون افعال اور واقعات کے غور کیا جاتا ہے جو حقوق ملکیت کے حصول کا تعین کرتے ہین۔

یہان اشخاص مالک پر بحث کرنے کچہہ بہت ضروری نہین شخص کی تعریف ہم نے یہہ کی ہے۔ اشخاص سے وہ انسان مراد ہین جو حقوق کے مالک ہونے یا فرض و وجوب کے تعمیل کرنے کی قابلیت رکہتے ہین۔ اشخاص کی ناقابلیتون کا بیان ذمہ داری اور قابلیت کی بحث مین کیا گیا ہے۔ اور اون اشخاص کا بیان جنکی حالت خاص ہے خاص تعلقات کے بحث مین کیاجاویگا وہ اشخاص جنکی قابلیت مالکیت مختلف ملکون کی حکمت عملی سے ناقص قرار دی گئی ہے اشخاص نابالغ وصغرسن ومجنون وخبطی اور وہ اشخاص جنکے حقوق از روے قانون فوجداری سلب کرلئے

گئے ہین اشخاص باشندگان ممالک غیر اور زنان منکوحہ ہین - انمین اشخاص قانونی یا اشخاص مصنوعی اور زیادہ کرنی چاہئیین - ان سب کا حال اوس باب مین کیا جاویگا جہان اوس قانون کا بیان کیا جاویگا جس سے خاص اشخاص موثر ہوتے ہین اشخاص صغیر سن اور نابالغ کی صورت مین حقوق ملکیت کے استعمال کرنے کا اختیار کسی اور قابل آدمی کو جو نا قابل کا وکیل ہوتا ہے دیا جاتا ہے اور اشخاص قانونی کی صورت مین اوس شخص یا ان اشخاص کو یہ اختیارات دئے جاتے ہین جو اوس شخص قانونی کو تعبیر کرتے ہین - اشخاص رعایا ممالک غیر کو سوائے ایام جنگ کے اور کبھی کچھ نا قابلیتین نہین ہوتین - وہ اراضی زرعی مدت محدود سے زیادہ کے لئے حاصل نہین کرسکتے اور اونکو جہازون اور اسباب حرب کے خریدنے اور حاصل کرنیکی ممانعت ہوتی ہے - حقوق ملکیت کے بارہ مین زنان منکوحہ کے عدم قابلیتون کو کم کرنے کی جانب میلان پایا جاتا ہے

## اشیائے مملوکہ

جسمانی تصرف کی شکل جسکی قابلیت کوئی شے رکھتی ہے اوس شے کی ترکیب اور اوسکی خاصیتون پر منحصر ہے - اشیاء ایک دوسری سے حجم مین پائداری مین ساخت کیمیائی اور کم یا زیادہ کار آمد ہونے وغیرہ وغیرہ خواص مین فرق رکھتی ہین - مقنن اشیاء کی تقسیم اسطرح کرتا ہے کہ وہ نہ تو بہت عالی اور نہ بہت منطقی اور اس لئے تقسیم ذیل اختیار کی گئی ہے -

(۱) عوامل قدرت (بمقابلہ دیگر باقی اشیاء کے)

(۲) اشیاء جو واسطے مطالب عامہ کے علمدہ کی گئی ہون -

(۳) اشیاء منقولہ وغیر منقولہ (یا قابل نقل وغیر قابل نقل)

(۴) اشیاء قابل بدل وغیر قابل بدل

(۵) اشیاء جسمانی وغیر جسمانی -

(۲) اشیاء واحد و اشیاء مجتمع -

(۷) اشیاء جو موجود ہیں یا موجود ہونے کو ہیں - اشیاء جو قابل تقسیم ہیں اور جو ناقابل تقسیم ہیں وغیرہ وغیرہ -

(۱) عوامل قدرت - جبکہ کوئی شے ایسی ہیئات کے ساتھ موجود ہو کہ وہ ہر ایک قسم یا ہر ایک مقدار کی مانگ یا طلب کے لئے کافی ہو تو ایسی صورت میں اوس چیز پر ملکیت کا لفظ صادق نہیں آتا - مثلاً کہتے ہیں کہ ہوا روشنی قدرتی اور سمندر کا پانی ملکیت کے لائق اشیاء نہیں ہیں - خاص عوارض ہیئات اور اوسکے رسد کو محدود کر سکتی ہیں اور اوس صورت میں اونمیں مملوکہ ہونے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے - مثلاً ہوا میں جو قابل استعمال مرکبات ملکر گاس بنجاتی ہے تو اوس وقت وہ قابل مملوکہ ہونیکے ہو جاتی ہے ہوا اور روشنی جس وقت اور اشیاء مملوکہ سے حظ اوٹھانے کے لئے ضروری ہوں اور دیگر اشیاء کے بیچ میں حائل ہونے سے اونکا حصول ممتنع او مشکل ہو جاوے تو وہ شے مملوکہ ہونے کی قابلیت پیدا کر لیتی ہیں - سمندر کا پانی جو کسی ملک کے علاقہ محدود ہو یا ساحل سے معین فاصلہ کے اندر ہو تو اوسپر ملکیت کے حقوق ہو سکتے ہیں - اون اشیاء میں جو مملوکہ ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں اور اون اشیاء میں جو ناقابلیت رکھتے ہیں تمیز کرنے کا یہ معیار ہے کہ آیا اوس چیز کے اور اشخاص کی مداخلت سے محفوظ رہنے سے مالک کو کچھ فائدہ ہو سکتا ہے یا نہیں -

(۲) اشیاء جو عام مطالب کے لئے علحدہ رکھے گئے ہوں - ہر ایک ملک میں بہت سی اشیاء ایسی پائی جاتی ہیں جو مستقل طور پر یا عارضی طور پر ناقابل تصرف سمجھی جاتی ہیں - اور ایسا کرنے کے وجوہات یا تو حکمت عملی عامہ یا عام مصلحت پر مبنی ہوتی ہیں - بعض ایسی اشیاء کی حفاظت حقوق ملکیت کے برخلاف سرکار کرتی ہے جیسے دلدل اور زمین افتادہ و بنجر وغیرہ کی صورت میں - اسی قسم کی حفاظت اور اشیاء کی بھی کیجاتی ہے لیکن مجموعہ اشخاص کو اونمیں کچھ محدود اور مشروطہ حقوق بھی

دئے جاتے ہین تاکہ وہ کچھہ عام اور مذہبی مقاصد کو پورا کرسکین اس قسم کی اشیاء اوقاف مذہبی - عمارات مذہبی - قبرستان - زمین و عمارات متعلقہ مدارس و یونیورسٹی ہا ، و دفتران سرکاری سلاح خانے - منارہ ہائے روشنی (جو دریا کے ساحل پر جہازون کی رہنمائی کے واسطے کھڑی کردیجاتی ہین ) قلعے - ساحل بحر - کنارہ ہائے دریا وغیرہ وغیرہ ان تمام اشیاء کی صورت مین اگرچہ کچھہ محدود حقوق ملکیت خاص جماعات اشخاص کو آسائش عامہ کی غرض سے دیئے جاتے ہین لیکن پورا حق ملکیت ممکن نہین اور کوئی شخصی حق او نکین نہین ہوتا

(۳) اشیاء منقولہ و غیر منقولہ - اس تمیز کے متعلق قانون روما و انگلستان مین چند باریک تمیزین کی گئی ہین لیکن ہم اونکا کچھہ ذکر نہ کرینگے - مگر مطالب قانونی کے لئے بھی چند ایسی اشیاء جو غیر منقولہ ہین منقولہ سمجھی جاتی ہین - ہندوستان مین اس قسم کی تمیزین اسقدر معدود اور ظاہر ہین کہ جیسا اوپر غور کیا جاوے تو بہت جلد ہی سمجھہ مین آجاتی ہین بعض اشیاء ایسی ہوتی ہین کہ غیر منقولہ سے منقولہ ہوجاتی ہین نہ اسلیئے کہ اونکی ماہیت مین کچھہ فرق آگیا ہو بلکہ از روئے قانون یہہ تبدیلی عاید کی گئی ہے - عوامل قدرتی ایسی بہت سی تبدیلیان پیدا کرتی رہتی ہین کہ اشیائے ساکنہ کو متحرکہ اور متحرکہ کو ساکن بنا دیتے ہین اور اسکے ظاہر مثال وہ تبدیلی ہے جو دریا (و) اور سمندرون کے عمل سے زمین کے سطح پر ہوتی رہتی ہین کہ کہین نئے جزیرہ بنجاتے ہین اور کہین دریا ایسی مٹی چھوڑ جاتا ہے کہ بنجر زمین کو قابل زراعت بنا دیتا ہے ایک اور جماعت اشیاء جسپر یہہ تبدیلی ہوتی ہے وحشی اور پالتو حیوانات ہین - روما اور انگلستان کے قانون مین نہایت صحت کے ساتھہ وہ نشانات مقرر کئے گئے ہین جنسے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حیوانات اقسام ذیل مین سے کس مین آتے ہین - (۱) قابل التصرف - (۲) مقاصد ملکیت کے لئے اوس زمین سے متعلق ہین جسپر وہ پائے جاتے ہین (۳) جو محض منقولہ ہین -

(۴) اشیار قابل بدل و غیر قابل بدل - اشیاء مملوکہ کی ایک اور تقسیم اس امر پر مبنی ہے کہ بعض اشیا ایسی ہوتی ہین کہ اونکی بدلی دوسری شے جو جنس مین مختلف نہ ہو قائم ہوتی ہے اور بعض اشیار ایسی ہوتی ہین کہ وہ ایکقسم کا تشخص رکھتی ہین اور بدل کو قبول نہین کرتی پہلے قسم کی اشیا کی مثال - ایک من گندم یا ایک تودہ گھاس ہے جسمین کسی قسم کی تشخیص نہین ہوتی بلکہ اونکی بجاے اوسی قسم او قیمت والی اور گھاس یا گندم رکھ سکتے ہین یہہ اصرار نہین کیا جاتا کہ خاص وہی تودہ گھاس ہو جسکا ذکر تہا - دوسرے قسم کی اشیار کی مثال - میز - مکان - کسی خاص مصور کے ہاتھ کے تصویر وغیرہ ہین جنکی بابت اگر کوئی مقدمہ ہو تو خاص اون ہی اشیار کی بابت اجرا کر سکتے ہین اور اونکے متعلق داد رسی خاص ہو سکتی ہے - اول قسم کی اشیار جانس مین دیجا سکتی ہین اور دوم قسم کی اشیار بنفسہا دینی پڑتی ہین -

(۵) اشیار جسمانی و غیر جسمانی شے کے معنے ہی قانون مین یہہ ہین کہ وہ عالم مادی سے متعلق ہو اور اسلیئے شے غیر جسمانی کہنا غلطی ہے - لیکن قانون مین بعض اشیار پر اوس صفت کا اطلاق کیا جاتا ہے جسکا اون حقوق پر اطلاق ہو سکتا ہے جو اون اشیار سے متعلق ہین اسی بنا پر قانون روما مین حقوق پر ملکیت غیر اوزار اور اسی قسم کے حقوق کو اشیار غیر جسمانی کہا گیا ہے - انگریزی مقنن اشیار غیر جسمانی مین حقوق پنشن سالانہ - لگان - حق تصنیف - و حق ایجاد وغیرہ کو شامل کرتے ہین - حقیقت مین یہہ اشیار غیر جسمانی حقوق ہین اور اسلیئے اس تمیز کو قایم رکھنا لاحاصل ہے -

(۶) اشیاء واحد و مجتمع - بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بعض اشیار جو فی الحقیقت علحدہ علحدہ ہوتی ہین مجموعہ ناقابل تقسیم کے طور پر خیال کی جاتی ہین کہ تمام مقاصد قانونی کے لئے اونکو شے واحد مانا جاتا ہے -

ایسی اشیاء کی دو قسمین ہین - قدرتی اور مصنوعی - قدرتی جیسے گلہ - ہجوم - وغیرہ جو متعلق

مین اسمائے جمع کہلاتے ہین ۔ مصنوعی جیسے انگلستان مین اسٹیٹ یعنے مکان کا تصور جسمین تمام اشیار مثلاً جنگل ۔ چشمہ ۔ عمارات ۔ مدنیات جو اوسمین موجود ہوتے ہین شامل ہین اور تمام قانونی مقاصد مین اسٹیٹ کے ساتھہ سمجھے جاتے ہین ۔ یہہ تمیز بھی کچھہ بہت مفید نہین ہے سوا اسکے بعض دفعہ اختصار مدنظر ہو تو اوسکا استعمال کرسکتے ہین ۔

(۷) انکے علاوہ اشیار کی تقسیم اشیار موجود ہین اور اون اشیار مین جو عنقریب موجود ہونے والی ہین اور اشیار قابل تقسیم (بغیر تبدیلی ماہیت) و اشیار ناقابل تقسیم مین کرتے ہین ۔ خاص مقاصد اور خاص حصہ قانون مین یہہ تمیز کارآمد ہوسکتی ہے ۔

# گیارہوان باب

## حقوق ملکیت

### ملکیت مطلق

سب سے زیادہ حق ملکیت اوس شے مین ہوتا ہے جو منقولہ اور سریع الزوال ہو اس حق مین (جس مین اوس شے کو زایل کرنے کا اختیار بھی شامل ہے) یہہ اختیار ہوتا ہے کہ سوا مالک موجودہ کے تمام اشخاص ممکن کو اوس چیز کے کسی طور سے استعمال کرنے سے خارج کردیا جاوے ۔ ایک غیر منقولہ شے کی صورت مین ملکیت کا سب سے بڑا حق یہہ ہے کہ شے مملوکہ کو جاہے جس طریق سے چاہے جسقدر زمانہ تک استعمال کیا جاوے اور مالک کی حیات مین یا اوسکی وفات پر انتقال ملکیت کے بابت آسانی بھی ہو ۔ ہر ایک مہذب ملک مین مصلحتاً ملکیت کے بڑے حقوق پر کچھہ نہ کچھہ قیدین لگا دی ہین اور یہہ قیود یا تو مالکان آیندہ کے حقوق کی محافظت کے لئے یا زمین کی زراعت اور ملکیت کے متعلق ملکی پالیٹکل اغراض کے لئے یا ضروریات سرکاری کے لئے (مثلاً سڑکون ۔ تجارت ۔ صحت ملک یا حفاظت ملک کی اغراض

کے واسطے) لگائے گئے ہین -

زمین کے متعلق سب سے بڑا حق ملکیت وہ ہے جسکو قانون روما مین (ڈومی نیم) قانون انگلستان مین (فری سمپل اسٹیٹ) یا ملکیت مطلق و بلا قید کہتے ہین -

**آسٹن صاحب** ملکیت مطلق یا بلا قید کی تعریف اسطرح کرتے ہین کہ وہ ایک حق ہے جو باعتبار استعمال کنندہ کے غیر مقید اور باعتبار مدت کے غیر محدود ہو اور جسکو مالک موجودہ جسکی طرف اوسکی مرضی ہو منتقل کر سکے

**امیوس صاحب** نے تمام حقوق ملکیت کی تقسیم (جنکا تصور کر سکتے ہین) دو حصون مین کی ہے -

اول - حق ملکیت مطلق جسمین طریق استعمال - مدت قیام حق - سہولت ہائے انتقال غیر مقید اور غیر محدود ہین -

دوم - حقوق صغیرہ - جیسے حق تاحین حیات - حق بر ملکیت غیر - حق آسائش وغیرہ -

**حقوق صغیرہ کی تفصیل** - حقوق صغیرہ کو چہار حصون مین تقسیم کرتے ہین -

(۱) حقوق ملکیت جنسے ایک مدت معین کے لئے حظ اوٹھا سکتے ہین لیکن اوس مدت کے مقدار معلوم نہ ہو جیسکا حظ تاحین حیات - یا جسکا حظ کسی شرط کے ایفا یا عدم ایفا یا کسی حادثہ کے وقوع ہونے تک رہ سکے جو ایفا یا وقوع کبھی نہ کبھی ضرور ہونا چاہئے جیسے قانون روما (ایم فی ٹیوسس) اور قانون انگلستان کا حق کاپی ہالڈر - حق کاشتکار موروثی جو بیدخل ہو سکتا ہو -

(۲) حقوق ملکیت جسکا حظ ایک مدت معین او مقید کے لئے ہو جیسے ایک سال کے لئے یا اوس سے کم کے لئے وغیرہ وغیرہ -

(۳) حقوق ملکیت جنکا احتفاظ مدت غیر معین اور غیر مقید کے لئے ہو سکتا ہو جیسے حق شکار تابع مرضی مالک یا ایسی شرط پر موقوف ہو جسکی ایفا کہین نہ ہو سکے ۔

(۴) حقوق ملکیت جنکا احتفاظ زمانہ طویل یا قلیل معین یا غیر معین کے لئے ہو اور جنکی تمیز متمتع یعنے استعمال کنندہ حق کی ماہیت پر منحصر ہے جیسے حقوق آسائش حقوق بر ملکیت غیر ۔ حقوق بہ معدنیات و شکار ماہی وغیرہ ۔

(۵) عارضی حقوق ملکیت ۔ جو اشیاء پر ہون جیسے رہن امانتا ۔ باربرداری کرایہ وغیرہ ۔

(۶) حقوق جو فقط قبضہ سے پیدا ہوتے ہین ۔ اکثر قانونونمین حفظ امن عام کی غرض سے جو شخص حقوق ملکیت کا استعمال کر رہا ہو بعض صور تونمین حقیقی مالک خیال کیا جاتا ہے جب تک اوسکے حقوق پر باضابطہ اعتراض نہ کیا جاوے ۔

## تقسیم جو قانون روما مین اختیار کی گئی ہتی

قانون روما حقوق ملکیت کو حقوق (ان ری ہوا) اور حقوق (ان ہی ایی لائینا) مین تقسیم کرتا ہے ۔ پہلے مین ملکیت مطلق اور دوسرے مین امفی ٹیوسس حق وغیلکاری بہ شجر بندی اور حق تعمیر و حق بر ملکیت غیر و حق کفالت وغیرہ شامل ہین

ملکیت مطلق مین یہہ امور شامل ہوتے ہین (۱) قبضہ (۲) استعمال کامل (۳) پیداواری اور میوہ جات کا لینا (۴) دوسرے کے ہاتہہ حسب مرضی منتقل کرنا ۔ حقوق صغیرہ مین ان حقوق کا کوئی حصہ یا بعض حصے شامل ہین اور اسلئے اون سے یہہ مراد ہوتی ہے کہ اصل مالک اون حقوق کے بعض حصہ سے جو ملکیت کے ساتہہ ہوتے ہین محروم کیا گیا ہے ۔

بارکبی صاحب کہتے ہین ایسی ملکیت مطلق شاذ و نادر موجود ہوتی ہے اور اکثر اسکی

لفظ کا استعمال اوس شخص کی حالت کے ظاہر کرنیکے لئے کیا جاتا ہے جسمین اپنے تمام شے
اون حقوق کا ایک حصہ پایا جاتا ہے۔

اس امر کے مقرر کرنے کے لئے "کسقدر حقوق مالک سے علحدہ ہوجاوین تو ملکیت جاتی
رہتی ہے" کوئی عام قاعدہ موجود نہین اور انگریزی مقننون نے اس امر پر فقط خلاف
قیاس گفتگو کی ہے مثلاً کوئی کہتا ہے کہ اگر مین تم کو اپنی زمین کی بابت ۹۹ برس
کا پٹہ لکھدون بشرطیکہ اُس میعاد تک تم زندہ رہو تو بھی زمین کے مالک تم نہین ہوسکتے
مالک مین ہی رہونگا لیکن اگر مین تمہاری حین حیات تک پٹہ لکھدون (جوکہ فی الحقیقة
ایک ہی بات ہے) تو تم مالک ہوجاؤگے اور مین مالک نہ رہونگا۔

ہم اون رایون کا جو اس معاملہ مین مختلف قانون ظاہر کرتے ہین ذکر نہ کرینگے
ملکیت کو بعض اوقات جایداد بھی کہتے ہین لیکن لفظ جایداد سے شے مملوکہ
بھی مراد ہوتی ہے اور حق ملکیت اور شے مملوکہ کو ایک نام سے پکارنا خالی از دقت نہین
صرف وہ حقوق ہی جو ملکیت کے تصور مین جمع ہوگئے ہین علحدہ علحدہ اور مختلف شخصون
مین منقسم نہین ہوتے اس طرح سے کہ ہر ایک کے حقوق دوسرے شخص کے حقوق سے
مقید ہین بلکہ وہ مدت جبتک یہ حقوق موجود رہنے چاہئین کم یا زیادہ ہوسکتی ہے۔
ممکن ہے کہ ان حقوق مین سے کوئی حق یا سب کے سب حقوق چند سالون تک قایم رہین
یا تاحین حیات کسی شخص کے یا دوام کے لئے مثلاً اگر مین ایک قطعہ اراضی
کا مالک ہون تو مین حق راہداری (جو ایک ملکیت کا جزو ہے اور جوکہ اکثر جُدا پایا جاتا
ہے) تمہین اور تمہارے ورثا کو ہمیشہ کے لئے دے سکتا ہون اور اسی طرح سے مین
کسی اور شخص کو اُس کی حین حیات تک اس زمین کی کاشت کے لئے پٹہ لکھہ دے

سکتا ہون اور اسی طرح سے لگان اراضی کے وصول کرنیکا حق اور تمام حقوق و مرافق دیگر ایک مدت کے لئے ایک اور شخص کے پاس گرو رکہہ سکتا ہون لیکن باوجود اسکے مین ہی مالک کہلاؤنگا اور اس کا باعث اغلباً یہہ ہے کہ اگرچہ مینے تمام حقوق و مرافق منتقل کر دئے گو معین مدت کے لئے کئے ہون لیکن اور سب اشخاص کے حقوق کا ماخذ مین ہی ہون اور جبکہ یہہ حقوق جداگانہ ختم ہوجاوینگے تو مین بدستور سابق مالک رہونگا -

مالکیت اور حقوق دیگر جو مالکیت مین شامل ہین شرطیہ بہی ہوسکتے ہین یعنے ممکن ہے کہ اونکا شروع یا ختم ہونا کسی واقعہ کے وجود پر منحصر ہو -

چند اشخاص جائداد کے مالک بعد یکدیگرے ہوسکتے ہین کہ یعنے ایک کی موت کے بعد دوسرے کا حق ہوتا ہے - قانون انگلستان مین یہہ حقوق "بعد یکدیگرے اسٹیٹ" کہلاتے ہین - اور مالکان بعد یکدیگرے اوس جائداد مین حق موجودہ رکہتے ہین اگرچہ وہ حق اونمین سے بعض کو اب تک حاصل نہ ہوا ہو -

ممکن ہے کہ ہر ایک وہ حق جو مالکیت مین شامل ہے ایک ہی وقت مین چند اشخاص سے مجتمعاً تعلق رکہے اور اس لئے کئی اشخاص ایک شے کے مالک ہوسکتے ہین یا کسی شے پر کوئی حق بحیثیت مجموعی رکہہ سکتے ہین -

چند اشخاص کی **شراکت ملکیت** اور **اشخاص قانونی** کی **شراکت** کو ایک نہ سمجہنا چاہئے - اشخاص قانونی سے وہ مجموعہ اشخاص مراد ہے جو کہ بموجب قانون شخص واحد سمجہے جاتے ہین جیسے ریلوے کمپنی یا میونسپل کمیٹی وغیرہ وغیرہ - ایسی صورت مین **ملکیت شخص قانونی** کی ہوتی ہے

اور اون اشخاص حقیقی کی نہین ہوتی جن سے کہ مصنوعی شخص قانونی بنا ہے
لیکن شراکت بملکیت کی صورت مین خود وہ اشخاص حقیقی مالک ہوتے ہین
اور تقسیم کروا سکتے ہین۔

مثلاً شراکت کی صورت مین جسمین کئی فریق بالاشتراک ملکیت حاصل کرتے ہین ہر ایک
شریک ایک موجودہ حال اور علیحدہ حق شئے مملوکہ مین رکھتا ہے لیکن کسی وقف مذہبی
یا یونیورسٹی یا شخص قانونی کی صورت مین شخص واحد یعنے ہر ایک شریک کو کچھ حق نہین
ہوتا۔

اب ہم حقوق صغیرہ کی تفصیل کرتے ہین۔

## حق بر ملکیت غیر

حق بر ملکیت غیر وہ حقوق ہین جو کسی شخص یا کسی جائداد کو دوسرے شخص کی جائداد یا
دوسری جائداد پر ہوتے ہین۔ حق بر ملکیت غیر اُس شئے کے احتفاظ کو کہتے ہین جو
اور خاص طریقہ سے کیا جاوے اور وہ شئے دوسرے شخص کی ملکیت ہو قانون روما
حقوق بر ملکیت غیر حقیقی اور ذاتی مین تقسیم کرتے ہین۔ حقوق بر ملکیت غیر حقیقی
ایک محال یا عمارت کا حق اپنے دوسرے محال یا عمارت پر ہے۔ جو پہلی عمارت یا محال
کے مالک یا قابض کو حاصل ہوتا ہے۔ حقوق بر ملکیت غیر حقیقی کو دشتی اور شہری
مین ہی تقسیم کرتے ہین بڑے بڑے دشتی حقوق یہ ہین جیسے حق رہگذر۔ حق آب نوشی
و آب پاشی و رہگذر آب و حق چراگاہ۔ اور شہری حقوق یہ ہین دوسرے کی دیوار
کو کڑیان یا شہتیر رکھنے کا حق۔ موری یا پرنالہ کا حق۔ یا روشندان کا حق وغیرہ

قانون انگلستان کے حقوق آسائش اور قانون روما کے حقوق بر ملکیت غیر ایک ہی ہین۔ ذاتی حقوق بر ملکیت غیر وہ حق ہین جو کسی شخص کو ایک شے پر بلا تعلق ملکیت اُس شے کے حاصل ہوتا ہے۔ قانون روما نے حق انتفاع۔ حق استعمال۔ حق سکونت کو حقوق بر ملکیت غیر ذاتی مین شامل کیا ہے۔ حق انتفاعی وہ حق ہے جو ایک شخص دوسرے شخص کی مملوکہ شے استعمال کرنے اور اُسکے منافع کے لینے کا رکھتا ہے اِس طرح کہ اصل شے کو کچھ نقصان نہ پہونچے حق استعمال بہی اسیطرح کا حق ہوتا ہے لیکن اُسمین استعمال کے سوا پیداوار یا منافع کا حق نہین ہوتا ہے حق سکونت کسی دوسرے کے مملوکہ گھر مین مُفت بغیر کسی کرایہ کے رہنے کے حق کو کہتے ہین۔ ایسے حقوق مرضی معاہدہ اور مدت تصرّف سے حاصل ہوتے تھے اور ترک کرنے سے جاتے رہتے تھے

## امفی ٹیوسس حق درخت کاری بہ نخلبندی۔ حق تعمیر و ملبہ۔ و حق کفالت

امفی ٹیوسس۔ دوسرے شخص کی مملوکہ اراضی یا مکان کے استعمال یا قبضہ کا (مدت غیر محدود کے لیئے) حق ہے بشرطیکہ مالک حق ایک سالانہ کرایہ یا لگان دیتا رہے اِس حق کا نام امفی ٹیوسس (حق درختکاری بہ نخلبندی) اسلیئے کہا گیا تہا کہ اِس حق کے مالک کے لیئے یہ شرط لگائی جاتی تہی کہ وہ زمین پر درخت لگا دے۔ دہلی کے گرد نواح کے پُرانے باغات مین یہ حق پایا جاتا ہے۔ باغبانون اور مالیون کو درخت لگانے کے لیئے زمین دیجاتی ہے اور وہ درختو نمین حق ملکیت رکہتے ہین لیکن زمین مین جسکے لیئے وہ لگان دیتے ہین اور جس سے وہ بیدخل نہین ہو سکتے اُنکا کوئی حق نہین ہوتا ہمارے ملک کی بعض صورتین درختکاری کے اِس حق سے مُشابہ ہین جو اکثر قریب قریب ملکیت

تک پہونچ جاتا ہے - اِس کے متشابہ قانون انگلستان کا حق فری سمپل ہے -

حق تعمیر - وہ حق ہے جو مالک ارضی دوسرے شخص کو اُسپر تعمیر کرنیکا عطا کرتا ہے لیکن اُوسکی زمین کی ملکیت حاصل نہین ہوتی - یہ حق قابل انتقال ہے اور ہندوستان مین بھی ہوتا ہے

حق کفالت - وہ حق ہے جو دائن کو مدیون کی جائداد پر قرضہ کے ماخون ہونیکے لیئے ہوتا ہے - یہ حق اشیاء منقولہ پر جو دیدیجاتی ہے ہوتا ہے - اشیاء غیر منقولہ کی صورت مین یہ حق رہن بلا قبضہ کہلاتا ہے -

## قبضہ

قبضہ کے متعلق جو ملکیت کی علامت ہے قانون مین بہت سے نتائج ہوتے ہین - مثلاً اشیاء منقولہ مین قانون فرض کر لیتا ہے کہ قابض مالک ہے جبتک اُس کا خلاف اچھی طرح سے ثابت ہو جاوے - اگر کسی شخص نے مناسب وسائل سے قبضہ حاصل کیا ہو تو وہ اُس چیز پر قابض رہنے کا مستحق ہے جبتک ملکیت کا مسئلہ کا سوال حل ہو جاوے - اگر کسی شخص کے قبضہ سے کوئی شے چوری یا زبردستی سے لے لی گئی ہو تو اُسکو قبضہ پر بحال کر دیا جاتا ہے اور قبضہ کر لیئے ملکیت کا انتظار نہین کیا جاتا -

قبضہ کامل اور ناقص دونون استحقاقات پر ہو سکتا ہے - قابض نیک نیت وہ ہوتا ہے جو حقیقت مین قابض نہین ہوتا ہے لیکن وہ غالب وجوہات پر ایمان سے اپنے تئین قابض یقین کرتا ہے اور منافع کا مستحق ہے - زمانہ حال کے قوانین مین فقط قبضہ اور مرور زمانہ سے مختلف حقوق ملکیت حاصل ہو جاتے ہین -

ہالہ کبی صاحب نے قبضہ کے تصور قانونی کو تفصیل کے ساتھہ بیان کیا ہے - لفظ قبضہ سے اصل مین کسی شے کو بلا شرکت غیر سے اپنی مرضی کے موافق برتنے کی

قابلیت جسمانی کا تصور ظاہر ہوتا ہے۔ ملکیت سے سب سے بڑی اور سب سے اوّل غرض
یہ ہوتی ہے کہ اس قابلیت کی حفاظت کیجاوے اور بقول سیوینی صاحب کہ اگر فقط اِس
جسمانی قابلیت ہی کا خیال کیا جاوے تو از روئے قانون جو کچھ ہم قبضہ کی بابت کہہ سکتے ہین
وہ سب ان فقرون مین شامل ہے کہ ہر شے کا مالک اُسپر قابض ہونیکا حق رکھتا
ہے اور جب دوسرے شخص کو مالک قبضہ دیدیتا ہے تو اُس کو بھی یہی
حق ملجاتا ہے اور کسی شخص کا یہ حق نہین ہو سکتا۔

لیکن قبضہ کا قانونی تصوّر اس سادہ اور جسمانی حالت پر ہی محدود نہین۔ قبضہ از روئے
قانون ایک ایسا واقعہ نہین سمجھا جاتا جو حق ملکیت کا نتیجہ ہے بلکہ وہ خود ایک حق سمجھا
جاتا ہے۔ قبضہ سے خاص حالتون مین نہایت کارآمد نتائج قانونی پیدا ہوتے ہین۔ علاوہ
ازین وہ قبضہ جسکی بابت قانون مین بحث کی گئی ہے وہ سادہ جسمانی حالت نہین ہے
جس کا ہم نے اُوپر ذکر کیا ہے۔ یہ سچ ہے کہ جسمانی جزو کبھی معدوم نہین ہوتا بلکہ برخلاف
اسکے جسمانی جزو کسی نہ کسی قسم کا قبضہ کے لئے ضروری ہے جیسا کہ معلوم ہوگا لیکن
یہ جسمانی جزو قانون کے قواعد کے موافق بہت مختلف ہو جاتا ہے۔

چونکہ قبضہ خود بذاتہ ایک حق ہے اور ایک واقعہ یا حالت ہے جس سے قانونی نتائج
پیدا ہوتے ہین اسلیئے قانون کی رو سے اِسکے متعلق قواعد وضع کیئے گئے ہین جیسے
ملکیت کے متعلق بنائے گئے ہین جنسے معلوم ہوتا ہے کہ کس طریقہ سے قبضہ حاصل
ہوتا ہے اور کس طریقہ سے جاتا رہتا ہے۔

اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ قبضہ جسمانی گرفت کو کہتے ہین یعنے قابض شے مقبوضہ کو
اپنی گرفت مین رکھے اور ہر ایک ایسی صورت جہانکہ یہ اتصال جسمانی موجود نہین

ہوتا تو قبضہ حقیقی نہین ہوتا بلکہ فقط مصنوعی ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ اسمین شک نہین کہ اکثر وہ اشیا جو ہمارے جسمانی اتصال یا گرفت مین ہوتے ہین ہماری قبضہ مین ہوتے ہین اور جو چیز ہمارے قبضہ مین ہوتی ہے یا وہ کسی نہ کسی وقت ہماری جسمانی گرفت یا اتصال مین آجاتی ہے۔ لیکن جسمانی اتصال قبضہ کیواسطے ضروری نہین اگر حمال لکڑی کا بوجھا سر پہ اٹھائے چلا جاتا ہے اور اُسکو وہ سہارا لینے کے واسطے کہین تیاک کر دور کھڑا ہوجاوے تو کوئی شخص اس امر مین شک کر سکتا ہے کہ لکڑیکا بوجھا اُسکے قبضہ مین بلا شرکت غیری نہین ہے اور یہ قبضہ مصنوعی یا اعتباری نہین ہے بلکہ حقیقی اور واقعی ہے اور حالانکہ وہ جسپر وہ بیٹھا ہوا ہے اور جو اُسکے جسمانی اتصال مین ہے اُسکے قبضہ مین بالکل نہین۔

اِس سے معلوم ہوا کہ جسمانی اتصال یا گرفت وہ جسمانی جزو نہین ہے جو قبضہ کے تصور مین شامل ہے بلکہ یہ امکان کہ ہم اُس شے کو جس طرح چاہین استعمال کرین اور کسی اَور کا اُسمین دخل نہونے دین جسمانی جزو ہے۔

مثلاً اوّل اراضی کی مثال لیکر غور کرو۔ ایک شخص نے ایک قطعہ اراضی خرید کیا اور اُسنے قیمت ادا کردی اور فریقین نے بیع نامہ پر دستخط کر دیئے۔ مشتری زمین مبعیہ پر قبضہ کرتا ہے۔ اُسکے لئے ضروری نہین کہ زمین کے ہر ایک چپہ پر چلنے سے اُسکو جسمانی اتصال مین لاوے وہ زمین پر داخل ہوتا ہے اور اُسپر کھڑا ہوجاتا ہے اور بائع اُس زمین سے ہٹ گیا اور یا اُسنے اپنی رضامندی ظاہر کی تو مشتری کا قبضہ کامل ہوگیا۔ لیکن یہ فرض کیا گیا ہے کہ کسی نے مخالفت نہین کی۔ اگر بائع وہان موجود ہوا اور مشتری کے قبضہ لینے کے استحقاق کی مخالفت کرے گو کہ وہ ایسا کرنیکا

مستحق نہو اور یا کوئی ایسا شخص موجود ہے جو اُن دونون کے حقوق کی مخالفت کرتا ہے تو جبتک یہ مخالفت رفع نہو گی تو خواہ عمر بھر مشتری اُس زمین پر پھرے جاوے لیکن اُسکو قبضہ حاصل نہین ہوسکتا - اور اِس کا باعث یہ ہے کہ وہ جسمانی جزو جو کہ مشتری کو قبضہ لینے کے لیئے ضروری ہے جسمانی اتصال نہین بلکہ وہ جسمانی طاقت جسکی رو سے وہ زمین کو اپنی مرضی کے موافق بغیر کسی دوسرے کے دخل دہی کے استعمال کر سکے ایسی صورت مین فقط دو طریق ہین جنکی رو سے وہ قبضہ حاصل کر سکتا ہے (۱) مخالفت کرنے والون کو ترغیب سے کہ وہ اُسکے قبضہ کو مان لین (۲) اُنکی مخالفت کو زور سے مغلوب کر دے -

قبضہ حاصل کرنے کے لیئے یہ ضروری نہین کہ مشتری زمین مبیعہ پر قدم بھی رکھے اگر وہ زمین نزدیک ہو اور بائع زمین کیطرف اشارہ کرے اور ظاہر کرے کہ قبضہ خالی ہے اور اپنی رضامندی ظاہر کرے کہ وہ اُس زمین کا قبضہ مشتری کو دیتا ہے اور آپ دست بردار ہوتا ہے اور مشتری اُس قبضہ کے پانے کی رضامندی ظاہر کرے تو یہ امور انتقال قبضہ کے لیئے کفایت کرتے ہین یہ امکان کہ مشتری جس طرح چاہے بلا شرکت یا دخل غیری اُسکو برتے جو کہ قبضہ کے لیئے ضروری ہے اِس صورتمین بھی موجود ہے عام اس سے کہ اُس اراضی پر چلنے سے وہ شخص اراضی کا استعمال کرے یا نہ کرے -

قبضہ کو قائم رکھنے کے لیئے یہ ضروری نہین ہے کہ قابض زمین پر یا اُسکے پاس رہے جبکہ قبضہ ایکدفعہ حاصل ہو چکا ہو تو یہ ضرور نہین ہے کہ جسمانی طاقت اِس امر کی کہ قابض جسطرح چاہے اُس زمین کو برتے ہر وقت موجود ہے - اگر وہ شخص اُس جسمانی اختیار

یا طاقت کو جس وقت چاہے پھر پیدا کر سکے تو سمجھا جاویگا کہ وہ شخص قابض ہے۔ ایک شخص جو اپنا گھر چھوڑ کر ایک اور قریب کے شہر مین کاروبار جاری کر دے تو کہینگے کہ وہ شخص اپنے گھر اور جائداد پر قابض ہے۔

اشیاء منقولہ کا قبضہ ٹھیک اسی طرح سے حاصل ہو سکتا ہے اور اکثر اسی طرح ہوتا ہے کہ قبضہ لینے والے شخص کے اتصال جسمانی مین وہ شے آجاوے۔ ہم روپیہ کا قبضہ اسکو اپنی جیب مین ڈال لینے اور کوٹ کا قبضہ اسکو بدن مین پہننے اور ایک کرسی کا قبضہ اُسکے اوپر بیٹھنے سے حاصل کر سکتے ہین۔ لیکن یہ اتصال ضروری نہین ہے۔ اگر روپیہ میرے سامنے میز پر اور کوٹ میری جامہ دانی مین اور کرسی میرے گھر مین رکھی جاوے تو ویسا ہی سمجھا جاویگا کہ گویا مین نے اُن اشیاء کا قبضہ حاصل کیا ہے۔ اسیطرح سے اگر مین کوئی اسباب جو وزندار ہو اور جہاز پر سے اُتار کر اسی چبوترہ پر ڈالا گیا ہو خریدوں تو مین اُس کا قبضہ اس طرح حاصل کرونگا کہ بائع کی ہمراہی مین چبوترہ پر جاؤنگا اور بائع وہان جاکر مال کو میرے سپرد کرنے کے لیئے اپنا ارادہ ظاہر کریگا اور مین اپنا ارادہ اسکے قبول کرنے کے لیئے ظاہر کرونگا اور نیز اسی طرح سے اگر مین کسی گودام مین رکھے ہوئے اسباب کو خریدون تو مجھے قبضہ اس طرح دیا جاویگا کہ بائع مجھے اُس گودام کی کنجیان سپرد کر دیگا۔

قبضہ اُس وقت تک قائم رہتا ہے جب تک کہ اشیاء غیر منقولہ پر کسی طرح کا جسمانی قابو رہتا ہے اور جبکہ وہ جسمانی قابو نہین رہتا تو قبضہ بھی نہین رہتا۔ لیکن اگرچہ میں اپنی غیر حاضری اور ناطلبی کے ایام مین اوروں کے افعال کے باعث اپنا قبضہ کھو دون لیکن از روے قانون میرا خارج از قبضہ ہونا اُس تاریخ سے سمجھا جاویگا جب مجھے علم ہوا

قبضہ کے تصور کا جسمانی جزو فقط ایک حصہ ہے علاوہ اِسکے اگرایک اَور حصہ ہے جس کو
ہم ذہنی جزو کہہ سکتے ہین جسکے بغیر جسمانی جزو فقط ایک ایسا واقعہ رہیگا جس سے
کوئی نتائج قانونی اخذ نہین ہو سکتے اور نہ اُس پر خاص قانونی لحاظات مبنی ہو سکتے
ہین - قانون مین قبضہ کے لیئے فقط یہ ضروری نہین ہے کہ شے مقبوضہ کو حسب خواہش
برتنے کا جسمانی اختیار ہو بلکہ اُس اختیار جسمانی کو اپنی جانب سے عمل مین لانے کی بابت
ہمارے عزم مصمم کا ہونا بھی ضروری ہے -

قبضہ کے قانونی تصوّر مین اس جزو کا ازبس مُفید ہونا تمثیل ذیل سے معلوم ہوگا
مثلاً ایک شخص کے پاس ایک قیمتی جواہر ہے جسکو وہ چاہتا ہے کہ کلکتہ سے اپنے
گھر کسی گاؤن مین بھیجے اور اِس مطلب کے لیئے اُسنے یہ جواہر ایک اپنے نوکر کو دیا اور اُسکو
ہدایت کی کہ اِسکو میری بیوی کے حوالہ کردینا نہ تو نوکر کو اس عمل سے اُس جواہر کا قبضہ
حاصل ہوا اور نہ آقا کا قبضہ جاتا رہا - یہ بات سچ ہے کہ نوکر کو اُسوقت اُس جواہر پر اختیار
جسمانی ہوتا ہے لیکن جب تک وہ اپنے آقا کے حکم کا منقاد ہے تو وہ اِس اختیار جسمانی
کو خود عملمین لانے کا عزم نہین رکھہ سکتا اور برخلاف اِسکے آقا ایک لمحہ کے لیئے اُس جواہر
پر اپنا قبضہ نہین کہوتا اگر اُسکے احکام کی تعمیل کیجاوے -

بوساطت اپنے نوکر کے جو اُسکے احکام کا منقاد ہے آقا کا اختیار جسمانی جو قبضہ
کے لیئے ضروری ہے قائم رہتا ہے - لیکن اگر وہ اپنا ارادہ بدل دے اور مَین تنازع کرون
تو قانونی اعتبار سے قبضہ کی جائے بدل جاوے گی -

قانونی قبضہ کے لیئے یہ ضروری نہین ہے کہ قبضہ کرنے کا ارادہ ہمیشہ میری دلمین
موجود ہے - اگر مین نے ایک دفعہ یہ ارادہ مُصمم کرلیا کہ مَین کسی شے پر اپنی طرف سے

اختیار جسمانی کو عمل مین لاؤن اور اسطرح قبضہ کی تعمیل کر لون تو قبضہ کو قائم رکھنے کے لیئے یہ کافی ہوگا کہ مین اُس ارادہ پر قائم رہون۔

اِس بات مین کبھی شک نہین کیا گیا کہ گماشتہ یا معتمد کی معرفت بہی کوئی شخص کسی شے کا قابض ہوسکتا ہے لیکن انگریزی فقہا مین اِس قبضہ کی ماہیت کی بابت ہمیشہ اختلاف چلا آتا ہے۔ اکثر ایسے قبضہ کو قبضہ مجازی یا مصنوعی کہتے ہین لیکن سیوینی صاحب نے نہایت کامیابی کے ساتھ اسکی تردید کی ہے۔

گماشتہ یا نائب کی معرفت قبضہ ویسا ہی قبضہ ہے جیسا حقیقی مالک کا قبضہ قبضہ کے لیئے فقط دو باتین ضروری ہین اوّل اختیار جسمانی کو چاہیے جسوقت بحال کر لے کی طاقت اور دوم اُس اختیار کے عمل مین لانے کا قابض کیطرف سے مصمم ارادہ یہ صاف ہے کہ میرے نوکر کی پاکٹ مین جو میرا روپیہ ہے یا میرے گماشتہ کی نگرانی مین جو کہیت ہے اُسپر مین ویسا ہی قبضہ رکہتا ہون جیسا کہ اپنی انگلی کی انگوٹھی یا اپنے گہر کے اسباب پر۔ اشخاص نابالغ و فاترالعقل کی صورت مین جہانتک حالت ذہنی جو قبضہ کے لیئے ضروری ہے معدوم ہولیتی ہے۔ ولی یا منتظم اُس شخص فاترالعقل یا نابالغ کیطرف سے عزم (یعنے جزو ذہنی) اور اختیار جسمانی دونون کو عمل مین لاتا ہے۔ گماشتہ کے قبضہ اور ولی نابالغ یا فاترالعقل کے قبضہ مین یہ فرق ہوتا ہے کہ گماشتہ کا قبضہ اصل مالک کی مرضی اور اُسکے حکم پر موقوف ہوتا ہے لیکن دوسری صورت مین مالک اصلی یعنے شخص نابالغ یا فاترالعقل اختیار جسمانی یا عزم ذہنی دونون کے عمل مین لانے کے ناقابل ہے جو قبضہ کے لیئے ضروری ہین۔ اِس صورت مین ولی یا منتظم اُسکی ناقابلیت کو پورا کرتا ہے اور فی الحقیقت تمام اختیارات اصل مالک کے اُسکو حاصل ہوتے ہین اور اصل مالک اور ولی ملکر ایک پورا

آدمی بناتے ہین جو قابض تصور کیا جاتا ہے (دیکھو دفعہ ۴۲ تا ۴۳ ترجمہ مارکبی)

قبضہ مُستخرجہ وہ قبضہ ہوتا ہے جو ایک شخص دوسرے شخص کی ملکیت پر کرتا ہے نائب کا اختیار جسمانی بعض اوقات اُس کا قبضہ کہلاتا ہے اگرچہ قانوناً قبضہ اُس صورت مین اصل مالک کا ہوتا ہے لیکن قبضہ مستخرجہ حقیقی اور قانونی قبضہ ہوتا ہے اُس صورت مین وہ شخص جسکے پاس شے مذکورہ ہوتی ہے اُس شے پر اختیار جسمانی رکھتا ہے اور یہ بھی اختیار رکھتا ہے کہ اُس اختیار جسمانی کو عمل مین لاوے۔

اسلیئے نائب کی تحویل مین جسکو قانوناً قبضہ نہین کہہ سکتے اور قبضہ مُستخرجہ مین جو حقیقی اور قانونی قبضہ ہے (اگرچہ ملکیت سے جُدا ہے) فرق ظاہر ہے۔ لیکن ایسے بہتسے مشہور تعلقات قانونی ہین جنمین اختیار جسمانی کا ایک آدمی سے دوسرے شخص کیطرف منتقل ہونا ایک ضروری امر ہے۔ اور اکثر یہ سوال زیر تحقیقات ہوتا ہے آیا اس اختیار جسمانی کے انتقال کے بعد منتقل الیہ کی معرفت جو بطور نائب کے ہوتا ہے قبضہ مالک کے ہاتھ مین ہے یا نہین اور آیا منتقل الیہ اپنی جانب سے اُسپر قبضہ مُستخرجہ رکھتا ہے۔

وہ تعلقات جنمین یہ سوال پیدا ہوتا ہے بیشمار ہین۔ لیکن اکثر یہ سوال گماشتہ و مالک اور مستعار لینے والے و مُستعار دینے والے۔ کرایہ پر دینے والے اور کرایہ پر لینے والے اور ضامن اور ضمانت دینے والے اور راہن و مُرتہن کے درمیان کے تعلق کے وقت پیدا ہوتا ہے۔

بعضے تعلقات مین جو روزمرہ کے معاملات مین پیدا ہو جاتے ہین اور وہ قبضہ کے امر ہین اور اکثر امور مین عہد و پیمان دقول و قرار صریحہ پر مبنی ہوتے ہین لیکن اس قسم کا

قول و قرار صریحہ بہت شاذ و نادر ہوتا ہے اور اُسکی عدم موجودگی مین اس امر کے دریافت کرنیمین دقت حائل ہوتی ہے کہ قبضہ کسکے پاس رہا۔

معلوم ہوتا ہے کہ فُقہائے روما کا عمل اس اصول پر تھا کہ جب کوئی مالک کے دوسرے شخصکو اختیار جسمانی مُنتقل کردے اور ملکیت مُنتقل نہ کرے تو منتقل الیہ زمین یا شے پر قبضہ بالنیابت رکھے اور اصلی قابض وہ مالک ہی سمجھا جاوے اور یہ اصول تمام صورتون مین برتا جاوے سوائے اُس صورت کے جبکہ اُور حقوق سے متمتع اُٹھانے کے لیئے جو منتقل الیہ کو ہونی چاہیئے قبضہ کا ہونا لابد ہو۔

لیکن روما کے قانون مین بھی اس امر پر بڑا تنازع چلا آیا ہے کہ آیا ایسے تعلقات مین جنکا ذکر اُوپر کیا گیا ہے جسمانی قابو کے انتقال کے بعد قبضہ کونسے فریق کا رہتا ہے۔ سیوینی صاحب خیال کرتے ہین کہ قانون روما کے مُطابق گماشتہ اور مُستعار لینے والے اور کرایہ لینے والے اور ضمانت لینے والون کی صورتون مین قبضہ کا انتقال نہین ہوتا لیکن رہن کی صورت مین قبضہ مُنتقل ہو جاتا ہے اور اس امر مین اُسنے زمین اور اشیاء منقولہ مین کچھ تمیز نہین کی۔

انگریزی قانون بھی علی العموم قانون روما کے مطابق ہے لیکن ایک صورت مین یعنے زمین کو کرایہ پر دینے اور لینے کی صورت مین۔ چونکہ مزارع زمین ہر شخص اجنبی پر بلکہ خود مالک زمین پر اسحالتمین جبکہ وہ شخص یا خود مالک زمین اُس مزارع کے اختیار جسمانی مین کسی طرح سے خلل انداز ہو نالش دائر کر سکتا ہے اور علاوہ اُس کے مزارع اراضی مجاز ہے کہ اس اختیار جسمانی کے احتفاظ کو اُسکو کھوئے جانے کی حالت مین ہر ایسی قسم کے فیصلہ کی رو سے حاصل کرے جس سے خود مالک زمین کرتا اور علاوہ ازین

مالک زمین کسی ٹھیک ایسے مقدمہ مین جو قبضہ سے تعلق رکھے جبکہ اُس کی زمین
کسی مزارع کو کاشت کیلئے دیجاتی ہے اپنے نام سے مدعی یا مدعا علیہ نہین ہو سکتا
ان امور پر لحاظ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قانون کے منشار کے مطابق مزارع اُس زمین
پر جو اُسکی کاشت مین ہے قابض ہونا چاہیئے لیکن باوجود ان اُمور کے وہ قابض نہین
اوّل دن سے انگریزی قانون کا یہ منشا ہے اور ابتک یہی چلا آتا ہے کہ جو شخص کاشت کے
واسطے زمین لیتا ہے تو اُس کا کوئی حق یا مرافق زمین مین پیدا نہین ہوتا اور اسلیئے
اگر وہ مزارع اُس حالت کو قبول کرتا ہے تو وہ اُس زمین پر جسکو وہ کاشت کرتا ہے
قابض نہین ہو سکتا۔ ایسی صورت مین مزارع مالک زمین کا تحویلدار تصوّر کیا جاتا
ہے جو مالک زمین کو زمین کے منافع مین سے ایک مقدار معینہ ادا کرتا ہے اور باقی کو
اپنی مزدوری کے حق کے طور پر رکھ لیتا ہے۔

ہندوستان مین مزارع اور مالک کے درمیانی تعلّق مین اختلاف رائے ہونے
کے باعث بڑی دقّت پیدا ہوئی۔ چونکہ ایسا واقعہ ہوتا ہے کہ مزارع اور مالک زمین کے
درمیانی تعلّقات مین خواہ کسیقدر بے شمار اختلافات ہون۔ لیکن اُس تعلّق کی خارجی
صورت مین بہت شاذونادر فرق پڑتا ہے۔ ہمیشہ مزارع ایک رقم معیّن یا ایک مقدار معین حصہ
ہر صورت مین مالک زمین کو دیتا ہے۔ اسلیئے سلطنت انگریزی کے اوائل مین منتظمان
انگریزی نے (بسبب ناواقفیت کے) یہ فرض کر لیا کہ قانونی تعلّق جو اِس تعلّق کی خارجی
صورت سے ہندوستان مین ظاہر ہوتا تھا اُسی قسم کا ہے جیسا کہ انگلستان مین چنانچہ
لارڈ کارنوالس اور سر جان شور دونو کا اتفاق ہے کہ اگر زمین دار کو مالک تسلیم کیا جاوے
تو کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ رعیت کو کسی قسم کا حق زمین مین دیا جاوے اور

انگلستان مین جو تصورات مزارعان غیر مستاجر اور مالکان زمین پر صادق آسکتے ہین
اُنکو زمیندار اور رعیت کیطرف منتقل کردیا۔ اِس سے زمینداروں کو نہایت فائدہ پہونچا
کیونکہ اُس سے پہلے یہ زمیندار فقط ٹہیکہ دار محاصل سمجھے جاتے تھے اور زمین پر اُن کاکسیطرح
کا حق نہین تہا۔ لیکن رعیت کے لیئے یہ بربادی کا سامان تہا کیونکہ رعیت کو بالکل زمینداروُن
کے رحم پہ چہوڑدیا جو کہ جسوقت چاہین لگان کو زیادہ کردین اور چاہین جسوقت مزارع کو
بیدخل کردین لیکن خوش قسمتی سے چند ایسے اسباب جمع ہو گئے کہ زمیندار اپنے اس
اختیار سے فائدہ نہ اُٹہا سکے۔ لیکن تاہم یہ ضرور ہوا کہ کونسل واضعان قوانین کے کسی
ایکٹ کی رو سے مزارعان کی حفاظت کیجاوے اور اسیلیئے یہ ترکیب نکالی گئی کہ خاص
حالتون مین رعیت کو "حق دخیلکاری" عطا کیا جاوے اور لگان کی مقدار معین ہو جاوے
بلکہ مزارع اُسقدر لگان دیوے جو عدالت یا کوئی فریقین کے درمیان مشخص کردے
اِس امر کے دریافت کرنے مین سعی نہین کی گئی کہ یہ حق دخیلکاری کونسی جماعت حقوق
سے تعلق رکہتا ہے لیکن چونکہ ایکطرف تو یہ میلان معلوم ہوتا ہے کہ رعیت اپنی طرف
سے قابض اراضی نہ سمجہا جاوے بلکہ بطور نائب مالک کے قابض متصور ہو اور دوسری
طرف اُس کا حق دخیلکاری ایسا سمجہا گیا ہے جسکو وہ تمام دُنیا کے برخلاف بلکہ مالک کے
برخلاف بہی (نہ صرف بطور معاہدہ کے) عمل مین لاسکتا ہے تو اِس سے نتیجہ نکلتا ہے
کہ یہ حق دخیلکاری بہی اُن حقوق سے ہے جنکو حقوق بر ملکیت غیر یا حقوق آسائش
کہتے ہین۔

انگریزی قانون کا قاعدہ ہے کہ جسکو لٹلٹن صاحب نے قائم کیا تہا اور بعدہ تمام
مقننین اُسکو مانتے آئے ہین کہ اگر ملکیت مین دو شخص شریک ہوان تو ہر ایک شخص کل

اور نصف کا قابض ہے - اور ہم بیان کر چکے ہین کہ اِس فقرہ سے یہ مطلب ہے کہ ہر ایک مالک جائداد کے ہر ایک حصّہ پر دسترس اور قابو رکھتا ہے اور اسلیئے اگر تحویل اور قبضہ کے ایک معنے لیوین تو وہ شخص جائداد کے ہر ایک حصّہ کا قابض ہے لیکن تاہم وہ اس اختیار جسمانی کا استعمال فقط اپنی جانب سے نہین کرتا بلکہ جزواً اپنی جانب سے (یعنے اپنے حصّہ کی بہ نسبت) اور جزواً اپنے شریک کے وکیل کے طور پر (اُس شریک کے حصّہ کی نسبت) اِسلیئے قانوناً وہ شخص فقط اپنے حصّہ کا قابض کہلائے گا - خواہ کسیقدر شریک ہون لیکن ہر ایک شخص اپنے حصّہ کا قابض سمجھا جاویگا -

## طریقہاے استحصال قبضہ

وہ واقعات جن سے حق ملکیت حاصل ہوتا ہے مُفصّلہ ذیل ہین - دخل - حصُول طفیلی - بحق صنعت - ایجاد - اور مدت وقدامت - انتقال بحین حیات - انتقال بعد موت - فیصلہ عدالت ضبطی - انمین سے ہر ایک کا کچھ بیان کیا جاتا ہے -

## دخل

یہ دستور ہمیشہ سے چلا آتا ہے کہ جو شخص سب سے اوّل کسی شے پر قبضہ کرتا ہے یا اُسکو دریافت کرتا ہے تو وہ اُسکی ملکیت واقعی کی نسبت دعوی رکہتا ہے - یہ دعوی بہت سی وجوہات پر مبنی ہوتا ہے جنمین سے بعض یہ ہین - ہر ایک چیز کا کوئی نہ کوئی مالک سمجھا جاتا ہے جو سب سے پہلے اُس پر قبضہ کرے اُس کا دعوی سب سے زیادہ عمدہ ہے اور اُس دعوی کے تسلیم کرنے سے کسی شخصکو نقصان نہین پہونچتا اِس امر مین کہ موجودہ قبضہ تسلیم کرتی ہین کار کا فائدہ ہے اور واقعی قبضہ کی بابت خواہ مخواہ تنازع کہڑے کرتے ہین تکلیف ہوتی ہے - قانون رومامین دخل جائداد کے قبضہ کے استحصال کے طریقہاے قدرتی مین سب سے پہلے ہے - دخل سے مُراد

اُن اشیا پر منظر تصرف قبضہ کر لینا ہے جن کا کوئی مالک نہین - یہ اشیا خواہ ایسی ہون کہ
ابتک کسی نے اُنپر قبضہ کیا ہی نہو یا ایسے ہون کہ پہلے اُنپر کسی نے قبضہ کیا ہو لیکن اب وہ قبضہ
نہ رہا ہو یہی حیوانات وحشی کے لیئے ہے - جانوران وحشی - پرندون اور مچھلیونکو اگر پکڑنے والا
دوسرے کی زمین پر بھی پکڑے تو بھی اُسی کی ملکیت ہوتی ہین - لیکن اگر وہ فقط زخمی کر دے
تو اُسکو کوئی ملکیت حاصل نہین ہوتی - مور - کبوتر اور ہرن اگر وہ پالنے والے کے گھر واپس آنیکے
عادی ہون تو اُسکی ملکیت ہین ورنہ کسی کی نہین - مرغی اور بطخ وغیرہ گو گھر سے باہر ہون
لیکن پالنے والے کی ملکیت ہوتی ہین - قیدی اور لوٹ جو لڑائی مین ہاتھ لگے پکڑنے والے
کی ملکیت ہے لیکن وہ بھاگ جاوین تو اُسکی ملکیت نہین - ہوتی - جواہرات اور سنگھاے
قیمتی اگر دریا کے کنارہ پر پاے جاوین تو پانے والے کی ملکیت ہین - اگر پانیوالے کی جائداد مین
پاوین تو اُسکی اور اگر اَور کسی جائداد پر پاوین تو پانے والے اور مالک جائداد کے نصف نصف
برطانیہ مین دفینہ سرکار کا حق ہے - ہندوستان مین ایکٹ ۱۸۷۸ع مین اس مضمون پر
ذرا پیچیدہ قواعد بنائے گئے ہین لیکن اُس مین یہ حکم ہے کہ اگر مالک زمین کوئی استحقاق
قایم نہ کر سکے تو پانے والے کا حق ہے اور بعضی صورتون مین ۳/۴ پانے والے کو ملتا ہے
اور ۱/۴ مالک زمین کو - سرکار اگر دفینہ کی قیمت سے ایک خمس زیادہ ادا کرے تو لے سکتی ہے

## حصول طفیلی

شے مملوکہ کے حاصل کرنے کا ایک اَور طریقہ حصول کے ذریعہ سے ہے جبکہ اصل شے کے ساتھ
اُسکے متعلقات کی ملکیت بھی حاصل ہو جاتی ہے مثلاً قدرتی اور محنت سے پیدا کئے ہوے
منافع جیسے اراضی و کرایہ مکانات وسود و نقد و بڑہوتری مواشی وحیوانات وغیرہ
سبب اصل شے کے مالک کے حق ہین - ایک مکان یا اَور کوئی عمارت اگرچہ کسی اَور شخص کے ملبہ

اور خرچ سے تیار کیجاوے مالک زمین کا حق ہے لیکن اُس خرچہ اور لاگت کا معاوضہ جب نیک نیتی سے کیا ہو اوسے دینا چاہیئے۔ اسی اصول پر درخت اور جہاڑیان جو کوئی شخص غیر ہماری زمین پر لگاوے ہمارا حق ہے۔ جو زمین سمندر یا دریا سے برآمد ہو (پانی کے بہنے سے یا مٹی جم جانے سے) اُسی محال کے مالک کا حق ہوتا ہے جسپر وہ زیادہ ہوتی ہے لیکن عارضی طغیانی سے ملکیت مین تبدیلی نہین آتی۔ اور جب طغیانی یا چڑہاو کے باعث سے زمین کا حصہ جسکی تمیز ہوسکتی ہو ایک محال سے جُدا ہوکر دوسرے محال مین (جو کنارہ مقابل پر ہو یا کچھ نیچے) زیادہ ہوجاوے تو وہ اصلی مالک کا حق ہوتا ہے اور اگر وہ اپنے حق کو مدت مناسب کے لیئے قائم کرے۔

جب سمندر مین کوئی نیا ٹاپو پیدا ہوتا ہے تو قانون روما کے مطابق وہ اُس کا حق ہے جو اُسپر پہلے دخل کرے لیکن ہمارے قانون کے مطابق وہ سرکاری حق ہے اور یہی طرح اُس ٹاپو کا حال ہے جو دریا مین پیدا ہو۔ لیکن رومیون مین قاعدہ تہا کہ اگر کوئی ٹاپو دریا کے وسط مین ظاہر ہو تو وہ اُن دونون کا حق مشترک ہے جنکی زمین دونون کنارون پر رسیدہ مین واقعہ ہے لیکن اگر وہ ایک کنارہ کے نزدیک ہو تو وہ اُسی کنارہ کے مالک کا حق ہوگا۔

ایموس صاحب کہتے ہین کہ حقیقت یہ ہے کہ حصول اُن واقعات مین سے جس سے حقوق ملکیت پیدا ہوتے ہین اس بنا پر شمار کیا گیا ہے جس بنا پر دخل اور دیگر وقعات تسلیم کیئے گئے ہین۔ قانون کا بنانے والا نوع انسان کی اُمیدون اور عادات کو ملحوظ رکہتا ہے اور اُن سے جو قواعد بطور نتیجہ کے حاصل ہوتے ہین وہ یا تو رفتہ رفتہ بتقاضائے مصلحت ملکی وسیع ہوگئے ہین یا تنگ ہوگئے ہین۔ مثلاً "حصول" کی صورتین کاشتکار کی توجہ اور محنت کی خواہش کو اس اصول سے نہایت تقویت پہونچتی ہے کہ اُس کی محنت کی پیداوار پر اوسکی

دعاوی تسلیم کیئے جاوین اور اُنپر عملدرآمد ہو۔ دریا مین کسی جزیرہ کے پیدا ہونے اور زمین
برآمد مین مخالف دعویداروں کے دعوی کا فیصلہ اُنکے ہی قدرتی اُمیدون کے مطابق
کیا جاتا ہے اور اُنکے دعوونکو تسلیم کر لینے مین یہ بہی فائدہ ہے کہ بیرونی دعویدار دن کا خوصلہ
نہ پڑتا ہے۔ یہ مشہور مثال کہ ایک مصور نے غیر شخص کے مملوکہ حریر یا کپڑے پر ایک بے بہا
تصویر کہینچدی اُس مصلحت کی بہت عمدہ نظیر ہے جو سرکار کو اُن دعوون کے تسلیم کرنیکی ترغیب دیتی ہے
وہ مصلحت یہ ہے کہ عوام الناس کی اُمیدون اور رواجات کو جہانتک ممکن ہو نقصان نہ پہنچانا
چاہیئے اسلیئے عوام الناس مین صنعت۔ زراعت اور دستکاری کے شوق اور ہمت کے بڑہانے
کیلئے حصول کو بطور ایک ذریعہ استحصال ملکیت کے تسلیم کر لیا گیا ہے۔ ہندوستان مین
دریا برد برآمد کا جو قانون ہے اُس مین بہی اس اصول کی تقلید کی گئی ہے اور اُس مین
رواج اور دستور کو اوّل بنائے فیصلہ ٹہرایا گیا ہے اور جہان یہ نہو تو رگیولیشن ۱۱ سنہ ۱۸۲۵ع
مین اس قسم کے اصول جیسے اوپر بیان کیئے گئے اختیار کیئے گئے ہین۔

## صنعت

جب ایک شخص دوسرے شخص کے مملوکہ مصالح سے ایک چیز تیار کرتا ہے اور مالک مصالح اور
شئے کے بنانے والے مین تنازع واقعہ ہوتا ہے اُس کا فیصلہ کس طرح کرنا چاہیئے۔ مقننان
روما نے نہایت صحت کے ساتہہ فریقین کے دعاوے کی حد باندہ دیتی تہی۔ دونون مین سے
کسیکو ملکیت کے حقوق عطا کرنے کے یہ معیار ہین۔ (۱) ارادہ فریقین (۲) شئے مصنوعہ کو توڑ
پہوڑ کر پہر مصالح کو اُسکی حالت اصلی مین لانے کا امکان یا غیر امکان اور مشکل (۳) محنت
کی مقدار جو اُسپر کی گئی اور محنت اور مصالح کی قیمتون مین نسبت (۴) گورنمنٹ کو حرفت
وصنعت کی تشویق کا خیال۔

قانون روما کے قواعد یہ تھے کہ اگر شے مصنوعہ کو توڑ پہوڑ کر مصالح پہر اپنی حالت اصلی پر آجاوے تو مصالح کا مالک اُس شے مصنوعہ کا مالک ہے نہین تو صانع لیکن اُسکو مصالح کی قیمت دینی پڑے گی اگر کوئی شخص ایسے مصالح سے چیز بناوے جو کچہ تو اُسکی ملکیت کا ہو اور کچہ دوسرے شخص کی ملکیت کا تو بہی یہ قاعدہ برتا جاتا تہا۔ اگر دو چیزین فریقین کی رضامندی سے ملائی گئی ہین عام اس سے کہ وہ جدا ہو سکتی ہون یا نہین وہ شے مشترک ملکیت ہے ایک عمارت جو دوسرے شخص کی زمین پر بنائی جاوے وہ مالک زمین کا حق ہوتا ہے بشرطیکہ کوئی قول و قرار باہمی نہو لیکن اگر غلطی سے دوسرے کی زمین پر بنگئی ہے تو بنانے والا ملبہ یا اُسکی قیمت مع لاگت مکان کے وصول کر سکتا ہے۔ پرائے کاغذ پر جو چیز لکہی جاوے وہ کاغذ کے مالک کی ملکیت ہو جاتی ہے لیکن اور شخص کے کاغذ یا کپڑے پر جو تصویر بنائی جاوے وہ مصوّر کا حق ہے۔

## ایجاد

حرفت و صنعت و دستکاری کی تشویق کے لیئے زمانہ حال مین تمام ممالک کی یہ عادت عمومی ہے کہ اشیاء مفیدہ کے بنانے کے نئے طریقون کے ایجاد کرنے والون کو چند حقوق عطا کیئے جاوین اسی طرح کی رعایت مصنفون کے ساتہہ کیجاتی ہے۔ تصنیف اور ایجاد کے حق کے بارہ مین یہ خصوصیت ہے کہ کوئی خاص شے نہین جسکے متعلق یہ حقوق دیئے جاوین۔ یہ حق تمام اشخاص کے مقابلہ پیدا ہوتا ہے لیکن اُسکی صورت مین بجائے اسکے کہ کسی کو شے مملوکہ آزادی سے استعمال کرنے مین دخل دہی سے منع کیا جاوے اُنکو نقلون اور مشتقون کے بیچنے سے منع کیا گیا ہے۔ اور ایک قسم کا "اجارہ" ہے لیکن اُسکا اثر وہی ہے جو ایک حقیقی حق ملکیت کے پیدا ہونے کا ہوتا۔

## مرور زمانہ و قدامت تصرف

مرور زمانہ سے ملکیت کا حاصل کرنا اور اُس سے تمتع اُٹھانا حق اِستناع کہلاتا ہے
مارکبی صاحب فرماتے ہین کہ قبضہ دیرینہ کے لیئے قانون کی حفاظت کو دو صورتون مین
وسعت دیجاتی ہے۔

یہ حفاظت ہر ایک مُلک کے قانون مین قبضہ دیرینہ کے لیئے مخصوص ہے۔ بعض بعض وقت
صاف صاف لکھا ہوتا ہے جو کوئی شخص مُدت معینہ تک قابض رہتا ہے وہ مالک تصور کیا
جاتا ہے اور بعض اوقات اگرچہ قابض کو صریح الفاظ مین مالک نہین تسلیم کیا جاتا لیکن تاہم
کسی اَور شخص کے لیئے جو مدت معینہ تک غیر قابض رہا ہو یہ گنجایش نہین چھوڑی جاتی کہ
وہ ملکیت کا دعوی کرسکے۔ قانون روما اور قانون انگلینڈ دونون طرح کی حفاظت کا رواج
ہے اور اکثر دونون مخلوط کر دیئے جاتے ہین۔

زبان کی خرابی کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ یہ لفظ امتناع (پریس کرپشن) بعض وقت ایک معنے
مین بعض وقت دوسرے معنے مین اور بعضے وقت دونون معانی مین بلا تمیز استعمال کیا جاتا ہے
جبکہ کسی ایسے شخص کے برخلاف دعوی ملکیت کیا جاوے جو مدت معینہ تک کسی چیز پر قابض
رہا ہو اور وہ شخص اُسوقت یہ عذر پیش کرے کہ مین مدت کثیر تک قابض رہا ہون
اور مجھے اس مین مداخلت نہین ہو سکتا اِس عذر کو روما کے مقنن حق تصرف
قدیم کہتے ہین برخلاف اسکے لارڈ کوک حق تصرف قدیم کو اُس استحقاق کا حاصل کرنا بتلاتا
ہے جو مرور زمانہ اور حفاظت سے پیدا ہوا ہو ضابطہ فرانسیسی مین بھی اسی
قسم کی تعریف کی ہے اور فرانس کے مقنن چارہ جوئی کی میعاد کے عارض ہونے
اور انتقال حق مین کچھ تمیز نہین کرتے لیکن انگریزی قانون مین یہ تمیز کیجاتی ہے

اور ہم اُن دونون قسم کی حفاظت کو میعاد اور حق تصرّف قدیم سے تعبیر کرینگے
اور حق تصرف قدیم کے دو معنے لینگے جو کوک نے لئے ہین نہ کہ جو دعا کے مقننون نے
لیئے ہین۔ (اسکی مفصل بحث مترجم کے ترجمہ مارکبی یعنے رسالہ اصول قانون مین درج ہے)
مارکبی صاحب ان دو قسمونکی حفاظت مین یہ تفریق کرتے ہین کہ اول کو حقوق [illegible]
اور دوسری کو میعاد کہتے ہین اور لفظ امتناع کو لارڈ کوک کے معنی مین استعمال کرتے ہین
قانون روما مین قبضہ مستقل اور استعمال بہ نیک نیتی کے باعث اشیاء منقولہ مین ایک برس مین
اور اشیاء غیر منقولہ مین دو برس مین حق ملکیت حاصل ہوجاتا تھا۔ بعد [illegible]
کے باعث اشیاء غیر منقولہ کے بارہ مین دس اور بیس برس مین استحقاق حاصل ہوجاتا تھا
اگر فریقین غیر حاضر ہوتے تھے تو بیس برس مین اور حاضر ہوتے تھے تو دس برس مین
جو اشیاء بیع یا رہن یا اور کسی جائز طریق انتقال سے حاصل کیجاتی تھین اور ان مین کوئی
نقص رہجاتا تھا تو وہ ایک دو برس کے قبضہ سے کامل ہوجاتا تھا۔ قبضہ قانونی کی صورت
مین قاعدہ امتناع بہ تصرف قدیم و سرور زمان صادق آتا تھا اور حقوق بر ملکیت غیر کی
صورت مین محض قبضہ۔

فرانسیسی قانون مین بھی انہی اصول پر دو قواعد مبنی ہین۔ اول وہ شخص جو نیک نیتی
سے یا استحقاق ظاہری پر جائداد غیر منقولہ حاصل کرتا ہے تو وہ دس برس کے بعد اگر وہ
ملک مین رہتا ہے اور ۲۰ برس کے بعد اگر وہ کہین باہر ہے اور وہان کی [illegible] مالک
ہوجاتا ہے۔ دوم کہ تمام دعاوی قابض سے ساقط کئے بخلاف مستغیث اور زائد از میعاد
ہین اوسکو اور کسی استحقاق کے پیش کرنیکی کچھ ضرورت نہین ہے۔

انگلستان مین قانون ہاے قبل از ۳ و ۴ ولیم چہارم باب ۲۷ کی رو سے ایک مدت

سعین کے بعد چارہ جوئی ممتنع ہوجاتی تہی لیکن حق زائل نہین ہوتا تہا - مگر قانون مذکور
بالا کی روسے قرار پایا کہ جب چارہ جوئی ممتنع ہوگئی حق بہی زائل ہوگیا - رہنی اور
لگان کی میعاد بیس سال تہی لیکن ناقابلیت ہائے ذاتی کی صورتین اور دس برس
کی رعایت دیجاتی تہی -

استظاہر روشنی کے لیئے بیس سال اور دیگر حقوق آسائش کے لیئے ۴۰ سال مین بصورت
عدم موجودگی کسی عہد باہمی کے حق مطلق پیدا ہوجاتا تہا -

میعاد کی بابت انگلستان مین یہ قانون پاس کیئے گئے ہین ۳ و ۴ ولیم چہارم باب ۲
و ۴۴ و ۲۱ جیمس اول باب ۱۶ -

مسٹر لنڈلی صاحب نے نہایت مشہور معاملات کی میعادین اس طرح لکہی ہین -

چالیس برس - زمین یا لگان کی بازیافت کے لیئے جب دعویدار کوئی شخص ہوکار پوریشن نہو
بیس برس - میعاد برائے ایضاً معمولی عوارض - الفکاک رہن وغیرہ وغیرہ -
چہہ برس - بقایائے لگان وجہیز وغیرہ کی بازیافت کے لیئے -
چار برس - ارجاع نالش مقدمات حملہ - قید ناجائز وغیرہ کے لیئے -
دو برس - برائے ارجاع نالش ازالہ حیثیت عرفی بالفاظ وہرجہ ہائے وغیرہ -

مدت اُسوقت سے شروع ہوتی ہے جبکہ اُس شخصکو حق نالش حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ
وہ صحیح الحواس - بالغ - قیدخانہ سے باہر اور عورت ہو تو غیر منکوحہ ہو -
پہلے بعبور دریا شور ہونے یا قید مین ہوجانے کی صورت مین میعاد بڑہا دیجاتی تہی لیکن
۱۹ و ۲۰ وکٹوریا باب ۹۷ دفعہ ۱۰ کے بموجب یہ قرار پایا ہے کہ بوقت حصول حق ارجاع نالش
بعبور دریائے شور غیر حاضر ہونے یا قید مین ہونے سے میعاد مُعیّنہ سے زیادہ کچھ

رعایت نہ دیجاوے گی۔

ہندوستان مین ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع کی روسے امورات ذیل مین میعادہاے ذیل مقرر کی گئی ہین۔

۱۲ برس کا قبضہ مخالفانہ قابض کو حق مطلق عطا کرتا ہے۔

۲۰ برس کا احتفاظ حق آسایش عطا کرتا ہے۔

معمولی نالش کیواسطے تین برس میعاد ہے۔ خاص صورتون مین ایک برس سے ۱۲ برس تک میعاد رکہی گئی ہے اور جس صورتین کوئی میعاد نہین بیان کی گئی وہان چھہ برس میعاد ہے۔

۳۰ برس سے ۶۰ برس واسطے رہن ہاے و حقوق سرکاری کے میعاد رکہی گئی ہے۔

عام قاعدہ یہ ہے کہ حق القبض سے فایدہ اوٹھانے کے واسطے قبضہ باعتبار حق ہونا چاہیے نہ قبضہ مستحرجہ۔ اور کوئی پوشیدہ اور بالجبر احتفاظ کافی نہوگا بلکہ ظاہر اور لگاتار ہونا چاہیے یا یہ کہو کہ قبضہ مخالفانہ ہونا چاہیے اور باعتبار حق ہو۔ حق آسایش کی صورت مین فقط احتفاظ محض کافی ہے۔

## انتقال

انتقال یا تو بحین حیات یا بعد موت مالک ہوسکتا ہے۔ دوسری صورتین در اخیتار عام قانون کی پابندی یا مالک متوفی کی خواہش ہاے اظہار کردہ شدہ کی پابندی کیجاتی ہے انتقال بحین حیات وہ انتقالات ہین جو مالک اپنی زندگی مین کرتا ہے اور جو اوسی وقت سے اثر پذیر ہوجاتے ہین۔ اس انتقال کے طریقہ ہبہ۔ بیع اور ترک ہین۔

ترک کی صورت مین ہم پہلے ہی بیان کرچکے ہین کہ اوّل جو دخل کرلیتا ہے مالک بنجاتا ہے

جبکہ جائداد منقولہ ہو اور منتقل کنندہ یا قانون نے کسی اور طرف اشارہ نہ کیا ہو۔ قانون روما کے مطابق انتقال کامل کے لئے چار مراتب ضروری ہیں اول استحقاق منتقل کنندہ بے تقسیم ہونا چاہیئے۔ دوم قبضہ دیدینا چاہیئے۔ سوم وہ انتقال کرنیکا ارادہ رکھتا ہو۔ چہارم منتقل الیہ بھی ارادہ رکھتا ہو۔ بیع کی صورتمیں جائداد حاصل نہ کیجاتی تھی جب تک قیمت ادا نہ کیجاتی تھی۔ ہبہ کی صورت میں وہ بمرضی واہب مسترد ہو سکتا تھا اور موہوب الیہ کے پہلے مرجانے سے زائل ہوجاتا تھا۔ قانون روما میں مالک کے حق انتقال پر کوئی قید نہ تھی سوائے ان اشخاص کے جو بحق خود مالک نہیں ہیں۔ اشیائے منقولہ کے انتقال کے متعلق اکثر قانونوں نے کوئی قید نہیں لگائی اور فقط ان ملکوں میں جہاں ملکیت مشترکہ خاندان کی رسم ہے قیود لگائی جاتی ہیں۔ ہندوستان میں یہی صورت ہے کہ از روئے دھرم شاستر وہ تمام انتقالات جو خاندان سے باہر کیے جاویں اچھے نہیں سمجھے جاتے اور زمین کی صورت میں اور ان اشیائے منقولہ کے بارہ میں جو خاندان کی جائداد جدی ہے وہ بالکل ممنوع ہیں۔

انتقالات بعد از موت میں سے اول تسلیم کی قیود ہیں۔ ہندو دھرم شاستر کے مطابق موجودہ مالک کا یہ حق کہ وہ اپنی موت کے بعد طریق وراثت کو بدل سکتا ہے تسلیم نہیں کیا گیا۔ قانون روما کے مطابق اپنی جائداد کے ۳/۴ سے زیادہ معمولی وارث کی سوا اور کسیکو نہیں دیسکتا تھا۔ ابوین اپنے بچوں کے لیئے اور اولاد اپنے ابوین کے لیئے از روئے قانون ایک حصہ چھوڑ جانے کو مجبور ہوتی ہے جو ۱/۴ سے کم نہ ہو۔

فرانس میں اگر کوئی شخص بغیر کسی اولاد یا اور کسی وارث کے مرجاوے تو وہ اپنی تمام جائداد غیروں کو چھوڑ سکتا ہے لیکن اگر اسکے ایک بچہ ہے تو آدھی اور دو بچے ہیں تو ۱/۳ اور

تین یا زیادہ بچے ہین تو ⅟۲ سے زیادہ منتقل نہین کر سکتا - زمانہ حال کے قانون انگلستان کے مطابق (پہلے خواہ کسیقدر قیود ہون) اب اختیارات متعلق وصیت نامجات بالکل بلا قید ہین سوا جایداد (ان ٹیلڈ) جسکو وہ منتقل نہین کر سکتا -

سکاٹلنڈ مین اگر متوفی کے پیچھے نہ بیوی اور نہ اولاد رہے تو وہ اپنی تمام جایداد کو منتقل کر سکتا ہے لیکن اگر بیوی اور اولاد دونون باقی رہین تو وہ ⅓ کو اپنی مرضی کے موافق منتقل کر سکتا ہے - شرع محمدی مین اس قسم کا انتقال ایک ثلث سے زیادہ نہین ہو سکتا -

ہر ایک قانون مین کوئی نہ کوئی قواعد وراثت وضع کیئے گئے ہین جو اس متوفی کی جایداد کی صورت مین جسنے کوئی ہدایت اسبارہ مین مطابق منشاے قانون نہ چہوڑی ہو برتے جاوین - بالعموم ان قواعد مین یہ حکم ہے کہ وراثت متوفی کے ساتھہ قرابت پر موقوف ہے لیکن بعض قانونون مین دیگر امورات بہی ملحوظ ہوتے ہین جیسے خاندانی جایداد کا مقسومہ رہنا یا فائدہ کی مقدار جو کوئی زندہ آدمی بزعم بعض متوفی کی روح کو پہونچا سکین وغیرہ وغیرہ - رشتہ داران قرابتی یا تو اولاد سلسلۂ متنزل یا آبا و اجداد سلسلۂ متصاعدہ طرفی ہوتے ہین - قرابت دو قسم کی تہی مستقیم اور طرفی حقیقی کو سوتیلونپر ترجیح دیجاتی ہے -

روما کے قانون قدیم مین وراثت خاندان کی ترکیب پر ہیتے تھے - سب سے اول وارث وہ اولاد درجہ وار ہوتی تہی جو باپ کی حکومت مین ہوتی تہی - اُنکے نزدیک قرینہ قرابتی یعنے وہ اشخاص جو بصورت زندہ ہونے جد مشترک کے ایک ہی جا کی حکومت مین ہوتے ان سب کے نہ ہونے کی صورت مین وراثت اُن اشخاص کو پہونچتی تہی جن کا

نام وہی ہوتا تھا جو متوفی کے خاندان کا خاندانی نام ہونے کا دستور جیسا انگریزوں
مین ہے۔ مترجم) شہنشاہ جسٹس لی ٹیین نے یہ طریقہ بدل دیا اور قانون وراثت اسطرح
قرار پایا۔ جائداد حقیقی و ذاتی مین کچہ تمیز نہ کیجاتی تھی۔ فرزند اکبر کے حق کا کچہ خیال نہ کیا
جاتا تہا۔ ورثائے نرینہ کو اناث پر کچہ ترجیح نہ دیجاتی تہی۔ قرابتی قرابت نسبی کے
لحاظ سے وراثت پاتے تھے۔ رشتہ داران از طرف ذکور و رشتہ داران از طرف اناث
مین کچہ تمیز نہ کیجاتی تہی۔ قرابت نسبی کے ذریعے سے گویا فیمابین زوج یا زوجہ کے اور
کسیکو حق وراثت نہ پہونچتا تہا۔ ترتیب وراثت یہ تہی (۱) اولاد یعنے سلسلہ متنزلہ (۲)
سلسلہ متصاعدہ و بہائی بہینین (۳) سوتیلے بہائی اور بہینین (۴) تمام اقربائے
طرفی بترتیب قرابت۔

بموجب قانون انگلستان وراثت بخط مستقیم اُس شخص کی اولاد کو جو آخر مین
مستحق تہا اُترتی آتی ہے ورثائے ذکور کو ورثائے اناث پر ترجیح دیجاتی ہے و ذکور
مساوی الدرجہ مین سب سے بڑے کو وراثت پہونچتی ہے۔ لیکن اناث مساویۃ الدرجہ
سب کی سب لیتی ہین۔ سلسلہ متنزلہ یا (سافلہ) کے بعد باپ جو سب سے اقرب سلسلہ عالیہ
و متصاعدہ مین ہوتا ہے وارث ہوتا ہے۔ لیکن باپ کی عدم موجودگی مین بہائی اور بہینین
اور انکی اولاد لیتے ہین اور جب تک باپ کی اولاد ختم نہ ہولے تو کسی بعید درجہ کی جہد
بخط مستقیم کو وراثت نہین پہونچتی۔

جایداد ذاتی کی صورت مین ترتیب ذرا مختلف ہے ایک ثلث بیوہ کو ملتا ہے
اور باقی بحصہ مساوی اولاد یا انکی اولاد کو بصورت عدم موجودگی اولاد بیوہ کو نصف اور
باقی نصف رشتہ داران طرفی کو۔ اگر بیوہ نہ ہو تو کل اولاد کو اور اگر نہ اولاد ہو اور نہ بیوہ

کل رشتہ داران طرفی کو۔ رشتہ داران طرفی مین سے رشتہ داران از جانب مادر رشتہ داران از جانب پدر مساوی الدرجہ حصہ پاتے ہین۔

ہندؤ مین پہلے زمانہ مین فقط فرزند اکبر کو وراثت پہونچنے کا رواج تہا لیکن مدت ہوئی وہ منسوخ ہوگیا اور اب تمام فرزندان نرینہ جو عورت منکوحہ سے ہون اور متوفی کی موت کے وقت اُس کے بہائی ہون اُسکے ترکہ کے حصہ دار مساوی ہوتے ہین عام اس سے کہ جائداد متروکہ حقیقی ہو یا ذاتی مکسوبہ ہو یا موروثی۔ پرپوتی تک حق قائم مقامی بہی تسلیم کیا گیا ہے اور پوتا اور پڑپوتا بہی اگر ایک کا باپ اور ایک کا باپ اور دادا دونون مرجاوین وہ اپنے چچا اور دادا کے بہائی کے ساتھ جُداگانہ مساوی حصہ لین گے۔ لفظ پُتّر سے اُس کے تنگتر معنے مین پوتا اور پڑپوتا بہی مُراد ہوتے ہین متبنی بیٹا صلبی بیٹے کے قائم مقام ہوتا ہے جبکہ صلبی بیٹا کوئی نہو اور حقوق مین بیٹے کے مساوی ہوتا ہے۔ شودر اقوام کے بیٹو مین فرزند ولدالحرام جو لونڈی سے پیدا ہے جو عورت منکوحہ کے بیٹون سے نصف لیتا ہے اور جب کوئی بیٹا یا پوتا یا پڑپوتا نہو لیکن نواسا ہو تو وہ برابر حصہ لیتا ہے۔

بیٹون کی عدم موجودگی مین پڑپوتے وارث ہوتے ہین اُس صورت مین بہی اُنکو اُنکے باپ اور دادا کا حصہ ملتا ہے۔

شرع محمدی کے مطابق ایک سے زیادہ اشخاص جو متوفی سے مختلف رشتے رکہتے ہون ایک ہی وقت مین وراثت پاسکتے ہین۔ اِنکے حصے مقرر ہوتے ہین اور وراثت ایک ہی وقت مین جزواً متنزل اور جزواً متصاعد ہوتی ہے۔

ابوین۔ اولاد۔ زوج۔ وزوجہ ہر ایک صورت مین حصہ لیتے ہین اور حصہ دارون کا

درجہ اور تعداد کچہ ہی ہو۔

یہ عام قاعدہ ہے کہ بہائی کو بہن سے دوچند ملتا ہی لیکن اگر بہائی بہن ایک یا اور مختلف ماؤن سے ہو اس قاعدہ مین استثنا ہے۔

باقیونکو عصاب کہتے ہین۔

وصیت کرنے کے طریقہ کے بارہ مین ہم پاتے ہین کہ جہان وراثت یا وصیت تسلیم کی گئی ہے از روے شرع متوفی کے ارادہ کی تحریری اور مستند شہادت نہایت ضروری ہے۔ اِس قاعدہ کی خوبی ظاہر ہے۔

قانون روما مین تین قسم کی وصیتین تسلیم کی گئی تہین۔ اوّل جو وصیت لوگون کے سامنے مجلس مین کیجاوے۔ دوم سپاہی لڑائی کو جاتے ہوئے اور سپاہی ہون کے مونہہ مین وصیت کر سکتے تھے۔

سوم۔ وہ وصیت جو ایک خیالی بیعنامہ کی شکل مین ہوتے تھے جس مین تمام رسومات بیعنامہ پوری ہوتی تہین اُس مین پانچ گواہون اور وارث لقایا کی موجودگی ضروری تہی رفتہ رفتہ تحریری وصیتین ہونے لگین اور تحریری وصیتون مین سات گواہونکی ضرورت ضروری ہوتی تہی۔

قانون فرانس کے مُطابق وصیت نامہ اگر وہ پورا پورا لکہا ہوا ہوا ور تاریخ اور دستخط موصی اُس پر درج ہون کافی ہے۔ یہ بہی ہو سکتا ہے کہ وصیت نامہ عام جلسہ مین ہو دو گواہون کے مُونہہ اور دو عہدہ داران تصدیق کنندہ کی مدد سے یا ایک عہدہ دار اور چار گواہون کے مُونہہ مین اور اُسپر موصی کے دستخط ثبت ہون اگر وہ لکہہ سکتا ہو اور لکہہ نہ سکتا ہو یہ ذکر ہونا چاہیئے کہ لکہہ نہین سکتا۔ تیسری شکل کی وصیت وصیت مخفی

ہوتی ہے اس وصیت کو خود موصی لکھکر یا لکھا کر اور اُسپر دستخط کرکے اور مُہر لگا کر ایک عہدہ دار اور چہہ گواہونکو دیدیتا ہے اور موصی بیان کرتا ہے کہ اس مُہر بند پاکٹ مین اُسکی وصیت ہے اور اِس بیان کے بعد اس مضمون کا ایک نوٹ وصیت نامہ کے لفافہ پر لکھا جاتا ہے جسپر موصی اور عہدہ دار تصدیق کنندہ اور گواہ اپنے اپنے دستخط ثبت کر دیتے ہین -

اگر کوئی باشندہ فرانس غیر ملک مین ہو تو وہ ایک تحریری وصیت بہ ثبت دستخط و تاریخ کر سکتا ہے یا ایسی کوئی تحریری وصیت ہو جو اُس مُلک کے دستور کے مُوافق قلمبند کیگئی ہے جہان وہ تحریر کی گئی ہو -

انگلستان مین بموجب قانون ادکٹوریہ باب ۲۶ وصیت کی بابت قواعد مقرر کیگئے ہین جنمین سے بعض یہان لکھے جاتے ہین -

۱- ہر ایک شخص مجاز ہے کہ وصیت تحریر کردہ مطابق ایکٹ کے ذریعہ سے اپنی تمام جایداد حقیقی ہو یا ذاتی جس کا وہ اپنی موت کے وقت مُستحق ہو وصیت با منتقل کردے -

۲- کوئی وصیت نامہ جائز نہین جبتک تحریری نہو اور جبتک اُسکے نیچے یا انجام میں موصی کے دستخط نہون یا کسی اور شخص نے اُسکی ہدایت سے اُسکے مُوجہہ مین اُسپر دستخط نہ کیے ہون اور ایسے دستخط کو موصی نے دو یا زیادہ گواہونکی موجودگی مین ثبت یا تسلیم نہ کیا ہو یہ گواہ موصی کے سامنے اُسپر دستخط کرین گے لیکن کوئی خاص طریقہ تصدیق گواہان ضروری نہین -

اِس سے معلوم ہوا کہ قانون انگلستان کے مطابق وصیت کا دو گواہون کے مُوجہہ مین اور چند رسومات کے ساتھہ ہونا ضروری ہے - تحریری وصیت نامجات جنپر کوئی گواہی نہ ہو ناجائز ہین -

لیکن کوئی سپاہی جو اُسوقت خدمت جنگی پر ہو یا کوئی ملّاح جو سمندر مین ہو اپنی جائداد ذاتی کو ایک زبانی وصیت سے بہی منتقل کر سکتا ہے جیسا کہ وہ ایکٹ کے پاس ہونے سے پہلے بہی کر سکتا تہا۔

۳۔ ہر ایک وصیت تحریری بابت جائداد حقیقی و ذاتی سے یہ فرض کر لیا جاویگا کہ وہ موصی کی موت سے فوراً ما قبل تیار کی گئی ہے جبتک وصیت نامہ اِسکے برخلاف ظاہر نہو۔

۴۔ وصیت کا موصی ۱۲ سال سے عمر مین کم ہو تو جائز نہو گی۔

۵۔ بطور عام قاعدہ کے ہر ایک وصیت جسکو کسی مرد یا عورت نے کیا ہو اُسکی نکاح پر منسوخ ہو جاوے گی۔

تمام ہبہ یا ترکہ جو وصیت نامہ مین گواہ حاشیہ کے نام یا گواہ حاشیہ کی بیوی یا خاوند کے نام یا کسی شخص کے نام جو اُنکے ذریعہ سے دعویدار ہو کالعدم ہو گی لیکن وہ گواہ وصیت کے لکہے جانے کے ثبوت کا گواہ جائز ہو گا۔

قانون سکاٹلنڈ کے روسے وصیت فقط جائداد ذاتی کی ہو سکتی ہے وصیت نامجات جو تحریری ہون اور جنپر موصی کے دستخط ہون بغیر گواہون کے بہی جائز ہوتے ہین۔ لیکن جب اُنکو کوئی اَور شخص لکہے تو موصی کے دستخط اُسپر ہونے چاہئین اگر وہ لکہہ سکتا ہو اور دو گواہون کی شہادت ہونی چاہیئے اور انجام مین ایک فقرہ تصدیق ہونا چاہیئے جسمین تحریر کنندہ اور گواہان تصدیق کنندہ کے دستخط ثبت ہون۔ جو شخص لکہہ نہ سکتا ہو اُسکے وصیت نامہ پر عہدہ دار تصدیق کنندہ (نوٹیری) کے دستخط ہونے چاہئین جسکو وہ اجازت دے اور دو گواہون کے۔ اُس حلقہ کا پادری نوٹیری کا کام کر سکتا ہے لیکن ایسی وصیت ناجات مین جنمین کوئی استحقاق قابل وراثت یا کوئی اہم وجوہ کو ہو

دونون ٹیری اور چار گواہ ضروری ہین۔

ازروے قانون سکاٹلنڈ نابالغ (مرد ہو یا عورت) اور عورت منکوحہ جسکی جائداد شخصی علیحدہ ہو وصیت کرسکتی ہے

## فیصلۂ عدالت و قبرقی

یہ طریقہاے استحصال و انتقال حقوق ملکیت عدالتون کے فیصلجات سے متعلق ہین اور اُنکی بابت زیادہ بحث کرنے کی کچہ ضرورت نہین۔

# بارہوان باب

## قانون معاہدات

### معاہدہ کی بابت زمانہ ابتدائی کے تصوات

قانون وجوبات مین وہ فرائض و حقوق ثانیہ شامل ہین جو کسی حق آولیہ عائد کردہ قانون مین دست اندازی کرنے سے پیدا ہوتی ہین اور یہ حقوق آولیہ یا تو عام طور سے قانون صریحاً عائد کردیتا ہے اور یا قانون اُس معاہدہ کو جو چند اشخاص باہمی عہود کرکر کرتے ہین تاثیر قانونی بخشتا ہے اور اُس سے وہ حقوق پیدا ہوتے ہین چنانچہ قانون روما اور نیز قانون انگلستان مین قانون وجوبات کی تقسیم وجوبات از معاہدہ اور وجوبات از ہرجہ مین کرتے ہین۔ ان دونون مین فرق فقط اُس طریقہ مین ہے جس مین وجوب قانونی پیدا ہوتا ہے اور خود وجوبات و حقوق ثانیہ کی ماہیت مین کچہ فرق نہین ہوتا ہے۔ لیکن اُن وجوبات کے پیدا کرنے اور اُنکو نافذ کرنے کے طریقہ کے بارہ مین مختلف سلسلہاے قوانین مین اسقدر احکامات جاری کئے گئے ہین کہ اُنپر علیحدہ بحث کا ہونا ضروری ہے۔

نہ قانون قدیم اور نہ اور کوئی شہادت ایسی ملتی ہے جس سے معلوم ہو کہ کوئی ایسی سوسائٹی موجود تھی یا ہے جس میں معاہدہ کا تصور نہو - لیکن یہ تصور جب اوّل ہی اوّل ظاہر ہوتا ہے ابتدائی ہوتا ہے - ہر ابتدائی تصنیف سے جسکو ہم پڑھتے ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ عادت انسانی جو ہمیں ایفائے اقرار کی ترغیب دیتی ہے اب تک کماینبغی تکمیل کو نہیں پہونچی اور ایسی صورتیں جنمیں ایفائے عہد نہیں کیا گیا بغیر کسی الزام کے ذکر کیجاتی ہیں بلکہ اُسکو پسند کیا جاتا ہے - قانون قدیم اس سے بھی زیادہ اُس فرق کو جو معاہدہ کے غیر پختہ اور پختہ شکل میں ہے ظاہر کرتا ہے -

اوّل ہی اوّل یہ بات کہیں نہیں پائی جاتی کہ اقرار کے پورا کرنے کے لیئے مجبور کرنے کو قانون نے دخل دیا ہو فقط عہد کے لیئے قانون نے کوئی تہدید مقرر نہیں کی بلکہ ایسے عہد کے لیئے جسکے ساتھہ رسومات صالح عملمیں آئی ہوں - اور ضابطوں اور رسومات کا پورا کرنا اگر خود عہد سے زیادہ نہیں تو اُسکے برابر ضروری اور اہم ضرور سمجھا ہے - قانون قدیم میں معلوم ہوتا ہے کہ کسی ضابطہ کا ترک عہد کی تاثیر قانونی کے حق میں نہایت مضر ہوتا تھا اور اگر ضابطے اور رسومات قانون کے مطابق ادا کردی جاتی تہیں تو عہد کی تاثیر پوری ہوتی تھی - عام اس سے کہ وہ رضا و رغبت سے کیا ہو یا دہوکا یا جبر یا داب بیجا کا نتیجہ ہو -

رفتہ رفتہ جب یہ عادات انسانی قوی ہوگئیں کہ جس سے یہ اُمید پیدا ہوتی تھی کہ عہد کا ایفا کیا جاویگا تو وہ رسومات اور ضوابط ظاہری جو اُسکے اعلان اور جواز قانونی کے لیئے ضروری خیال کیئے گئے ہیں دور ہوتی گئیں حال کے زمانہ میں معاہدہ ایجاب اور قبول کو کہتے ہیں کسی رسومات ظاہری کی ضرورت نہیں لیکن معاہدہ کے تصور کی تکمیل میں بہت سے مدارج کے بعد یہ بات حاصل ہوئی ہے -

قانون روما مین عہد ذہنی جسکو افعال خارجی کے ذریعہ سے ظاہر کیا جاتا تہا عہد مجرد کہلاتا تہا اور جب حسب منشاے قانون اُسکی تصدیق ہو جاتی تہی اور اُسکو وجوب حاصل ہو جاتا تہا تو پہر اُس کو مُعاہدہ کامل کہتے تھے - اِس قانون مین سب سے پہلے جو لفظ معاہدہ کے لیئے استعمال کیا جاتا تہا وہ (نکسم) یعنے زنجیر تہا یعنی فریقین عہد زنجیر بند ہو جاتے تہے روما کی رسومات مین یہ بہی تہا کہ انتقال یا بیع کی تکمیل کے لیئے پیسون* اور ترازو کا ہونا ضروری ہوتا تہا اور جس معاہدہ کے ساتہہ پیسہ اور ترازو کی رسم پوری ہو جاتی تھی اُسکو (نکسم) کہنے لگے لیکن بعدہٗ انتقال کو (مین سی پیم) اور فقط معاہدہ کو (نکسم) کہنے لگے یعنے معاہدہ سے فقط انتقال غیر مکمل مراد لیتے تھے - اگر ہم معاہدہ کے اجزاے مرکبہ کی نوعیت کو دیکہین تو معلوم ہوگا کہ یہ امور ضروری ہین - معاہد کسی خاص کام کے کرنے یا نہ کرنے کی بابت اپنے ارادہ کا اظہار کرے اور معاہدلہٗ ظاہر کرے کہ وہ اُمید کرتا ہے کہ اقرار جس کا عہد کیا گیا ہے پورا ہو جاویگا اور ایسے اقرارون کا مبادلہ باہمی - اگر ایسا اقرار باہمی ایسے فریقین کے درمیان جو کسی قانونی عدم قابلیت کی وجہ سے ناقابل معاہدہ نہ ہو یا زیر اثر جبر نہو اور غرض معاہدہ خلاف قانون نہو تو ہم خواہ مخواہ اُمید کر سکتے ہین کہ فوراً قانونی وجوب پیدا ہو جاویگا - لیکن قانون روما مین اس مرتبہ تک فقط معاہدہ ہوتا تہا معاہدہ قابل تاثیر اُسوقت ہوتا تہا جب ضابطہ ہاے ظاہری پورے ہو جاتے تھے اور پہر وجوب پیدا ہوتا تہا اور اُسکی عدم موجودگی معاملہ (نیوڈم) یعنے عہد عریان کہلاتا تہا - وہ شے جو زمانہ قدیم مین لوگونکو تہدیدات کے ذریعہ خود ہی عہود کے ایفا کی پابند کرتی تہی چند رسومات قانونی کا مکمل طور سے پورا کرنا تہا اور ہم معلوم کرتے ہین کہ یہ رسومات اسقدر ضروری نہین کہ قانون روما مین جو اوّل تقسیم قانون کی گئی وہ فقط اُن پر ہی

* اسکی تشریح آیندہ کیجائے گی - مترجم

مبنی ہوتی تھی خود معاہدات کی نوعیت پر تھین چنانچہ معاہدات کی تقسیم اول معاہدہ زبانی اور معاہدہ تحریری مین کی گئی تھی۔ معاہدہ زبانی مین عہد و اقرار کے بعد فریقین چند الفاظ علانیہ کہنے پڑتے تھے ایک فریق اقرار صالح کرتی ہو کہتا تھا اور دوسرا فریق اُس کا جواب دیتا تھا اقرار صالح کرتا ہونگا ور جب یہ الفاظ ادا ہوتے تھے تو عہد یا اقرار ایک پابند کرنیوالا معاہدہ ہجاتا تھا معاہدہ تحریری مین وجوب اُسوقت پیدا ہوتا تھا جب معاہدہ کسی بہی یا کتاب مین درج ہو جاتا تھا۔ تیسرے قسم کا معاہدہ حقیقی کہلاتا تھا جس مین کسی شئے کی بابت معاہدہ کیا جاتا تھا اور اُس مین اُس شئے کے باضابطہ حوالہ کرنے سے وجوب پیدا ہوتا تھا چوتھے قسم کا معاہدہ رضامندی کہلاتا تھا اور اُس مین چار قسم کے عہود شامل ہوتے تھے گماشتہ گری دکمیشن۔ شراکت۔ بیع اور کرایہ۔ ان معاہدات مین باہمی رضامندی کا باضابطہ اظہار قانونی وجوب پیدا کرتا تھا اور اس سے علاوہ اور رسومات کی کچھ ضرورت نہ تھی۔

مین صاحب کہتے ہین کہ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہم معاہدہ کی قدیم تاریخ کا اُس تکمیل کے ساتھ پتہ نہین لگا سکتے جیسے وصیت کی تاریخ کا لیکن ہان کہین کہین نشانات پائے جاتے ہین جس سے ہم اس طریقہ کا وجود تصور کر سکتے ہین۔ فرض کرو کہ بیع بعوض زر نقد (مانسیپیم) محض اکا نمونہ تھا۔ بائع اُس شئے مملوکہ کو جسے وہ بیچنا چاہتا ہے لایا مثلاً ایک غلام۔ اور خریدار پیسے (جو اُسوقت سکہ رائج تھا) لیکر خود کھڑا ہوتا تھا اور ایک اور شخص جو ضروری ہوتا تھا ترازو لیئے کھڑا ہوتا تھا۔ غلام کو ایک معین ضابطہ کے ساتھ مشتری کے حوالہ کر دیا جاتا تھا۔ اور ترازو کش پیسون کو تول کر بائع کو دیدیتا تھا جب تک یہ معاملہ ہوتا رہتا تھا وہ نکسم کہلاتا تھا لیکن جب وہ مکمل ہو جاتا تھا تو نکسم ختم ہو جاتا تھا۔ اب

ایک درجہ آگے بڑہو۔ فرض کرو کہ غلام منتقل ہوگیا لیکن قیمت نہین ادا کی گئی اس صورت
مین نکسُم کی تکمیل ہو جاتی ہتی فقط اُس حد تک جہانتک بائع کا فرض ہوتا تہا لیکن مشتری
کے بارہ مین (نکسُم) باقی رہتا تھا اور وہ ابتک فریق (نکسُم) کہلاتا تہا اس سے یہ نتیجہ
نکلا کہ ایک ہی لفظ اُس انتقال کو جسکے ذریعہ سے حق جائداد منتقل ہوا اور غیر مودی روپے
کے عوض مقروض کے وجوب ذاتی دونوکو کرتا ہے۔ اِسکے بعد ایک درجہ اَور بڑہین تو
یہ صورت ہوگی کہ نہ کچہ ادا کیا جاوے اور نہ کچہ حوالہ کیا جاوے۔

مُعاہدہ کے تصور مین یہ امر ضمناً شامل ہے کہ عوام الناس نے تجربہ سے معلوم کیا ہے کہ
وہ آیندہ نہ فقط اپنے ہی چال چلن پر بھروسہ کرین بلکہ ایک دوسرے کے چال چلن پر بہی
اور اپنے چال چلن مین اس ہدایت کو ملحوظ رکہین اور یقین رکہین کہ اَور اشخاص بہی
آیندہ کو چند افعال جنکی تصریح کی گئی ہے کرینگے یا نہ کرینگے۔

**المیوس صاحب** قواعد معاہدات کے بارہ مین کہتے ہین کہ ان قواعد سے اُن لوگون
کی ہدایت غرض ہے جو فقط اس ہدایت پر انحصار رکہنا چاہتے ہین اور اُن لوگون کی سزا دہی
غرض ہوتی ہے جو تمام سوسائٹی کے مزاج کے برخلاف کُل کی ترقی کے مانع ہون۔

## لفظ معاہدہ کی تشریح

لفظ معاہدہ کی سب سے زیادہ عمدہ تشریح ایکٹ معاہدہ مین درج ہے۔

ایکٹ ہذا مین الفاظ اور عبارات مفصلہ ذیل اُن معنی مین مستعمل ہین جنکی تصریح ذیل مین
کی گئی ہے الا اُس حال مین کہ منشاء و سیاق کلام سے خلاف اسکے پایا جاتا ہو۔

(الف) جب ایک شخص دوسرے سے کسی امر کے عمل مین لانے یا اُس سے اجتناب کرنے
کے لیئے اپنی مرضی اس مراد سے ظاہر کرے کہ اُس دوسرے شخص کی منظوری اُس

عمل یا اجتناب کی نسبت حاصل ہو تو کہا جاویگا کہ اُس شخص نے ایجاب کیا ۔

(ب) جب وہ شخص جس سے کلام ایجاب کہا جاوے اُس کلام کی نسبت اپنی رضامندی ظاہر کرے تو کہا جاویگا کہ اُسنے اُس ایجاب کو قبول کیا اور ایجاب جس وقت کہ وہ قبول کیا جاوے عہد ہو جاتا ہے ۔

(ج) جو شخص کہ کلام ایجاب کہے وہ معاہد ہے اور جو شخص اُس ایجاب کو قبول کرے وہ معاہد لہٗ ۔

(د) جب معاہد کی خواہش پر معاہد لہٗ یا کوئی اَور شخص کوئی امر عملین لایا ہو یا اُسکے عملین لانے سے اُسنے اجتناب کیا ہو یا عملین لاوے یا اجتناب کرے یا عملین لانے یا اجتناب کرنیکا وعدہ کرے تو وہ عمل یا اجتناب یا وعدہ بدل عہد کہلائے گا ۔

(ہ) ہر عہد اور ہر اجتماع عہود جو باہم اس طور پر ہون کہ ہر ایک اُن مین سے واسطے دوسرے کے بدل ہو معاملہ ہے ۔

(و) عہود جو باہم بدل یا جزو بدل یکدیگر کے ہون عہود متقابلہ ہین ۔

(ز) ہر معاملہ کہ از روے قانون نافذ نہو سکتا ہو کہا جائیگا کہ معاملہ کالعدم ہے ۔

(ح) جو معاملہ کہ از روے قانون نافذ ہو سکتا ہو وہ معاہدہ ہے ۔

(ط) جو معاملہ کہ فریقین مین سے ایک یا زیادہ کی مرضی پر از روے قانون نافذ ہو سکتا ہو لیکن دوسرے یا دوسرون کی مرضی پر نہ ہو سکتا ہو وہ معاہدہ ممکن الانفساخ ہے ۔

(ی) جو معاہدہ از روے قانون ساقط النفاذ ہو جاوے وہ بروقت ساقط النفاذ ہونے کے فسخ ہو جاتا ہے ۔

تمام وہ معاہدات جو ایسے فریقین کی مرضی سے کئے جاوین جو معاہدہ کرنیکے قابل ہین

اور اُنکی غرض اور بدل خلاف قانون نہون اور صریحاً اُنکو کالعدم ہی کیا گیا ہو معاہدات
ہوجاتے ہین۔

اِس سے معلوم ہوا کہ فقط ایجابات باہمی کا قبول اور اظہار اُن معاملات کے بارہ مین
جو اور کسیطرح خلاف قانون نہون وجوب کے پیدا کرنے کو کافی ہے۔ کوئی ضابطہ
ظاہری ضروری نہین ہین۔ لیکن از روے قانون بعض صورتون مین معاہدات کا تحریری
اور خاص طور پر مُصدق ہونا ضروری اور بعض مین اختیاری ہے۔ ان پر اُسوقت بحث کیجاوے
گی جبکہ قانون ہندوستان کا ذکر ہوویگا۔

سیوینی کی رائے کے مطابق معاہدہ کی تعریف اِس طرح ہے۔

معاہدہ وہ معاملہ ہے جو چند اشخاص باہم اپنے ارادہ کے اظہار متفقہ کی بنا پر کرتے ہین
جسکے روسے اُنکے باہمی تعلقات قانونی مشخص ہوجاتے ہین۔

سیوینی صاحب کی تعریف اور اُس تعریف کے درمیان جو مجموعہ نپولین مین مندرج
ہے یہ فرق ہے کہ سیوینی نے اپنی تعریف مین فقط فریقون کے ارادہ کا لحاظ رکھا ہے۔ اسکی
تعریف کے مطابق اگر فریقہاے معاملہ کا یہ ارادہ ہو کہ وہ اپنے حقوق قانونی کے
اظہار کا ارادہ کرین تو وہ معاہدہ ہے اسبات کا کچھ خیال نہین کہ وہ تاثیر جسکے پیدا ہونیکا ارادہ
کیا گیا تھا پیدا ہوئی یا نہوا ور برعکس اسکے مجموعہ نپولین کے مطابق معاہدہ کیلئے
یہ بات بہت ضروری ہے کہ اُسکے روسے کوئی وجوب پیدا ہوا ہو مثلاً اگر مین کسی شخص سے
اقرار کرون کہ اگر تم انتخاب ممبران پارلیمنٹ کے وقت جلسہ مین جاؤ گے تو تمکو
سو روپیہ دونگا۔ سیوینی کی تعریف کے مطابق یہ بھی معاہدہ ہوگا لیکن چونکہ کوئی قانونی

اس سے پیدا نہین ہوا تو فرانس کے مجموعہ کے موافق یہ معاہدہ نہین ہوگا اطالیہ کا مجموعۂ قانون اس امر مین سیوینی کی تعریف سے اتفاق کرتا ہے۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ فریقہاے متعلقہ معاملہ کاروبار کی جلدی مین یا بے پروائی سے اپنے ارادہ کا اظہار ایسے طور سے کرتے ہین کہ اسبات کی تشخیص کرنے مین بڑی مشکل واقع ہوتی ہے کہ فریقہاے معاملہ کا کونسے تعلق قانونی کے پیدا کرنے کا ارادہ تھا۔

اس سوال کے جواب مین اکثر کہا جاتا ہے کہ معاہدہ فریقون کے ارادہ پر منحصر ہوتا ہے لیکن ارادہ کے مشخص کرنے کے وقت اب بھی باقی رہے معاہد کہہ سکتا ہے کہ میری غرض یا ارادہ یہ تھا اور معاہد لہ کہہ سکتا ہے کہ میرا ارادہ کچھ اور تھا اُسوقت عہد کے کونسے معنے لینے چاہیئے۔

پیلی صاحب اس امر کی بحث مین فرماتے ہین کہ ذو معانی عہد کی صورتین یہ ضرور نہین ہے کہ ہمیشہ عہد کے وُہی معنے لیئے جاوین جو معاہد بیان کرے کیونکہ اگر ایسا کیا جاویگا تو معاہدین کے دلون مین ایسی بہت سی اُمیدین پیدا ہو سکتی ہین جنکی بابت اقرار کرنا معاہد لہ کی غرض ہرگز نہین تھی اور نہ معاہد اُنکے ایفا پر مجبور کیا جاویگا نہ وہ معنے اختیار کرنے چاہیئے جو حقیقت مین معاہد لہ سمجھا تھا کیونکہ ایسا کرنے مین معاہد کو بہت سے ایسے عہود و مواثیق کا پابند ہونا پڑے گا جو معاہد کے ارادہ مین ہرگز نہین تھے۔

اسلیئے ذو معانی عہد کی صورت مین اُس عہد کے وہ معنے اختیار کرنے چاہئین جنکی بابت معاہد متیقن ہو کہ معاہد لہ نے اِس معنے کے ساتھہ عہد کو قبول کیا تھا۔

آسٹن صاحب نے پیلی صاحب کے اس مقولہ پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اگر معانی

اُس معنے کے سمجھنے میں غلطی کی تھی جن معنے میں اُس عہد کو معاہد لہ نے قبول کیا ہے تو یا تو معاہد لہ کو خسارہ ہوگا یا اُس کو اُسکی اُمید سے زیادہ کچھ حاصل ہو جاویگا آسٹن صاحب کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں اُس معنے کو اختیار کرنا چاہیئے جو دونوں فریقوں نے سمجھے ہوں

پیلی صاحب کے اول وہ فقرے بالکل صحیح ہیں اور آسٹن صاحب نے جو تیسرے فقرہ پر اعتراض کیا ہے وہ اعتراض بھی درست ہے۔ لیکن آسٹن پھر اُسی مشکل میں آپڑا ہے جس میں سے نکلنا اُنکا مقصود تھا۔ کیونکہ ایسے معاملوں میں دقت تو اُسیوقت آکر پڑتی ہے جبکہ فریقین یہ کہیں کہ ہم عہد کو مختلف اور علیحدہ علیحدہ معنوں میں سمجھے تھے اور یہ بات ہر ایک ذو معانی اقرار میں ممکن ہے۔

عملاً اس مشکل کا حل کرنا نہایت آسان ہے آسٹن صاحب کا یہ قول درست ہے کہ فریقہائے معاملہ کے ارادہ میں اور عہد کے معنے میں فرق ہے لیکن آسٹن صاحب کے اس تمیز سے کچھ کام نہیں نکل سکتا عہد کے معنے بھی مختلف اشخاص کے نزدیک مختلف ہو سکتے ہیں معاہد اُس سے ایک مطلب لے سکتا ہے۔ معاہد لہ دوسرا مطلب اور ایک اجنبی شخص تیسرا مطلب سمجھ سکتا ہے۔ اِس دقت میں سے نکلنے کا فقط ایک ہی راہ ہے جج کو چاہیئے کہ جب وہ یہ فیصلہ کرنا چاہے کہ معاملہ میں سے کونسا وجوب قانونی پیدا ہوا ہے تو ان تمام شکلوں کو مدنظر رکھے۔ اوّل وہ الفاظ جنمیں کہ فریقین نے اپنے ارادہ کو ظاہر کیا تھا مشخص کرلے اور بعد ازاں ہر ایک فریق سے جداگانہ پوچھے کہ اُن الفاظ کا مطلب تمہارے نزدیک کیا ہے اور یہ بھی دریافت کرے کہ تمہارا جداگانہ ارادہ کیا تھا۔ علاوہ ازین اس بات کا بھی خیال رکھے کہ کوئی تیسرا شخص جو معاملہ سے بالکل تعلق نہ رکھتا ہو اور معمولی فہم رکھتا ہو ان الفاظ سے کیا مطلب لیتا ہے اور یہ بھی چاہیئے کہ جج اُن تمام

عوارض قریبہ پر غور کرے جنسے عہد کی مطلب یا معاہد کے ارادہ یا معاہد لہ کی اُمید کی
بابت کچھ واقفیت حاصل ہوسکے اور آخر الامر جج خود غور کرے کہ اُسکے نزدیک ان الفاظ
کے کیا معنے ہونے چاہئین اور آخر کار جو کچھ مطلب جج کے نزدیک درست معلوم ہو
اُسکو فریقین کا ارادہ یا مُراد تصور کرنا چاہیئے - اور یہ مقولہ جو زبان زد خلق ہے کہ
معاہدہ ارادہ کا محکوم ہوتا ہے اُسی حد تک صحیح ہے جہانتک فریقین سبہات پر متفق ہین
کہ ارادہ ہر دو فریق کا یہ تہا اور جبکہ ارادہ متنازع فیہ ہے تو اُس ارادہ سے جس کا معاہدہ
محکوم ہوتا ہے وہ ارادہ مُراد ہے جو کہ اتنے مراتب کے ادا کرنے کے بعد جج عہد کے الفاظ
سے استنباط کرتا ہے۔

## اشخاص جو معاہدہ کر سکتے ہین

تمام قوانین مین اس واقعہ کی شہادت ضروری ہوتی ہے کہ معاہدہ کیا گیا ہے عام ازین
کہ وہ شہادت فقط ظاہری رسومات پر مشتمل ہو یا قابل اعتبار دستاویزات تحریری یا
اور یا فقط تراضی فریقین کے ثبوت پر مشتمل ہو لیکن ان سب اُمور سے پہلے یہ ضروری ہے
کہ متعاقدین کی قابلیت قائم کیجائے اور یہ قابلیت اُس معاملہ کے لئے جسے قانوناً نافذ
ہونا ضروری ہے -

بعض ملکون مین اور تاریخ قانون کی بعض زمانون مین عدم قابلیتون کی تعداد
جو اشخاص پر عائد کیجاتی تہی اُس سے بہت زیادہ تہین جو اب اس زمانہ کی ترقی تہذیب
کے دورہ مین کافی ہین۔

ایسے قانون ہے جیسے کہ قانون روما تمام ایسے اشخاص جیسے غلام و باشندگان
ممالک غیر وغیرہ قانون دیوانی کی حدود سے بالکل باہر سمجھے جاتے تھے زمانہ حال مین

(٭ تمثیل کے لئے اور مفصل بحث کے لئے مسٹر ہم کا ترجمہ مارکہی یعنے رسالہ اصول قانون دیکھو)

اشخاص مفصلہ ذیل معاہدات کے بارہ مین تمام ملکونمین ناقابل سمجھے جاتے ہین۔

اشخاص صغیرسن۔ مجنون۔ بدمست۔ موثر بہ داب بیجا ہر قسم (خواہ وہ اخلاقی ہو یا جسمانی یا قانونی) وعورات منکوحہ وگماشتہ ہا و باشندگان ممالک غیر۔

صغرسنی و نابالغی یعنے وہ حالت ذہن وجسم جسمین قوائے عقل انسانی اوسط درجہ کی تکمیل کو نہین پہونچتے ہر ایک قانون مین تسلیم کی گئی ہین۔ قانون روما مین معاملات متعلق معاہدہ مین عدم تجربہ کاری سے جو نتائج پیدا ہو سکتے ہین اُن سے بچہ کی حفاظت کرنیکو اتالیق یا باپ کا اختیار کافی تہا قانون انگلستان ہی ۲۱ سال سے کم عمر شخص کے بارہ مین سوائے ضروریات زندگی کے معاہدات اور تعلیم کے معاہدات کو تسلیم نہین کرتا شرع محمدی کے مطابق عمر بلوغت وعمر ذمہ داری (استیجاب) ایک ہی ہے لیکن ہندو ذہن مین ۱۶ برس غیر ذمہ داری کی حد ہے۔

مجنون و بدمست۔ قابلیت کے بارہ مین اس شخص کی ذہنی حالت ہی جیسے اشخاص مذکورہ بالا کی۔ جنون اور بدمستی کی بحث پہلے ہو چکی ہے۔

جبر و داب بیجا وہ معاہدہ جو داب بیجا پر مبنی ہوتا ہے اسلئے ناجائز قرار دیا گیا ہے کہ اُس مین حد رضا و رغبت نہین ہوتی اور دوسرا فریق خلاف قانون فایدہ اٹھا کر فریب عمل مین لاتا ہے۔

عورت منکوحہ۔ قانون روما کے مطابق تمام عورتین ناقابل معاہدہ قرار دیگئی تہین اور وہ تمام زندگی ایک قسم کے انحصار کی حالت مین رہتی تہین یورپ مین بہی عورات منکوحہ ایسی حالت مین ہین اگرچہ وہ ضرور تہائے خانگی کے لیئے اپنے خاوندون کے گماشتہ کے طور پر معاہدہ کر سکتی ہین۔ اور علیحدہ جائداد کو حاصل اور اُس کا انتظام بہی

کر سکتی ہین۔

گماشتہ گری۔ گماشتہ گری کی صورتمین اصل مالک اور ایجنٹ کے درمیان قابلیت کو تقسیم کردیا جاتاہے لیکن گماشتہ کے اختیارات اصل مالک کے اختیارات سے محدود ہوتے ہین۔

اشخاص اجنبی۔ معاہدہ کے بارہ مین اشخاص اجنبی کے واسطے بہت کم بلکہ بالکل عدم قابلیت نہین ہوتی۔

## حقوق جو معاہدات سے حاصل ہوتے ہین

جب معاہدہ ایک دفعہ ہوجاتاہے تو فریق یا فریقہائے متعلقہ معاہدہ فرائض کی تعمیل کے ذمہ دار اور حقوق کے مالک ہوجاتے ہین۔ حقوق اور فرائض پر ایک ساتھہ ہی غور کرنا چاہیئے کیونکہ وہ ایک دوسرے کے متلازم ہین اور حقیقت مین حقوق کی تعریف فقط فرائض کے الفاظ مین ہی کرسکتے ہین۔ امیوس صاحب نے ان حقوق کو اس ترتیب مین لکھا ہے۔

(۱) حقوق تمام افعال اقرار کردہ شدہ کے پورا کرنے کا بطریقہ ومقدار ووقت اقرار کردہ شدہ۔

(۲) افعال اقرار کردہ شدہ کے عدم ایفا کے غلبہ کی صورتمین ایسے افعال کرنے کا حق جس سے نقصان مین کمی ہو۔

(۳) ازروئے قانون ایفائے جبریۃ کرانے کا حق یا بصورت نقصان رسی جو افعال اقرار کردہ شدہ کے عدم ایفا سے پیدا ہوا ہو معاوضہ حاصل کرنے کا حق۔

(۴) خاص وجوہات اور شرائط پر انفساخ معاہدہ کا حق اول جماعت کے حقوق کے

بارہ مین بڑی دقت تصریح نہ کرنے سے ہوتی ہے جو معاشرت روزمرہ کے معاہدات (مثلاً کرایہ - باربری - قرضہ - کفالت - گماشتہ گری - ضمانت - مبادلہ و بیع) کا خاصہ ہے جن فرائض کے پورا کرنیکا متعاقد اقرار کرتا ہے اُنکے محدود کرنے کا مسئلہ معمولی رواج و اُمید و قوائے انسانی کی حالت پر منحصر ہے۔

معاہدات متعلقہ حوالگی مال* مین مختلف درجہ کی ہوشیاری معاہد لہ سے درکار ہوتی ہے جن صورتو مین شے مملوکہ محول الیہ کو محول کی فائدہ رسانی کی غرض سے سپرد کیجاتی ہے۔ اور اُس صورت مین جب محول الیہ کو اُسکی محنت اور تکلیف کا کچھ معاوضہ نہ دیا جاوے تو محول الیہ کی طرف سے نہایت کم درجہ کی احتیاط اور حزم درکار ہوتی ہے اگرچہ اسمین شک نہین کہ تھوڑی بہت احتیاط کی اُسکی طرف سے ضرور اُمید کی گئی تھی ورنہ مال اُسکے سپرد نہ کیا جاتا۔ اگر محول الیہ کو فائدہ نہو جیسے کرایہ اور باربرداری کی صورتمین اور اُسکو اُسکی محنت کے لئے کچھ ادا بھی کیا جاوے تو اُسکی طرف سے زیادہ تر احتیاط درکار ہوتی ہے اور یہ معقول بھی ہے۔ اور اگر مال فقط محول الیہ کی درخواست پر اور اُسکے فائدہ رسانی کی غرض سے اُسکے سپرد کیا جاوے تو اُس مال کی حفاظت مین محول الیہ کیطرف سے بڑے درجہ کی احتیاط اور ہوشیاری درکار ہوگی۔

ذمہ داری کے مدارج مین تمیز کرنے کا ایک اَور طریقہ فریب اور غفلت ہے۔

**غفلت** ایسی احتیاط کی عدم موجودگی کو کہتے ہین جو ایک معمولی آدمی روزمرہ اپنے کاروبار مین عملمین لاتا ہے اور ایسی احتیاط کی عدم موجودگی جو وہ شخص جسکی ذمہ داری زیر بحث ہے عادتاً عملمین لاتا ہے۔ معاہدات کے معاملہ مین جہان ہر ایک امر کا انفصال متعاقدین کی اُس اُمید پر منحصر ہے جو فریقین کے معاملہ باہمی سے پیدا ہوتی ہے عوارض

* یعنے بیلمنٹ - بیلی = محول الیہ - بیلر = محول محمد حسین

و حالات مین تہوڑی سی تبدیلی بہی احتیاط ضروری کے بارہ مین اسقدر تبدیلی پیدا
کر دیتی ہے۔

غفلت حقیقت مین توجہ و عمل ذہنی کی اُس مقدار کی موجودگی ہے جو اُس شخص سے
قانونی فرض خاص عوارض مین طلب کرتا ہے۔ اِس بحث کو ہم مُفصل درج کر چُکے ہین۔

دوسرے قسم کے حقوق بالکُل حقوق مُشتبہ مین سے ہین جہانکہ مواخذہ باقی ہوتا ہے
تو دائن کے بالکُل اختیار مین ہے کہ اس صورت مین کہ جب وہ معلوم کرے مدیون اپنے
حصّہ عہد کو پورا نہ کر سکے گا تو اُس مُعاہدہ سے جسقدر اُسے نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے اُسکی
کمی مین کوشش کرے۔

اسباب بیعہ کی حوالگی کو بند کر دینا اور اُسکو لیجانے کے اثنا مین روک دینا ایسی
صورتین مین کہ ادائے قیمت غلبۃً معلوم ہوئی ہو تسلیم کیا گیا ہے۔

مدیون کیطرف سے دیوالیکے سے افعال ظاہر ہونے سے دائن کو ہمیشہ یہ استحقاق حاصل
ہو جاتا ہے کہ وہ ایسے افعال کرے کہ اُس کو اُس صورت سے جس قدر ممکن ہو کم نقصان پہونچے

تیسرے قسم معاہدات کی تعمیل و ایفائے خاص سے مُتعلق ہے۔ بالعموم دادرسی خاص
و ایفائے خاص معاہدات جبکہ وہ فعل جسکے کرنے کا اقرار کیا گیا ہے امانت سے تعلّق
رکھے یا جہان واقعی ہرجہ کا اندازہ نہو سکے یا معاوضہ بشکل نقد نہ مل سکتا ہو یہ حصّۂ
قانون ایکٹ ا سنہ ۱۸۷۷ء مین بہت اچھی طرح سے مدّون ہو گیا ہے اگر کوئی شخص یہ حق رکھتا
ہو کہ کوئی فعل طریقہ و مقدار و وقت اقرار کردہ شدہ کے موافق پورا کیا جاوے تو وہ بلفظ
حقوق ثانیہ کا مالک ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے وہ ایفا بالجبر بہی کرا سکتا ہے یا معاوضہ
لے سکتا ہے۔ بے شک ایسی خاص صورتون مین ہرجانہ کی مقدار کا مُعیّن ایک قابل

غور امر ہے۔

جونہی جماعت کے حقوق حقوقِ انفساخ معاہدات ہین۔ معاہدات کا انفساخ فقط اسی بنیاد پر ہو سکتا ہے کہ ایک خاص وقت مین متعاقدین معاہدہ مین سے کوئی فریق دوسرے فریق کے افعال کی نگرانی کا آیندہ کو استحقاق نہین رکھتا۔ یہ یا تو اُسوقت ہوتا ہے جب تمام فریقون کے حقوق اصلی ختم ہوجاوین یا کوئی نئے اور زائد حقوق پہلے حقوق کو منسوخ کردین۔ یہ نئے اور زائد حقوق زاید معاہدہ سے یا قانون کی مداخلت سے پیدا ہو سکتے ہین۔ قانون کی مداخلت کی مثال قانون معاہدہ ہند کی دفعہ ۶۲ اور دفعات مین شراکت کے باب مین موجود ہین۔ یا ایسے سوالات سے متعلق ہو سکتے ہین جیسے قانونی عدم قابلیتون کا پیدا ہونا۔ یا فریقہائے معاہدہ مین سے کسی کا خلاف قانون عمل وغیرہ وغیرہ۔

## معاہدات کی جماعت بندی

امیوس صاحب نے معاہدات کو بطریقۂ ذیل مرتب کیا ہے۔

الف۔ وہ معاہدات جو سوسائٹی کے تعلقات ضروری کی تائید مین کیئے جاتے ہین۔

۱۔ معاہدات جو نکاح آئندہ سے متعلق ہون۔

۲۔ معاہدات جو بروقت نکاح یا بعد ازان اس غرض سے کئے جاوین کہ اُن سے فریقین نکاح کی حیثیت قانونی مین تبدیلی نہو۔ جو اُنکے باہمی معاملات سے تعلق رکھے

۳۔ معاہدات جو بروقت نکاح اور اُسکے بعد اس غرض سے کیئے جاوین کہ جس سے فریقین کے نکاح کے حقوق ملکیت مین (جو بمنشائے معمولی قانون کے موجود ہوتے) تبدیلی کیجاوے۔

۴۔ معاہدات جو بروقت نکاح یا اُسکے بعد کیئے جاوین اور فریقین نکاح کے

حقوق مخالفہ (بابت اولاد) کے متعلق ہون۔

ب - معاہدات جو مطالب حرفہ یا ترقی مدنی کے لئے عمل بالاتفاق کی تائید مین کیے جاوین۔

۱- بیع جس مین مبادلہ شامل ہے۔

۲- کرایہ دینا۔

۳- تحویلات (تمام جو اس سرخی مین قانون انگلستان کے بموجب شامل ہین)

۴- قرض اور دہرو ڑ۔

۵- کفالت جس مین کفالتہاے رہنی ہر قسم کے شامل ہین۔

۶- گماشتہ گری۔

۷- شاگردی۔

ج - معاہدات جو پیچیدہ اور مصنوعی مطالب تجارت مین عمل بالاتفاق کی تائید کے لئے کیے جاوین۔

۱- شراکت۔

۲- تیقن (ہر قسم کا) اطمینان دلانا۔

۳- ضمانت۔

۴- کفالت نامجات قابل بیع وشرا

۵ - اِبرا۔

۶- معاہدہ باربرداری۔

# تیرہوان باب

## قانون اشخاص

### قانون روما و دہرم شاستر

ہم بیان کر چکے ہین کہ زمانۂ حال کے قوانین مین مُدت سے یہ میلان چلا آتا ہے کہ تمام شخصی عدم قابلیتین جو ضرورت پر مبنی نہین ہین اور جو اس تصوّر کی کی مخالف ہین کہ لنوع الانسان قانون کی نظر مین سب مساوی ہین قانون مین نہ رہین اب اس عقدۂ قانون مین چند خاص قسم کے تعلقات باقی رہ گئے ہین۔ اس تبدیلی کا سبب یہ ہے کہ اب بالعموم افراد مخصوص کے حقوق پر بالمقابلہ حقوق خاندانہائے مشترکہ کے قانونی بحث کرنا تسلیم کیا گیا ہے۔ چونکہ یہ تبدیلی ہندوستان اور یوروپ مین یکسان طریقہ سے پیدا ہوئی ہے اسلیئے یہ مقابلہ کرنا دلچسپ ہوگا کہ زمانۂ قدیم مین قانون اشخاص کی کیا حیثیت تھی اور زمانۂ حال کے قانون مین کیا ہے۔

اسبات کے بیان کرنے کے بعد کہ زمانۂ قدیم مین سوسائٹی خاندانون کے مجموعون پر شامل تھی اور افراد کا مجموعہ نہ ہوتی تھی مین صاحب فرماتے ہین کہ اس فرق سے جو نتایج حاصل ہوتے ہین وہ سب اُ کے سبب قانون قدیم مین پائے جاتے ہین۔ قانون قدیم اس طرح بنایا گیا تھا کہ جیسے چھوٹی چھوٹی خودمختار جماعتون کے لیئے موزون ہو اور اسلیئے وہ مختصر ہوتا ہے کیونکہ اُسکے ساتھ خاندان کے سربرستون کے مطلق العنان احکام ضمیمہ ہوتے تھے اُن مین تکلفات اور رسومات زیادہ ہوتی تھین کیونکہ اُن کا تعلق ایسے معاملات سے ہوتا تھا جیسے معاملات بین الاقوام ہوں نہ کہ جلدی جلدی پیدا

ہونے والے معاملات بین الافراد کے ساتھ۔

چند ملکون کے قوانین مین (جنمین ہندؤن کا قانون بھی شامل ہے) خاندانی ترکیب کا اثر ابتک اُن اختیارات تاحین حیات مین پایا جاتا ہے۔ جو باپ یا جد کو اپنی اولاد کے مال و ذات پر ہوتے ہین۔

خاندان جسکو یہ اختیار پدری ایک متحد صورت مین رکھتا ہے ایک گھملہ ہے جس مین سے تمام قانون اشخاص کی شاخین نکلی ہین۔

اِس امر واقعہ نے کہ قانون قدیم مین فقط خاندان تسلیم کیا جاتا تھا عورت کی حیثیت مدنی پر بڑا اثر پیدا کیا ہے۔ اِس ضروری قید نے کہ قرابت فقط رشتہ داران نرینہ مین محدود رہے جو سرپرست خاندان کے اختیار پدری کا نتیجہ تھا عورت کو ارکان خاندان کے رشتہ دارون سے خارج کر دیا۔ عورت کے نام پر خاندان کی وہ شاخ ختم ہوگئی۔ اگر وہ غیر منکوحہ مر گئی تو اسکی حلال کی اولاد ہوہی نہین سکتی اور اُسنے نکاح کر لیا تو اُسکی اولاد اُسکے خاوند کے اختیار مین ہوتی تھی اور اُسکے باپ کے اختیار مین نہین اور اِسلیے اُس خاندان سے اُس کا تعلق قطع ہو جاتا تھا اِسلیئے ہندؤنکے شجرہ ہائے خاندانی مین عورتون کے نام چھوڑ دیئے جاتے ہین اور ہندؤن کے قانون وراثت مین رشتہ داران نرینہ کو فوقیت دیگئی ہے۔

اِس کا اثر عورت کی حیثیت مدنی پر یہ ہوا کہ اُسکو تمام مدنی قابلیتون سے محروم کر دیا اور خاندان کے پدری اختیارات کے بس مین ڈالدیا۔ اگر اُس کا خاوند خاندان کا سرپرست ہوتا تھا تو وہ اُسکے اختیار مین ہوتی تھی نہ بحیثیت بیوی ہونے کے بلکہ بحیثیت ایک بچہ کے جو باپ کے اختیار مین ہو اور جب اُس کا خاوند مر جاتا تھا تو وہ اپنے رشتہ داران نرینہ کے اختیار مین ہو جاتی تھی۔ یہ طریقہ ہندوستان مین بالکل

مکمل شکل مین باقی ہے - اور اُسکی تاثیر ایسی سخت ہے کہ ہندؤنمین بعض اوقات ما اپنے ہی بیٹون کی ولایت مین آجاتی ہے - زمانۂ حال کی نظر کے مطابق بیوی بحیثیت بیوی کے فقط خاوند کے اختیار مین ہوتی ہے خاندان کے اختیار مین نہین - قانون روما کے مطابق نکاح اور اختیار پدری کا احوال گبن صاحب مشہور مورّخ کی کتاب زوال سلطنت روما سے لکہا جاتا ہے -

اختیار پدری - بازار اور سینٹ اور کیمپ مین باشندۂ روما کے بالغ بیٹے کو ایک شخص کے عام و خاص حقوق حاصل ہوتے تھے لیکن اپنے باپ کے گھر مین وہ فقط ایک شے ہوتا تہا اور قانون اُسمین اور جائداد منقولہ و مواشی و غلام مین تمیز نہ تہا جنکو مالک اپنی خوشی سے بغیر کسی عدالت دُنیاوی کو جوابدہ ہونے کے منتقل یا ضائع کرسکتا تہا - باپ کو اختیار تہا خواہ کہانے کو دے یا نہ دے - اور جو کچہ بیٹا اپنی محنت یا قسمت سے کماتا تہا وہ سب باپ کی جایداد مین شامل ہوجاتا تہا اُسکی جائداد مسروقہ (خواہ وہ اولاد ہو یا بیل) سرقہ کی نالش سے واپس مل سکتے تھے - اور اگر دونون مین سے کوئی مداخلت بیجا کرے تو اُسکو اختیار تہا کہ ہرجہ دیکر چہوڑ ا لے یا حیوان ضرر دہندہ کو فریق ضرر رسیدہ کے سپرد کردے - طمع زر یا مُفلسی کی ضرورت سے اُسکو اپنی اولاد اور غلامون کے فروخت کرنے کا اختیار تہا -

حقیقی یا فقط خیالی قصور کے عوض مین باپ کو اختیار تہا کہ اولاد کو تازیانہ کی سزا دیوے یا قید کرے یا جلاوطن کرے یا پابزنجیر کرکے اُسکو نوکرون کے ساتھ کہیت مین کام کرنیکی سزا دے - باپ کو موت تک اختیار ہوتا تہا - اور پومپی اور اغسطوس کے زمانہ سے پہلے ایسے قتل کی بہت سی مثالین ہین جنکی بابت باپ بجائے سزا کے تعریف

مستحق ٹھہرتے تھے۔ بیٹا خواہ سفید ریش ہو خواہ صاحب مرتبہ ہو خواہ کونسل ہو یا
مشہور فتّاح ہو لیکن وہ کسی صورت مین حکومت پدری سے آزاد نہ سمجھا جاتا تھا اُسکی اولاد
بھی اُسیطرح تابع ہوتی تھی جیسے وہ۔ ان دعاوی کی سختی اور مقدس ہونے مین متبنّی
اور صلبی مین کچھ فرق نہوتا تھا۔

آخر مین ایک ناقص حق ملکیت جایداد بیٹے کو پہونچتا تھا اور قانون رومکے کوڈ
اور ڈیجسٹ (پینڈکٹ) مجموعۂ نظائر (چھٹی صدی مین جسٹنین کے عہد مین ۵۰ جلد مین تیار ہوا)
مین جایداد کے تین حصے کیے گئے تھے یعنے موروثی اور مکسوبہ اور جو کسی خاص پیشیہ کے ذریعہ
سے حاصل کی گئی ہو۔ موروثی جایداد کا مالک باپ ہوتا تھا لیکن استعمال بیٹا بھی کرسکتا
تھا۔ اور اگر باپ کی جایداد بیچی جاتی تھی تو بیٹے کا حصہ قرضخواہون کے مطالبہ سے بچ جاتا
تھا۔ وہ جایداد جو نکاح یا ہبہ یا وراثت طرفی سے حاصل ہوتی ہے اُس کا مالک بیٹا ہوتا تھا
لیکن تاحین حیات اُس کا انتفاع باپ لیتا تھا جب تک وہ خاص کرکے خارج نہ کیا گیا ہو
جو غنیمت کا حصہ جنگ مین حاصل ہوتا تھا یا انعام ملتا تھا فقط سپاہی کو پہونچتا تھا
اِس زمانہ مین اولاد کی زندگی پر باپ کو اس قدر اختیار نہوتا تھا اور باپ کے اختیارات
خود مختاری سے ججی کے درجہ کو پہونچ گئے تھے۔ سی وی رس الکزینڈر کے عہد مین باپ فقط
الزام لگا سکتا تھا اور مجسٹریٹ مقرر کیے گئے تھے جو اُسکے استغاثہ کو سُنتے تھے اور اُسکے
فیصلہ کی تعمیل کراتے تھے۔

اگر کوئی باپ بیٹے کو مار ڈالتا تھا تو وہ قاتل خیال کیا جاتا تھا چنانچہ قسطنطین
اعظم کے عہد مین اُسکو ایسی صورت مین معمولی قاتل کی سزا دیجاتی تھی۔

نکاح ۔ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وحشی عورتون کے ساتھ نہایت جابرانہ سلوک

کرتے ہین اور جس قدر کسی قوم کا طریقہ معاشرت مہذب ہوتا جاویگا اُس میں عورتون کی حالت عمدہ ہوتی جاویگی۔

لائی کرگس سپارٹا (یونان) کے شارع نے بڑی عمر مین نکاح کرنے کا حکم دیا تہا تاکہ اولاد مضبوط پیدا ہو اور نیوما (رومی شارع نے) نکاح کی عمر کی حد بارہ برس ٹہرائی تہی تاکہ خاوند اپنی مرضی کے موافق اپنی بیوی کو تعلیم دیلے۔ قدیم دستور کے موافق آدمی اپنی بیوی کو اُسکے ماباپ سے خرید اکرتا تہا اہل روما مین نکاح کے وقت لڑکا اور لڑکی ایک ہی مرگ چہالا پر بیٹہتے تھے اور چاول کی ایک نمکین ٹکیہ کہاتے تہے اور دس شاہدون کے روبرو اُنکے ہاتہہ مین دیوتاؤن پر میوہ جات تازہ چڑہاتے تھے اور اس رسم سے خیال کیا جاتا تہا کہ اُن دونون کے درمیان روحانی اور جسمانی اتحاد ہو گیا لیکن بیوی کے حق مین یہ اتحاد برائے نام ہوتا تہا کیونکہ وہ اُس روز سے اپنی زندگی تک وہی وقعت رکہتی تہی جو اُسکے بچے اور خاوند اُسپر اختیارات پدری عملمین لاتا تہا۔ خاوند کو اُسکی موت کا بہی اختیار دیا گیا تہا اور زنا اور بدمستی کی صورت مین یہ اختیار عمل مین لایا جاتا تہا جو کچہہ وہ حاصل کرتے تھے یا اُسکو وراثت مین پہونچتا تہا خاوند کا حق ہوتا تہا۔ عورت کی ساتہہ ایک طرح سے ایسا سلوک کیا جاتا تہا کہ گویا وہ ایک شے ہے یہانتک کہ اگر اصلی استحقاق مین شک ہو تو ایک سال کے استعمال اور قبضہ کے بعد عورت پر بہی ایسا ہی دعوی ہو سکتا تہا جیسے کسی اور شے پر۔

کارتہیج کی فتح کے بعد روما کی عورتون نے آزاد جمہوری سلطنت کے فائدون کا دعوی کیا اور اُنکی خواہشین باپون اور خاوندون کی رعایتون سے پوری کی گئین تہین اُنہون نے پُرانی رسومات نکاح کے پورا کرنے سے انکار کیا اور برس دن کے استعمال اور قبضہ سے جو حق

امتناع حاصل ہوجاتا تہا اُسکو اس مسئلہ سے بٹا یا کہ برس دن مین تین دن غیر حاضر رہتی تہین - اور عقد نکاح کیواسطے نہایت سہل شرائط مقرر کیئے گیئے - اُنکی جایداد وانی کے فقط استعمال کا خاوند مستحق ہوتا تہا ملکیت اُنکی ہی رہتی تہی - فضول خرچ خاوند عورت کی جایداد کو گروی اور منتقل نہ کر سکتا تہا اور اُنکی آپسمین ہبہ کی رسم قانوناً منسوخ کی گئی -

تبنیت - خاندان کو برقرار رکہنے اور وراثت کو دائمی بنانے کے لیئے یہ طریقہ تبنیت اختیار کیا گیا ہے - قانون روما مین تبنی مجسٹریٹ کی اجازت سے یا عوام الناس کی مواجہہ مین اختیار کیا جاتا تہا - تبنیت دو قسم کی ہوتی تہی اوّل کامل تبنیت جس مین شخص متبنی متبنےٰ لینے والے کے سلسلہ تنزل مین ہوتا تہا اور دوسری تبنیت صغیرہ کہلاتی تہی جسمین متبنی رشتہ داران طرفی یا خاندان سے باہر کا ہوتا تہا - اِس متبنی کو اُس صورت مین وراثت پہونچتی تہی جب متوفے بغیر کسی وصیت کے مرجاتا تہا - متبنی کو خاندان کا نام اختیار کرنا پڑتا تہا - قریب قریب یہی قانون ہندوئین کا تہا اگرچہ اب اُس مین کچہ ترمیم ہوگئی ہے -

غلام - ایک اور دستور جو اختیارات پدری سے مربوط اور جو انسان کی قابلیت پر موثر ہوتا تہا رقیت تہی - روما کے قانون کے بموجب لوگ یا تو غلام ہوتے تھے یا آزاد - اشخاص آزاد (حُر) حقوق ملکی و حفاظت قانون مدنی اور خاندانی حیثیت حاصل ہوتی تہی - وہ غلام جو مالک مرضی سے یا قانوناً غلامی سے معتق کردیئے جاتے تھے اور عمر مین ۳۰ برس سے زیادہ ہوتے تھے وہ پورے آزاد اشخاص سمجہے جاتے تہے لیکن وہ اشخاص جو معتق کیئے جاتے تھے لیکن کسی سنگین جرم کے مجرم ہوتے تہے

یا قید ہو چکے تھے آزاد ہو جاتے تھے لیکن کوئی حق ملکی یا مدنی یا خاندانی انکو حاصل نہوتے تھے بالعموم اعتاق سے فقط حقوق مدنی اور خاندانی حاصل ہوا کرتے تھے۔ کچھ زمانہ کے بعد قانون رومانے اشخاص آزاد کے درجہ مین کچھ تمیز قائم نہین رکھی۔

اشخاص آزاد جو اشخاص نکاح جائز مین آزاد ماںباپ سے پیدا ہوتے تھے آزاد کہلاتے تھے اور دو قسم کے ہوتے ہین یا تو اجنبی یا رعایائے روم۔ اور اشخاص اجنبی کو کوئی حق مدنی حاصل نہوتا تھا اور نہ وہ قانون سول کے پابند ہوتے تھے۔

## زمانۂ حال اور یہ شاخ قانون

یوروپ کے قانونون مین اختیارات پدری و غلامی اور اشخاص کی قابلیت اور حقوق پر قید لگانے کا خیال بالکل نہین رہا۔ اور قانون اشخاص مین فقط اسی قسم کی عدم قابلیتین جو قوائے ذہنی کی عدم تکمیل یا نقص سے تعلق رکھتے ہین تسلیم کی گئی ہین۔ اور علاوہ اُس کے اس شاخ مین چند تعلقات خاص شامل ہین۔ کل قانون کا خطاب اشخاص کیطرف ہوتا ہے اور اُسمین اشخاص کے افعال سے بحث کیجاتی ہے اور یہ بات ہر ایک قسم کے قانون پر خواہ قانون ملکیت ہو یا معاہدہ قانون نکاح ہو یا ولایت وغیرہ وغیرہ سب پر حاوی ہے اسکے برعکس جو قانون قانون اشخاص کی مد مین شامل ہین انکا خطاب بالخصوص چند خاص جماعات اشخاص کیطرف ہوتا ہے جنکو اس سبب سے کہ وہ آپسمین خاص تعلق رکھتے ہین خاص حقوق دیئے گئے ہین اور خاص فرائض اُنپر عائد کیئے گئے ہین علاوہ اُن حقوق اور فرائض کے جو وہ اور باقی اشخاص کے شامل رکھتے ہین۔

ایک گذشتہ باب مین ہم بیان کر چکے ہین کہ قانون اشخاص مین فقط خاص تعلقات

کا ذکر ہوتا ہے قوانین جو اشخاص مُفصلہ ذیل سے متعلق ہین اُس مین شامل ہین۔

خاوند اور بیوی

باپ اور اولاد

ولی اور مولّی

امین ۔ تکمیل کنندہ وصیت یعنے موصی و منصرم وصیت ۔ ایڈمنسٹریٹر۔

بیرسٹر و وکیل وغیرہ

اشخاص قانونی وغیرہ

امین قانون نوکر و آقا بھی شامل ہو سکتا ہے لیکن اُسپر بطور ایک معمولی معاہدہ کے بھی بحث کر سکتے ہین ۔ ہم اس کتاب مین ان تمام قوانین پر بحث کرینگے ۔

## خاوند اور بیوی

خاوند اور بیوی کا تعلق ایک نظر سے اخلاقی اور دوسری نظر سے قانونی ہے اگرچہ یہ ضرور ہے کہ فقط قانون ہی کی موجودگی مین نکاح کو کچھ حقیقت اور استقلال حاصل ہوتا ہے وہ حقوق و فرائض جنکی شارع یعنے واضع قانون حفاظت کرتا ہے اُن مختلف اخلاقی دعاوی سے جو خاوند اور بیوی کے درمیان ہوتے ہین مختلف ہین۔

اِس تعلق اخلاقی کے ضروری اجزا یہ ہین (۱) ایک خاص قسم کی معاشرت تا حین حیات جو دو اشخاص کی (جنمین ایک مرد اور ایک عورت ہو) باہمی رضا و رغبت سے پیدا ہوئی ہو (۲) اولاد کی پیدائش اور پرورش اور تعلیم (۳) باہمی ہمدردی اور موانست کا عمل مین لانا مختلف ملکون مین اور مختلف زمانون مین یہ تعلق جسکو نکاح کہتے ہین مختلف صورتون مین ظاہر ہوا ہے ۔ کہین کثرت الزوجات کہین نکاح عارضی کہین کثرت الازواج کہین حرم رکھنے کا دستور

مُروّج ہے۔

عام اس سے کہ شارع نکاح کی اخلاقی غرض کے نافذ کرنے کی کوشش کرے یا نہ کرے لیکن اُسکو ہر صورتمین سے خاندان کے آغاز کا وقت کا تعیّن اور اس خاندان کے موجودہ اور موجود ہونے والے ارکان کے حقوق ملکیت وحقوق شخصی کی حفاظت کے واسطے قواعد بنانے پڑتے ہین۔ ہر موقع پر یہ ضرورت پڑتی ہے کہ اُس خاندان کا تعین کیا جاوے جو اولاد کی محافظت اور گزارہ کا ذمہ دار ہے اُسکے ارکان مین وراثت کے طریقہ کا تعین کیا جائے اور دیگر اُمور جو ذمہ داری قانونی سے متعلق ہین مُشخص کیئے جاوین۔ ہر ایک مُلک کے قانون مین اُس طریقہ کی تفصیل ضروری ہونی چاہیئے جس سے نکاح کا تعلّق پیدا ہوتا ہے اور جس سے وہ تعلّق زائل ہو جاتا ہے اور اُن حقوق وفرائض کی تفصیل ہونی چاہیئے جو فریقین کے درمیان اور فریقین اور اُنکی اولاد کے درمیان اور فریقین اور دیگر اشخاص کے درمیان پیدا ہون۔

تمام ملکون مین نکاح ایسا امر اہم ضروری سمجھا گیا ہے کہ وہ کم یا زیادہ عوام الناس کے مذہبی خیالات سے وابستہ ہے اور اسلئے کبھی کبھی قانون صریح کے احکام اور مقتدایان مذہبی کے احکام کے درمیان جو نکاح سے پیدا ہونے والے تعلقات اخلاقی سے متعلق ہین تنازع ہو جاتا ہے چنانچہ یوروپ مین مقتدایان مذہب نکاح کے جواز اور اعلان کے اور رسومات مقرر کرتے ہین اور قانون اور۔ بعض مذہبی فرقون مین طلاق بالکل جائز نہین لیکن لیکن قانون ایسی صورتون کا تعین کرتا ہے جسمین طلاق ہو سکتی ہے اور حقیقت یہی کہ قانون ملکی نکاح کے مُعاملات مین فقط خاص اور محدود اغراض کے لیئے مداخلت کرتا ہے جنکی غرض النسا لون کے درمیان انصاف اور مصلحت عامّہ کا قائم رکھنا ہے۔

تعلق نکاح کے پیدا ہونے کے علامات اور رسومات جو از روئے قانون ضروری ہین سادہ ہون لیکن اعلان کے لئے کافی ہونی چاہئیں اور یہ بھی احتیاط ضروری ہے کہ دہوکا یا فریب نہ کیا گیا ہو اور ایسے اشخاص کے درمیان جنکو قانون ناقابل سمجھے نکاح نہو۔ اس امر کے تقرر مین کہ کون کون سے اشخاص کے درمیان نکاح ناجائز ہے قانون اُن حدود کو جو مذہب مقرر کرتا ہے اختیار کرتا ہے یا اُنکو مصلحت عامہ کے مطابق مقرر کرتا ہے لیکن اس تقرر مین یہ خیالات رکھنے پڑتے ہین پیچیدہ تعلقات نہ پیدا ہون اور اولاد کمزور اور ضعیف القوا پیدا نہو اور معاشرت مین تکلیفات نہو وین۔ اس امر مین وہ قاعدہ جو زیادہ تر پسند کیا گیا ہے تقریبًا وہی ہے جسکو اہل روما نے اختیار کیا تہا کہ کوئی شخص رشتہ داران سلسلۂ متنزل و سلسلۂ متصاعد سے نکاح نہین کرسکتا خواہ حقیقی ہون یا سوتیلے نسبی ہون یا سببی یا تین پیڑہی کے اندر طرفی ہون شرع محمدی نے اس مین یہ ترمیم کی ہے کہ اوّل درجہ کے رشتہ داران طرفی سے نکاح جائز ہے لیکن برادران و خواہران رضیعی سے ناجائز۔ دہرم شاستر کے مطابق گوت مین شادی کرنا ناجائز ہے۔

فریقین کی قابلیت نکاح عمر پر ہے اور اگر وہ نابالغ ہون تو اُنکے رشتہ دارون یا ولیون کی رضامندی پر جو ضروری خیال کیجاسکتی ہے منحصر ہے مختلف ملکون کے قانونون مین تہوڑے تہوڑے اختلاف کے ساتہہ نابالغی کے زمانہ مین اُنکے اقرب رشتہ دارون اور ولیون کی مرضی کے بغیر نکاح کی تکمیل ممنوع ہے۔

ممالک مشرقی مین قانون بالعموم ایسے معاملات مین خادمان مذہبی کے افعال کو منظور کر لیتے ہین اور کسی طرح سے اُنکی کارروائی مین مداخلت نہین کرتا اور نہ اُنکی نگرانی کرتا ہے لیکن ممالک مغربی مین اکثر قانون مین ایسے قواعد موجود ہین جنسے اُن اہلکارون کی نگرانی

کیجاتی ہے عام اِس سے کہ وہ مذہبی ہون یا ملکی جو نکاح کے انعقاد کے متعلق اپنے فرائض منصبی ادا کرتے ہین =

نکاح کے متعلق بعض ملکون مین نہایت پُر تکلف اور پیچیدہ رسومات مذہبی ہوتی ہین بعض جگہ فقط ایک اہلکار سِول کے سامنے نکاح کی رجسٹری کرانا کافی ہے اور بعضے مقامات مین ایسے نکاح جسمین کسیطرح کی رسم اعلان وغیرہ پوری نہین کی گئی بمنشاے رواجات مُسلمہ جائز مان لیتے ہین - آج کل وضع قانون کا میلان اسطرف پایا جاتا ہے کہ سرکاری رجسٹری ضروری ہو اور باقی مذہب اور رواج پر چھوڑ دیا جاوے -

عقد نکاح کے انفساخ کے بارہ مین مختلف ملکون کے قانونون مین بڑا فرق ہے رومن کاتھولک اور ہندوؤنکے مذہب مین جب تک فریقین زندہ ہون طلاق جائز نہین - لیکن ہندوؤن کے قانون مین خاوند کو اختیار ہے کسی جسمانی نقص ہونے کے باعث اپنی بیوی کو چھوڑ دے اور دوسرا نکاح کرنے کا اختیار بھی دیدیا گیا ہے لیکن عورت کو یہ اختیار نہین - اور ان مین رواج نے اس بارہ مین کوئی ترمیم نہین کی اگرچہ بیوہ کو نکاح ثانی کا اختیار ہے جو ہندؤن کے دہرم شاستر مین جائز نہین - شرع محمدی مین خاوند کو اپنی مرضی پر طلاق دینے کا اختیار دیا گیا ہے جیسا کہ پچھلے دنون مین قانون روما مین تھا - لیکن عورت کو یہ اختیار نہین دیا گیا - قانون انگلستان اور یوروپ کے اکثر قانون طلاق کو تسلیم کرتے ہین جسکی بابت خاص امور کی تحقیقات کے بعد عدالت حکم دے سکتی ہے - لیکن قانون انگلستان مین طلاق کی اجازت اسوقت دیجاتی ہے جب بیوی کیطرف سے زنا اور خاوند کی طرف سے زنا اور بدسلوکی اور زیادتی ثابت ہو جاوین -

جو حقوق اور فرائض فریقین کو حاصل اور عائد ہوتے ہین وہ بھی مختلف ملکون مین

مختلف ہین۔ بالعموم شخصی حقوق اور وجوبات یہ ہین کہ خاوند کو تعلقات زناشوئی کو بالجبر نافذ کرانے اور عورت کو گزارہ لینے کا استحقاق ہوتا ہے۔ ملکیت کے بارہ مین قانون روما و قانون انگلستان و دہرم شاستر کے مطابق بیوی مع اپنی جائداد و ملکیت کے خاوند کے اختیار مین ہو جاتی ہے لیکن دہرم شاستر مین استری دہن کو تسلیم کیا گیا ہے جسکی تشریح کی اسجگہ کچہ ضرورت نہین۔ انگلستان مین جو فی الحال قانون موضوع ہوا ہے (اور ہندوستان مین بہی اہل یوروپ کے واسطے) بیوی کا یہ حق کہ وہ جُدا جائداد کو حاصل کر سکتی ہے اور رکھ سکتی ہے تسلیم کیا گیا ہے۔ عام میلان اس اصول کیجانب پایا جاتا ہے کہ نکاح سے فریقین کے حقوق ملکیت موثر نہونے چاہئین۔

صحیح النسب اولاد کے لیئے تمام ملکون کے قانونون مین باپ پر اور خصوصاً باپ پر اُن کی پرورش کرنے اور اُنکی خورش و پوشش کا انتظام کرنے کا فرض عائد کیا گیا ہے اور اُنکو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنی اولاد نابالغ کے ولی اور محافظ ذاتی مقرر ہون تہذیب یافتہ قومون مین اُنکو تعلیم دینا اور اُنکے ٹیکہ لگوانا وغیرہ وغیرہ فرائض بہی عائد کیئے گئے ہین۔ باپ تمام قانونون کے بموجب اپنی اولاد کی جائداد کا اگر اُنکے پاس کچہ ہووے ولی ہوتا ہے۔

قانون قدیم مین عام اس سے کہ وہ روما کا ہو یا سکاٹلنڈ کا یا شرع محمدی یہ قاعدہ پایا جاتا ہے کہ وہ اولاد جو نکاح سے خارج پیدا ہو صحیح النسب قرار دیجا سکتی ہے اور غیر صحیح النسب اولاد صحیح النسب اولاد کی حیثیت، قانونی و فوائد و حقوق حاصل کر سکتی ہے۔ انکے سوا اور کسی قانون نے اس اصول کو تسلیم نہین کیا لیکن جہان یہ ثابت ہو جاوے کہ اولاد غیر صحیح النسب از فلانے شخص کی صلب سے ہے تو اکثر قانونون مین باپ پر یہ فرض (قانونی یا مذہبی) عائد کیا جاتا ہے کہ ایسی اولاد غیر صحیح النسب کی بہی پرورش کرے۔ ہندوستان کے

ضابطۂ فوجداری مین اس اصول کو تسلیم کیا گیا ہے۔

فریقین نکاح کے وہ حقوق اور فرائض جو وہ دیگر اشخاص کے متعلق رکھتے ہین امور ذیل پر تاثیر پیدا کرتے ہین۔ اوّل۔ مضرت ذاتی جو فریق ثالث فریقین مین سے کسیکو پہونچا وے۔ دوم۔ فریقین مین سے ایسے معاہدات کی بابت جو اُن مین سے کسی نے کیے ہون دوسرے کی ذمہ واری یا اُن مین سے کسی نے فریق ثالث کو مضرت پہونچائی ہو اُسکی ذمہ واری۔ سوم۔ چند خصوصیتین جو ذمہ داری فوجداری و شہادت دینے کی بابت فریقین نکاح کے متعلّق موجود ہین۔

اوّل امر مین تمام امور متعلقہ عوضانہ و سزا بابت زنا و اغوا و ازالہ حیثیت عرفی و حملہ وغیرہ جنکا ارتکاب کسی فریق ثالث نے فریقین مین سے کسی کے خلاف کیا ہو شامل ہے۔

دوسرے امر مین بعض قانون بیوی کو کسی ایسے معاہدہ کرنے کی اجازت نہین دیتے جسکی پابندی خاوند پر لازم ہو لیکن قانون انگلستان بیوی کی اس کارندگی کو وہ ضروری اخراجات خانگی کے لیئے معاہدہ کر سکتی ہے تسلیم کرتا ہے۔ عام قاعدہ یہ ہے کہ بیوی خاوند کی شراکت اور اُسکے دیگر قرضہ ہا کی بابت ذمہ دار نہین ہو سکتی۔ بعض قوانین مین اگر بیوی کسی فریق ثالث کے برخلاف کوئی فعل ناجائز کرے تو خاوند قابل مواخذہ ہوتا ہے۔ تیسرے امر مین انگلستان کے قانون کے بموجب خاوند کے ایسے افعال مجرمانہ کی بابت جو اُس کی سازش یا اُسکے اختیار مین کیئے گئے ہون بیوی بہت کم ذمہ دار ہے برعکس اس کے خاوند ایسی صورتمین ذمہ دار ہوتا ہے۔ قانون انگلستان کے بموجب خاوند اور بیوی بعض صورتون مین ایک دوسرے کے خلاف شہادت نہین دیسکتے۔

ایسی ہی خصوصیتین اور قانونون مین بھی موجود ہین۔

# ولی و مولّی

اکثر ملکون کے قانونون مین اُس صورت مین جبکہ ماں باپ مین سے کوئی اپنی اولاد کی خبرگیری اور
حفاظت کرنے کے ناقابل ہو جانے پر ایک یا دونون کی بجائے جیسی کہ صورت ہو کسی شخص کے
مقرر کرنے اور اس امر کے تیقن کے لیے کہ مولّی کی حفاظت کیجاویگی بندوبست کیا جاتا ہے یہ
ایک بالکل مصنوعی تعلق ہوتا ہے جسکو قانون پیدا کرتا ہے اگرچہ لوگون کے خیالات اور
بچونکی جسمانی حالت اُسکی متقاضی ہے۔ بعض قانونون مین یہ تصریح کیجاتی ہے کہ فلانے فلانے
قریبی رشتہ دار علی الترتیب بچونکے ولی ہونے کے مستحق ہین لیکن علی العموم قانون
ایسے شخص کو مقرر کرنا چاہتا ہے جو لایق اور مناسب ہو ولی کے مقرر کرنے کی ضرورت ماں باپ
مین سے کسی ایک کے مرجانے پر یا اُسوقت جب وہ کسی طرح سے ناقابل ہو جاوین پڑتی
ہے جیسے کہ دیوانگی۔ قید۔ غیر حاضری اور بعض اوقات ابوین مین سے فریق باقیماندہ کے
ازدواج مکرر پر۔ قانون روما مین اتالیق اور کیوریٹر (منصرم) کے متعلق بہت سے قواعد
وضع کیے گئے تھے۔ اتالیق (ٹیوٹر) وہ شخص ہوتا تھا جو کہ شاگرد کی جائداد کا انتظام
کرنے اور اُسکے تن کی حفاظت و حکومت کے واسطے مقرر کیا جاتا تھا۔ اور کیوریٹر وہ شخص
ہوتا تھا جو ایک نابالغ یا ایسے شخص کی جائداد کے انصرام پر مقرر ہوتا تھا جو کسی اور سبب سے
اپنی جائداد کے انتظام کرنے کے قابل نہین ہے۔ قانون روما مین یہ نگرانی اور نیز اختیارات
پدری ۲۵ برس کی عمر تک رہتے تھے۔ انگلستان۔ فرانس اور سکاٹلنڈ مین نابالغی کی مدت
عام مطالب کے لیے ۲۱ سال اور ہندوستان مین ۱۸ سال ہے۔ قانون روما کے مطابق
تین قسم کے اتالیق (ٹیوٹر) ہوتے تھے۔ اول وہ ٹیوٹر جسکو متوفی باپ اپنے وصیتنامہ
مین نامزد کر جاتا تھا دوئم اگر کوئی شخص نامزد نہ ہوتا تھا یا تقرر بے تاثیر ہو جاتا تھا

تو قانون کے بموجب باپ کے رشتہ دارون مین سے سب سے قریب ٹیوٹر مقرر ہوتا تھا
اور پچھلے زمانہ مین قانون روما مین ماں اور باپ کے اقرب رشتہ دارون مین کچھ تمیز نہین رہی
تھی۔ تیسرے قسم کا اتالیق وہ ہوتا تھا جسکو مجسٹریٹ اُس صورت مین مقرر کرتا تھا جہان
نہ تو وصیت کی رو سے اور نہ قانون کی رو سے کوئی ٹیوٹر مقرر کیا جاتا تھا۔ کیوریٹر یعنی منصرم
وہ اشخاص ہوتے تھے جو از روئے وصیت یا قانون کسی صورت کے جسمانی بلوغت کے بعد
لیکن قانونی بلوغت کے پہلے اُسکی جایداد یا کسی شخص مجنون کی جایداد کے انتظام کے لیئے
مقرر کیئے جاتے تھے قانون انگلستان کے مطابق باپ کو اختیار ہے کہ کسی دستاویز
یا وصیت نامہ کے ذریعہ سے اپنے مرجانے کے بعد کسی شخص کو ولی مقرر کر جاوے لیکن اگر ایسا
نہ کیا جاوے تو ماں ولی سمجھی جاتی ہی لیکن اُسکو اختیار نہین ہے کہ وصیت سے یا کسی اور
طرح ولی کر سکے اور جب نابالغ کا کوئی ولی نہین ہوتا تو عدالت چانسری کو اختیار
ہے کہ کسیکو ولی مقرر کردے۔ ہندوستان مین سے زیر نشان ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۵۸ع و ۳۵ سنہ ۱۸۵۸ع
نابالغون اور مجنونون کے لیئے ولی مقرر کرنے کے لیئے اسی قسم کے قواعد پاس کیئے گئے اور جب
کوئی رشتہ دار نرینہ موجود نہو جو اور سب طرح سے لایق ہو تو اُس صورت مین عدالت کو اختیار
ہے کہ جسکو چاہے ولی مقرر کردے۔ ولی کے حقوق اور فرائض اُسی نوعیت کے ہین جیسے اتالیق
کے یعنی نابالغ کی تعلیم پرورش اور خورش و پوشش کے لیئے سرانجام کرنا اُسکا فرض ہے
اوسکو حساب اخراجات و آمد درست رکھنا پڑتا ہے اور جب اُسنے کوئی ایسا فعل کیا ہو جو
نابالغ شخص کے لیئے نقصان رساں ہے تو اُسکو اختیار ہے کہ آخر کار اُس فعل کو نامنظور
کرے۔ ہندوستان مین ولی کے اختیارات بہت محدود ہوتے ہین اور خاص شرائط اور حالات
[illegible] کے سوا نابالغ کی جایداد کو منتقل نہین کرسکتا اور نہ ایسا معاہدہ کرسکتا ہے کہ

جس سے نابالغ کے اغراض و فوائد کو نقصان پہونچے۔ ہمارہ ہین مختلف ملکون کے قانون
ہین جن امور پر خیال کیا جاتا ہے وہ یہ ہین۔ اوّل اُن شرائط اور حالات کا اظہار جس سے
ولی اور مولّی کا تعلق ضروری ہوجاتا ہے دوم مدّت ولایت کا تعین اور اگر ضرورت پڑے
تو ولی کی تبدیلی کی بابت انتظام۔ سوم جو مضرات و نقصانات ولی پہونچاوے اُسکی
چارہ جوئی اور اُسکی بابت تحقیقات کرنے کا طریقہ۔ چہارم ولی اور مولّی کے حقوق اور فرائض
در بارۂ ذات مولّی و مولّی کے حقوق ملکیت و مولّی کے حقوق زیر معاہدات۔

## امانتدار و وصی و منصرمان وصیت وغیرہ

تکمیل کنندگان و منصرمان (اڈمنسٹریٹرا) وصیت نامجات بھی اس مد مین شامل ہین کیونکہ
اُنکی حیثیت بھی اُسی قسم کی ہوتی ہے جیسے امانتدار کی۔ امانتدار ایسے اشخاص ہوتے
ہین جنکو اعتماد کے طور پر فریق ثالث کے فائدہ کے لیے چند حقوق عطا کیے جاتے ہین اور
اور جنپر چند فرائض عائد کیے جاتے ہین اور ایک اعتبار سے یہ حقوق اور فرائض بالکل پرائیوٹ
اشخاص سے تعلق رکھتے ہین لیکن انکی حالت اس قسم کے اعتماد دار پر وسوکی ہوتی ہے اور
انکے فرائض ایسے نازک ہوتے ہین کہ سرکار اُنکو بالکل اہلکاران سرکاری کی حیثیت سے
دیکھتی ہے اور انکی افعال کی بابت اونگرانی کسی با اختیار عدالت کے ذریعہ سے کرائی جاتی
ہے۔ اُن فرائض مین سے ایک قسم کے فرائض یہ ہوتے ہین کہ اُنکا اُن اشخاص کی جانب سے
افعال کرین جو کسی خاص جسمانی یا ذہنی عدم قابلیت سے معذور ہین عام اس سے کہ یہ عدم
قابلیت استمراری ہو یا عارضی یا التقاقیہ اور جو اشخاص اس عدم قابلیت کے باعث اُن
حقوق سے جنکے وہ مالک ہین کچھ فائدہ اُٹھانے سے اور اُن فرائض کے پورا کرنے سے
جو اُنپر عاید کیے گئے ہین غیر مکلف و ناقابل سمجھے جاتے ہین۔ امانتداروں کے دوسرے

قسم کے فرائض اُن اشخاص کے متعلق ہوتے ہین جو کسی طرح سے ناقابل نہین ہین لیکن فرائض
امانت دارون پر پرایویٹ اشخاص کی وصیت یا دستاویز سے یا سرکار کیطرف سے عائد ہوسکتی ہین
تیسرے قسم کی امانت وہ ہے جسکو "امانت معنوی" کہتے ہین جسمین قیاساً امانت کے وجود کو فرض
کرلیا جاتا ہے ایک شخص کو بطور امانتدار کے ذمہ دار سمجھا جاتا ہے اگرچہ کوئی واقعی تعلق امانت کا
پیدا نہ کیا گیا ہو۔ اور اس امانت کی مثال یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص کسی شخص کے مال کو کسی تجارت
مین لگادے۔ اس مضمون پر مفصلہ ذیل امور مین غور کرسکتے ہین اوّل۔ امانت داری
کے واقع مین جو تعلقات قانونی ضمناً شامل ہین انکا بیان دوم۔ وہ طریقے جسمین یہ
تعلق پیدا ہوتا ہے سوم۔ امانت دارون کے حقوق و فرائض چہارم امانت دار کی فرائض کو
نافذ کرانیکا طریقہ امین یا امانت دار اُس شخص کو کہتے ہین جب اُس مین اور دوسرے
شخص مین ایسا تعلق ہو کہ قانون ملکیت و قانون معاہدہ و قانون مضرات دیوانی کے بلاتعلق
وہ اُس اخلاقی اعتماد کے بناپر جو اُن دونون مین موجود ہے چند فرائض کے ایفا کا ذمہ دار
خیال کیا جاوے۔ امانت سے غرض یا تو اُس شخص کی حفاظت ذاتی یا اخلاقی بہبودی ہے
جسکے لیئے امانت پیدا کی گئی ہے حقوق ملکیت کا عمل مین لانا ایسے فرائض کا ایفا ہے جو یا
تو ملکیت سے پیدا ہوتے ہین اور یا معاہدہ سے۔

جبکہ مکانات مذہبی یا خاص جماعات اشخاص یا کسی خاص غرض کے فائدہ کیواسطے کسی شخص
یا اشخاص کے ساتھ کسی اراضی کا بندوبست کیا جاوے تو وہ شخص یا اشخاص جنکے اعتبار مین یہ
زمین اور آمدنی دیجاتی ہے امانت دار ہوجاتا ہے اور وہ اشخاص ذمہ دار ہین کہ اُس جایداد کی
خبرگیری اچھی طرح سے کیجائے۔ اور اُس جایداد کی آمد اُس غرض کیلیئے اور اُس طریقہ سے خرچ
کی جاتی ہے جسکی تصریح امانت مین کی گئی ہے۔ بعض دفعہ بعضے اشخاص نکاحنامہ مین یا وصیت نامہ مین

خاص شخص یا اشخاص کے فائدہ کیواسطے جائداد دیتے ہین لیکن اُنکو کسی فریق ثالث کے نام کر دیتے ہین یہ فریق ثالث امین ہوگا - سوم جبکہ عوام کی فائدہ رسانی کیلئے ضروری ہوتا ہی تو قانون یا عدالت امانتدار انکو مقرر کرلیتے ہے جیسے اکوٹنٹ جنرل - اڈمنسٹریٹر جنرل - کیوریٹر واوکیل نابالغان ومجنونان کیصورتمین - علاوہ ازین جس صورتمین کسی شخص نے انتظام یا وصیت کے روسے تعلق امانت کو پیدا کیا ہو لیکن امانتدار کو نامزد کیا ہو یا ایسے امانتدارون کو نامزد کیا ہے جو امانتدار بننے سے انکار کرتے ہین یا کام کرنیکے ناقابل ہوگئے ہین تو ایسی صورتمین قانون خود امانتداران کو مقرر کرتاہے - امانتداری ایک اور بھی صورت ہے - جب کوئی شخص کسی اور کے سرمایہ سے تجارت کرتا ہو جو اتفاقیہ اُسکے ہاتھ مین ہو یا بغیر کسی اختیار کے کسی نابالغ یا ناقابل شخص کے ولی کے فرائض خود اپنے ذمہ لیتاہے یا بغیر تکمیل کنندہ وصیت یعنی وصی وایڈمنسٹریٹر مقرر کیے جانیکے کسی متوفی کی جائداد مین دخل دیتاہے یا وہ کسی اور اشخاص کو بغرض فریب یا عدم فریب یہ یقین دلاتاہے کہ وہ امانتدار ہے - اِن تمام صورتون مین قانون فرض کرلیتاہے کہ ایسا شخص امانت دار ہے اور اُسکے حق مین ذمہ داریکا نہایت سخت مقیاس برتا جاتاہے - امانت داران کے حقوق و فرائض ان امور سے متعلق ہین کہ وہ اپنی قابلیت کو تمام اُن کامونکے پورا کرنیکے لئے جو امانت کے لیے ضروری ہین برتاوین - یہ عموماً تسلیم کیا جاتاہے کہ امانت دار کو بحیثیت امانت داری کے حقوق ملکیت کے حاصل کرنے اور اُنکو عملمین لانے اور معاہدات کرنے اور نالش کرنے اور جوابدہی نالش دینے کا اختیار حاصل ہے وہ ایسے فرائض کا ذمہ دار ہے جو اُسپر اس غرض کے لئے عائد کئے گئے ہین امانت کو اچھی طرح سے پورا کرے اور عوام کے اُس مقسومہ ذمہ داری (جو امانت کے تعلق مین ضمناً شامل ہے) کی حتمکن مضرت آمیز یا فریب آمیز نتیجہ سے حفاظت کرے اور اپنے فرائض مین حتی الامکان ہوشیاری - احتیاط اور خبرداری عمل مین لاوے اور قانون اسوقت

نہایت سختی عمل میں لاتا ہے جب کوئی امانت دار امانت کے روپیہ یا مال کو اپنے نج کے روپیہ یا مال کے ساتھ خلط ملط کردے یا اُس کے عمل سے کسی طرح سے بدایمانی و بدنیتی ظاہر ہو۔ امانت داروں کے فرائض پر جبریہ عمل کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ عدالت میں استغاثہ کیا جاوے کیونکہ وہ اپنے فرائض کی خلاف ورزی کی بابت قانون فوجداری میں قابل مواخذہ ٹھہرائے گئے ہیں اور نیز قانون دیوانی کے بموجب اُنپر فرض ہے کہ اشخاص معروض کو حساب سمجھادیں۔

## اشخاص وکالت پیشہ

ہم اُن اصول کا جو اس جماعت سے متعلق ہیں بالتفصیل ذکر کرنا ضروری نہیں سمجھتے قانون ہمیشہ اُنکے حقوق اور فرائض کی وسعت اور نوعیت اُنکے تقرر کے طریقہ۔ اُنکے اوصاف ضروری کی تصریح کردیتا ہے اور نیز اُن حقوق و فرائض کی تصریح جو وہ اور اشخاص کے متعلق رکھتے ہیں اور اُس طریقہ کے جسکے رو سے یہ حقوق و فرائض نافذ کیے جاتے ہیں۔

## اشخاص قانونی

اشخاص قانونی جیسے میونسپلٹی - و دیگر جماعات کلیسائی و تعلیمی و خیراتی یہ اشخاص قوانین کے محکوم ہیں تاکہ اُنکی طرف سے اُن فرائض کا ایفا یقینی ہو جاوے جو اُنکے وجود کی ضرورت میں ضمناً شامل ہیں۔ بلحاظ اشخاص ثالث کے ایسی جماعتیں بالکل امانت داروں کی حیثیت رکھتے ہیں اُنکے متعلق جو قانون ہوتے ہیں اُنہیں ایسی جماعتوں کے تقرر اور موقوفی اُنکی حالت مجموعی اور اُنکے قبضہ جائداد کی بابت قواعد بنائے جاتے ہیں اور جس غرض کے لیے وہ مقرر کیے گئے ہیں اُسکے پورا کرنے کی غرض سے اہلکاروں کے تقرر اور بعض وقت اُنکی نگرانی کی بابت جو سرکار کرتی ہے قواعد بنائے جاتے ہیں۔

# چودہوان باب

## قانون مضرات دیوانی

### حدود مضمون

ہم باب ہائے گزشتہ مین اُن اصول کا ذکر کیا ہے جو اُن حقوق اوّلیہ کی متعلّق ہین جنکو قانون مسوانی مقرر کیا ہے۔ اب ہمین اُن حقوق و وجوبات ثانیہ پر بحث کرنی ہے جو ایک حقوق اوّلیہ کی خلاف ورزی یا اُسکی خلاف ورزی کی دہمکی پر پیدا ہوتے ہین۔ حقوق ثانیہ اکثر وہ حقوق ہین جنکے اقتضا سے بوساطت عدالتہا کسی فعل یا ترک فعل کے ایفا بجبر کرائی جائے یا کسی وجوب کی خلاف ورزی (جو ازروئے فعل یا ترک فعل) کے عوض عوضانہ دلایا جاوے یا مجرم کو ازروئے مکافات تعزیری سزا دیجاوے۔ سزا دہی کے امر کو ہم ایک علیحدہ باب مین قانون فوجداری کی مد مین بیان کرینگے ایفائے بالجبر و معاوضہ کی بحث دو علیحدہ قانونون مین جنکو دادرسی خاص و قانون وجوبات کہتے ہین کیجاتی ہے۔ وجوبات مین دونون قسم کی وجوبات شامل ہین جو معاہدہ سے پیدا ہون یا قانون کے کسی اَور حکم کی رو سے۔

یہ امر ہم بیان کر چکے ہین کہ حقوق و وجوبات اوّلیہ کی ماہیت عام اس سے کہ معاہدہ سے پیدا ہون یا ٹارٹ (ہرجہ) سے ایک ہی ہے۔ اگرچہ ایک صورت مین فقط ایک عہد کو منظور کرتا ہے اور مطابق قانون قرار دیتا ہے اور دوسری صورت مین براہ راست اپنے احکام عائد کرتا ہے۔ قانون کی دونون شاخین یعنے قانون دادرسی خاص و قانون وجوبات اُس وسعت تک کہ وہ اُن حقوق و وجوبات ثانیہ سے متعلق ہین جنکو وہ پیدا کرتے ہین "مضرات دیوانی" مین شامل ہوسکتے ہین تاکہ قانون کے احکام کی خلاف ورزی کی صورت مین جو چارہ جوئی ازروئے

قانون مقرر کی گئی اُسکو عملمین لایا جاوے اور آئندہ جو خلاف ورزیان کیجاوین اُن کے واسطے سزا انجام کیا جاوے۔

اِمیوس صاحب کی اس تقسیم سے وہ قانون جو مضرات دیوانی مین شامل ہے بخوبی ایک لحظ مین معلوم ہوجاویگا۔ اِس تقسیم مین ہم نے اُسکو قانون ہندوستان کے ساتھ موزون کرنے کے لئے کچھ تصرف کیا ہے۔

## مضرات دیوانی کی تقسیم

| حقوق اوّلیہ | حقوق ثانیہ |
|---|---|
| الف۔ حقوق۔ (۱) حفاظت ذاتی (۲) آمدورفت بلاقید (۳) حالت صحت (۴) حیثیت عرفی | حملہ و ضرر۔ حبس بیجا۔ موت جو فعل ناجائز سے پیدا ہوئی ہو۔ مضر صحت عوام۔ عداوتاً گرفتار کرنا یا نالش کرنا۔ ازالہ حیثیت عرفی کے عوض ہرجہ یا عوضانہ وصول کرنے کے حقوق۔ |
| ب۔ حقوق ملکیت۔ | جائداد کے حاصل کرنے یا مداخلت بیجا و مضرات بالارادہ کی بابت عوضانہ وصول کرنے یا اپنے حقوق کے استعمال کرنے کے جو موانع ہین اُنکو دور کرنے اور حق تصنیف و حق پٹنٹ وغیرہ مین دست اندازی کرنے کی روکنے اور اُسکی عوض ہرجانہ وصول لینے کے حقوق۔ |
| ج۔ حقوق زیر معاہدہ۔ | معاہدہ کی نوعیت کے موافق ایفائے خاص کو نافذ کرانے اور اُسکی خلاف ورزی کی عوض ہرجانہ وصول کرنیکے حقوق۔ |
| د۔ خاص جماعات اشخاص کے حقوق۔ | خاوند یا بیوی یا بچہ یا مولی یا نوکرون کو مضرت پہنچانے کے عوض ہرجانہ وصول کرنے کا حق یا وہ مضرتین جو امانتدارون اور وصیون۔ اشخاص وکالت بینہ و اشخاص قانونی کو پہونچائی ہون اُنکا معاوضہ کی وصول کرنیکا حق۔ |

## ہرجہ کی بابت قانون روما

لارڈ میکنزی ہرجہ کے بارہ مین قانون روما کو اس طرح بیان کرتے ہین -
وہ وجوبات جو کسی فعل قانون کے ارتکاب سے بطور نتیجہ کے پیدا ہوتے ہین دو قسم کے ہین
اوّل وجوبات از ہرجہ دوم وجوبات از شبیہ ہرجہ - ہرجہ وہ جُرم ہے جو بخلاف ورزی قانون
بالارادہ کیئے جاتے ہین - شبیہ ہرجہ بعض صورتون مین اُسوقت پیدا ہوتا ہے جب کوئی شخص از روئے
قانون ایسے افعال مضرت رسان کی بابت قابل مواخذہ تصوّر کیا جاتا ہے جو اُسنے بغیر غفلت یا
بغیر ارادہ کے کیئے ہون -
قانون کا یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ ہر ایک فعل خلاف قانون جو دوسرے کو نقصان پہنچاتا ہے اُس
فعل کے کرنے والے پر یہ وجوب پیدا کرتا ہے کہ اُسکے نقصان کی تلافی کرے - یہ ذمہ داری اُس
ہرجہ پر بھی حاوی ہے جو نہ فقط افعال صریح سے پیدا ہوتے ہین بلکہ اُن افعال پر بھی جو غفلت
یا بد احتیاطی سے پیدا ہوتے ہین - وہ اشخاص بھی جو اختیارات رکھتے ہین اُس صورت مین جب
وہ افعال خلاف قانون کیواسطے حکم دیتے ہین یا اُنکے کرنے کی اجازت دیتے ہین اور اُنسے جو
نقصان پہنچتا ہے اُسکی بابت تلافی کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہین اور اسیطرح سے اگر کسی شخص کی
ملکیت کا حیوان یا مویشی وغیرہ اُسکے قصور کے باعث کسی کو نقصان پہنچائے تو وہ شخص قابل مواخذہ ہوتا ہے
قانون فوجداری مین ہر ایک مجرم اپنی سزا آپ ہی برداشت کرتا ہے لیکن دیوانی تلافی کی
بابت جب چند اشخاص نے ملکر کوئی جرم کیا ہو تو وہ سب کل ہرجہ کے لیئے ذمہ دار ہوتے ہین اور
اُنکو تقسیم سے فائدہ اُٹھانے کی اجازت نہین دیجاتی -
شہنشاہ (جسٹی نین) کے آئین مین وہ حقوق جو پرائیویٹ ہرجون سے پیدا ہوتے ہین چار قسم کے قرار دیئے گئے ہین
(فرٹم) یعنی سرقہ (ربی یا بنام) یعنی زبردستی بالجبر (ڈیمنم) مضرت بہ مال (انجوریا) مضرت بہ تن و حیثیت عرفی

سرقہ مجبرانہ طور سے کسی شخص کی مملوکہ شے کو بغرض حصول فائدہ لینا او کہا جاتا تھا سرقہ کی ضرورت تھی کہ لینا بہ نیت دزدی ہو قانون ہنود کے مطابق ایک شخص اپنی چیز کو کسی دوسرے کے قبضہ جائز میں سے لینے سے چوری کا مرتکب ہوتا تھا جیسے وہ چیز جو اُن کے قبضہ میں بطور کفالت کے رہتی تھی سرقہ دو طرح کا ہوتا تھا سرقہ ظاہر و غیر ظاہر - جب چور اثنا فعل میں مقام دزدی کے پاس اُس حالت میں پکڑا جاتا تھا جبکہ جائداد مسروقہ اُسکے قبضہ میں ہو تو اُس کو سرقہ ظاہر کہتے ہیں اور اُس صورت میں اُسے مال مسروقہ کا چار چند مالک کو دینا پڑتا تھا اور جب چور اس طرح نہ پکڑا جاتا تھا تو اُسکو سرقہ غیر ظاہر کہتے تھے اور سزا دوچند مال مسروقہ کے برابر دیجاتی تھی -

قصر بالجبر میں جائداد منقولہ کی چوری کو کہتے ہیں جس کے ساتھ مالک کی ذات پر سختی کی گئی ہو - اُسکی نسبت اگر نالش بر سر موقع یا اندر کیجاتی تھی تو مال مسروقہ کا چار چند (یعنی مال مسروقہ) اور اگر نالش ایک برس گزرنے کے بعد کیجاتی تھی تو محض مال مسروقہ کی واپسی یا معاوضہ ہوتا تھا -

مضرت بہ مال - یعنی وہ نقصان جو کسی مالک کو ناجائز ضائع کرنی یا ضرر پہنچانے سے حاصل ہو قانون میں ہر ایک شخص اُس نقصان کے عوض جو اُسکی تقصیر یا غفلت سے یا فریب یا ارادتاً پہنچایا جاتا تھا ذمہ دار ہوتا تھا لیکن اگر کسی ایسی شے کا نقصان واقع ہو جو اُسکے اختیار سے باہر ہو جیسے کسی غلام کو حفاظت خود اختیاری میں مار ڈالنا یا وہ ضرر جو کسی اتفاق سے پیدا ہوتا تھا تو تلافی کی بابت دعوی نہیں ہو سکتا تھا -

اگر کوئی شخص ایسا پیشہ یا تجارت و حرفت کرتا ہو جس میں وہ مناسب لیاقت نہ رکھتا ہو تو وہ شخص تمام اُس ہرجہ کا جو اُس کے علم یا کاریگری کی نقص سے پیدا ہوا ہو ذمہ دار ہوتا تھا مثلاً اگر کوئی طبیب کسی جراحی عمل یا دوا سے کسی غلام کی موت کا باعث ہو تو وہ قانون مذکورہ بالا کی بموجب ذمہ دار ادائے ہرجہ ہوتا تھا "اِن یوریا" کو ہر جو عین گنتے تھے اور اُس سے وہ مضرت مراد لی جاتی تھی جو کسی شخص کی ذات یا حیثیت عرفی کو پہونچائی جاتی تھی جیسے حملہ اور اتہام کی صورت میں -

مضرت کی تقسیم حقیقی اور لفظی مین ہی کیجاتی تہی "بارہ تختیون" کے قانونی سختی کو پریٹر رین قانون نے کم کردیا تہا اور اوسکے روسے شخص ضرر رسیدہ کو ایسا عوضانہ نقدی حاصل کرنیکی اجازت دی گئی تہی جسکی مقدمہ کی نوعیت مقتضی ہوئی ہتی - "لائیبل" - یا سلینڈر - یعنے ہجو تحریری یا تقریری کی نالش مین جواب دعوی کے وقت نفس کلام یا تحریر کے سچا ہونے کا دعوی جایز ہوسکتا تہا اور کم سے کم اون صورتون مین بالضرور جنکے افشا مین عوام کا فایدہ ہوتا تہا شخص ضرر رسیدہ کو اختیار تہا کہ وہ مجرم کی خلاف دیوانی مین دعوے کرے یا فوجداری مین - نہ فقط مضرت کے پہونچانیوالے کے خلاف بلکہ اوسکے مشیرون پر بہی نالش ہوسکتی ہتی لیکن ہر ایک صورت مین یہہ ثابت کرنا ضروری تہا کہ یہہ فعل ارادتاً کیا گیا ہے - ہرجانہ کی مقدار فعل کے سنگینی کے متناسب ہوتی ہے ۔

**شبیہ بہ ہرجہ** کی تعریف اسطرح کی گئی ہے - کہ وہ ایک ایسا واقعہ ہے جس سے موجوب لہ کو نقصان پہونچا ہے اگرچہ موجوب لہ کے ارادہ وعدم احتیاط کی بغیر واقع ہوا ہو، اور جس نقصان کے لئے موجوب تلافی کرنے کا ذمہ وار ہے ۔

اگر شارع عام پر گہر کی کہڑکی وغیرہ سے کوئی چیز پہینک دیجاتی ہتی اور اوسکے گرنے سے کسی کو نقصان پہونچتا تہا تو اوس گہر مین رہنے والے پر از روئی قانون یہہ واجب تہا کہ وہ نقصان کی تلافی کرے اگرچہ وہ نقصان اوسکے علم کے بغیر خاندان مین سے کسی شخص نے یا نوکر نے یا شخص اجنبی نے کیا ہو یہہ اوس **ذمہ واری کی مثال ہے جو شبیہ بہ ہرجہ یا شبیہ ٹارٹ سے پیدا ہوتی ہے ۔**

اسی طرح سے اگر کسی شخص کا نقصان کوئی غلام یا حیوان کر دیتا تہا تو بعض صورتون مین مالک نقصان کا ذمہ وار ٹہرتا تہا اگرچہ وہ نقصان اوسکے علم کے بغیر اور ارادہ کے

برخلاف کیا گیا ہو۔

## دادرسی خاص و امتناعی

انگریزی قانون افعال ناجائز مین یہہ ہی تقسیم کی گئی ہے جو بیان کی گئی ہے یعنے دیوانی و فوجداری مین اور یہہ تقسیم اوس چارہ جوئی کے مطابق کی گئی ہی جو استعمال کی جاتی ہی اور افعال ناجائز دیوانی کی بہی دو تقسیمین ہین اول وہ جو معاہدات سے پیدا ہوتی ہین۔ دوم "جو ٹارٹ" سے۔ قانون کی کارروائی کی بہی دو طریقے ہین امتناعی اور متعلق تلافی کسی فرض قانونی کے خلاف ورزی عام اس سے کہ وہ معاہدہ سے پیدا ہوئی ہو یا ٹارٹ سے اسطرح سے رک سکتی ہے کہ یا تو اوس فعل کا ایفا جسکا ہونا قانوناً ضروری ہے عدالت کے ذریعہ سے بالجبر کرایا جاوے یا عدالت کی وساطت سے ایک حکم امتناعی صادر کیا جاوے کہ ایک شخص کو ایسے فعل کے کرنے یا ترک فعل سے جس سے دوسرے حق مین دست اندازی ہو بلمنور کہا جاوے۔ عام اصول جو اس قسم کی دادرسی مین برتے جاتے ہین ایکٹ دادرسی خاص ۱۸۷۷ء مین بیان کئے گئے ہین اور بعضے اصول ضابطہ قانون فوجداری مین۔

قبضہ متنازعہ فیہ کی صورتون مین قابض کا قبضہ بحال رکہا جاتا ہے جب تک وہ از روئے قانون بیدخل نہ کیا جاوے۔ قانون فوجداری و دیوانی مین انکے متعلق بحث کی گئی ہے اور جس صورت مین شخص قابض بغیر مداخلت قانون کے بیدخل کر دیا جاوے تو وہ یہہ دعوے کر سکتا ہے کہ اوسکو سرسری طور پر قبضہ پر بحال کیا جاوے بشرطیکہ اوسکا دعوے از روئے مداخلت تسلیم نہ کیا گیا ہو۔

بہت سی صورتون مین حکم امتناعی عارضی ایک فرض کے خلاف ورزی کے روکنے کے

لئے حاصل ہو سکتا ہے

## کسی معاہدہ کی دادرسی خاص رائے عدالت صورتہائے ذیل مین ہوسکتی ہے

تعمیل مختص ہر معاہدہ کی صورت ہائے مصرحہ ذیل بحسب رائے عدالت کے کرائی جاسکتی ہے -

(الف) جس حال مین کہ وہ فعل جسکے عمل مین آنے کا اقرار ہوا ہو کسی زمانی کہ ہر جز کی تعمیل مین وقوع مین آئے -

(ب) جس حال مین کہ کوئی مقیاس واسطے تحقیقات کرنے اس ہرجہ واقعی کے نہ ہو کہ اوس فعل کی عدم تعمیل سے پیدا ہو جسکا اقرار ہوا تہا -

(ج) جس حال مین کہ وہ فعل جسکا اقرار ہوا تہا ایسا ہو کہ معاوضہ نقدی اوسکی عدم تعمیل کا موجب دادرسی کافی کا نہ ہو -

(د) جب یہ گمان غالب ہو کہ معاوضہ نقدی اوس فعل کی عدم تعمیل کا جسکا اقرار ہوا تہا نہین ہو سکتا ہے -

جب تک کہ برخلاف ثابت نہ ہو عدالت فرض کریگی کہ جایداد غیر منقولہ کے انتقال کے معاہدہ کی دادرسی بذریعہ معاوضہ زر نقد کافی طور سے نہین ہو سکتی اور یہہ کہ جایداد منقولہ کے انتقال کے معاہدہ کی دادرسی اسطور سے ہو سکتی ہے -

دیگر حقوق ملکیت کی صورت مین جب مدعا علیہ مدعی کے حقوق ملکیت یا حقوق متعلقہ ملکیت مین دست اندازی کرے یا دست اندازی کی دہمکی دے تو عدالت مجاز ہے کہ صورتہائے ذیل مین دوامی حکم امتناعی صادر کرے -

دوامی حکم امتناعی باین غرض صادر ہو سکتا ہے کہ جو باہم معاہدہ سمجہا جائے یا ضمناً ہوئی

ہو اوسکا نقض نہ کیا جائے ۔

جبکہ ایسی پابندی معاہدہ سے پیدا ہوتی ہو عدالت رعایت قواعد اور احکام مندرجہ

باب ۲ - ایکٹ ہذا کی کریگی ۔

جبکہ مدعا علیہ مدعی کے حق متعلقہ جائداد یا جائداد سے متمتع ہونے پر دست درازی کرے

یا دست درازی پر آمادہ ہو تو عدالت کو جائز ہے کہ وہ دوامی حکم امتناعی صورت ہائے مفصلہ

ذیل مین صادر کرے یعنے ۔

(الف) جب مدعا علیہ مدعی کی طرف سے جائداد کا امین ہو ۔

(ب) جس حال مین کہ کوئی ذریعہ تحقیق اس امر کا نہ ہو کہ دست درازی سے فی الواقع

کیا نقصان ہوا ہونے کا احتمال ہے ۔

(ج) جب کہ وہ دست درازی اس قسم کی ہو کہ معاوضہ زر نقد سے اوسکی دادرسی کافی

نہوئی ہو ۔

(د) جب کہ یہ گمان غالب ہو کہ معاوضہ بذریعہ زر نقد بابت اوس دست درازی کے

نہین ملسکتا ہے ۔

(ہ) جب کہ حکم امتناعی مقدمات کے تواتر کے انسداد کے لئے ضروری ہو ۔

ہم جانتے ہین کہ اس قانون کے عام میلان کے اظہار کے لئے اسیقدر کافی ہے مفصل

بیان اسکا ایکٹ مین موجود ہے ۔

## دادرسی بذریعہ تلافی معاوضہ

ایموس صاحب کہتے ہین کہ مضرات دیوانی کے عوض معاوضہ لینے کے طریقون کا ذکر

کچھہ تو اس جگہہ ہونا چاہئے اور کچھہ ضابطون کے قانون مین - اس جگہہ فقط معاوضہ کی

مقدار کے اندازہ کرنے اور اوس معاوضہ کی شکل کا بیان کیا جاویگا اور ضابطون مین امر
امر کا بیان کیا جاویگا کہ معاوضہ کے ادا کرنیکو امر یقینی بنانے کے لئے کیا کارروائی اور کیا وسائل
اختیار کرنے چاہئین - معاوضہ سے غرض یہہ ہوتی ہے کہ فریق ضرر رسیدہ کو بالکل اوسی
حالت مین بحال کیا جاوے جو اسکو اس ضرر کے نہ پہونچنے کی حالت مین حاصل ہوتی اور
اسکے علاوہ اوس قدر زائد معاوضہ بہی دینا چاہئیے جسقدر اوس تکلیف اور رنج کی تلافی
کرنے کو جو فریق ضرر رسیدہ کو پہونچا اور نیز آیندہ اس طرح عوام کے امن مین خلل اندازی
کے روکنے کو مناسب اور ضروری سمجہا جاوے - پہلی غرض کا قانون روما مین بہت لحاظ
رکہا جاتا تہا لیکن زمانہ حال مین نہین کیونکہ اوس سے قانون دیوانی و فوجداری کی حدود
خلط ملط ہوجاتی ہین -

واقعی شکل جسمین معاوضہ دیا جاتا ہے زر نقد ہے جو ہر جگہہ رائج ہے اگرچہ اکثر صورتون
مین نقصان کا اندازہ زر نقد سے کرنا نہایت غیر مناسب اور بیہودہ ہے -

ہرجہ کا اندازہ کرنے کا معاملہ ہر ایک خاص صورت مین عدالت کے اختیار مین چہوڑ دینا
چاہئیے - اوس سے غرض یہہ ہوتی ہے کہ شخص ضرر رسیدہ کو اوس فعل ضرر آمیز کی بابت اور
اوس فعل سے جسقدر معمولی اور ضروری اخراجات پڑے ہین اون سب کے عیوض عیوضانہ
دیا جاوے - مضرت ذاتی مین ہرجانہ خالصاً تہدیدی بہی ہوسکتا ہے اور جہان کسی فعل
ناجائز کے سبب سے خاص ہرجہ ہوا ہے تو وہ ہرجانہ حاصل کیا جا سکتا ہے اور اگر احتمال ہو تو
آیندہ جو مضر نتایج حاصل ہون اونپر بہی غور کیا جا سکتا ہے - خاص مقدمہ کے عوارض کے
علاوہ فریقین کی حیثیت مدنی کو حساب مین لانا چاہئیے -

معاہدات کی صورت مین ٹارٹ کی بہ نسبت ہرجانہ کا مقیاس ذرا محدود ہوتا ہے عام قاعدہ

یہہ ہے کہ خلاف ورزی معاہدہ سے جو اول اور سب سے قریب نتیجہ حاصل ہوتا ہے اوسی پر غور کیا جاتا ہے۔ چنانچہ عدم ادائے زر نقد کی صورت مین مدعی کو کسی قدر نقصان یا تکلیف ہوئی ہو ہرجانہ فقط سود کی برابر دلایا جاتا ہے اور جس صورت مین مال کے دینے یا جائداد کے انتقال کا معاہدہ ہوتا ہے تو اوس منافع کو جو مدعی بیع ثانی سے حاصل کرتا حساب مین نہین لایا جاتا نہ وہ نقصان شمار مین آتا ہے جو اوسنے اس معاملہ کی امید مین اور معاملات کے کرنے سے اوٹھایا ہے۔

ایسی صورتون مین یہہ اصول برتا جاتا ہے۔ کہ معاہدات مین ہرجانہ کی مقدار جسکا فریق خلاف ورزی کنندہ ذمہ دار ہے اوس منافع کے متناسب ہونا چاہئیے جو فریق ثانی کو اوسکی ایفار سے حاصل ہوتا۔ اس منافع کا اندازہ جو اوسکے عہد کا بدل ہوتا ہے اون اشیاء کی قیمت اصلی سے کیا جاتا ہے جو اوسکے عوض دیجاتین اور اوس منافع سے نہین جسکے حاصل کرنے کی فریق ثانی کو امید ہوتی ہے۔

معاہدہ نکاح کے خلاف ورزی کے علاوہ اور کسی صورت مین خلاف ورزی کنندہ کے اغراض قصد اور چال چلن پر غور نہین کیا جاتا تہا۔

مقدمات ٹارٹ کی بابت اس بارہ مین جو اصول ہین وہ اوسی زیادہ تر ڈہیلے ڈہالے ہین نقصان یعنے ہرجانہ کا اندازہ اکثر صورتون مین اوسی قدر صحت کے ساتھہ متحقق ہو سکتا ہے جیسے کہ معاہدات کے مقدمات مین ٹارٹ کی تقسیم تین جماعتون مین کیجاتی ہے۔ مضرات بہ جائداد مضرات بہ تن۔ مضرات بہ حیثیت عرفی۔ اول قسم کے ٹارٹ مین ایسے عوارض ہو سکتے ہین کہ ہرجانہ کی مقدار کو چاہیے جسقدر سنگین بنا دیوین۔ مثلاً بعض حالتون مین کسی شخص کے اسباب یا جائداد پر قبضہ کر لینا فوجداری کا مقدمہ ہو جاتا ہے یا زمین مین بدنیتی بیجا کے

ساتھہ ممکن ہے کہ مالک کی اہانت بہی کیجاوے۔ جسقدر ہر ایک صورت سنگین ہوتی جاویگی ہرجانہ کی مقدار بہی بڑہتی جاویگی۔ لیکن بالعموم جائداد کو مضرت پہونچانے کی صورت مین جب اوسکے ساتھہ قسم مذکورہ بالا کے عوارض موجود نہون اور خصوصاً جب اوس مضرت سے ایک خیالی حق مین دست اندازی کی گئی ہو ہرجانہ کی مقدار زر نقد کے نقصان کی متناسب ہوتی ہے۔ لیکن تن اور حیثیت عرفی کو مضرت پہونچانے کی صورت مین ہرجانہ کے مقدار کا تعین بہت مشکل ہے۔

ٹارٹ۔ ٹارٹ مین اوس فعل کے ارتکاب کی غرض یا وجہہ محرک پر بہی غور کیا جاتا ہے اور بعض وقت اوسپر غور کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ مقدمات ہجو تحریری۔ ازالہ حیثیت عرفی وغیرہ مین اوس وجہ محرک پر ہمیشہ غور کیا جاتا ہے جسنے مرتکب کو اوس فعل کے کرنے کی تحریک دی۔ اور اسی طرح عداوتاً نالش دائر کرنی اور حبس بیجا وغیرہ کے مقدمات مین بہی۔

چاہیے کہ جو ہرجانہ دلایا جاوے بہت بعید نہ ہو اور معاہدات کی صورت مین وہ منافع جو غلباً پیدا ہوتا شامل نہونا چاہیئے سوا اوس صورت کے جب معاہدہ مین فقط منافع پر زور دیا گیا ہو۔

## اصول ضروری

قانون مضرات دیوانی مین چند بڑے بڑے اصول کے مطابق کارروائی کیجاتی ہے جنکو ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔

(۱) یہہ فرض کرلیا جاتا ہے کہ ہر ایک شخص جو کوئی خلاف قانون فعل یا ترک فعل بالارادہ کرتا ہے وہ اوسکی اغلب اور قدرتی نتائج کا ارادہ کرتا ہے۔

(۲) لیکن جس صورت مین فریق مضرت رسیدہ نے اوس مضرت مین خود ہی مدد کی ہو وہ ہرجانہ نہین پاسکتا۔

(۳) فریقین پر مناسب ہوشیاری اور احتیاط کرنا فرض ہے۔

(۴) جو کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اپنی غیر حاضری مین اپنا قائم مقام کرتا ہے تو وہ اوس شخص قائم مقام کے تمام افعال کی بابت جو اوسنے اوسکی بجائے کام کرنے کے اثنا مین کئے ہون ذمہ وار ہے۔

(۵) سنگین مقدمات مین جہان فوجداری اور دیوانی دونو طریقون سے چارہ جوئی ہو سکتی ہو یہہ معمولی بات ہے کہ مدعی کو اول فوجداری مین نالش کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے اور دیوانی مین اوسکے بعد اجازت دیجاتی ہے لیکن اُن جرائم مین جب دونو قسم کی چارہ جوئیان بلاتعلق یکدیگر ہو سکتی ہون یہہ قاعدہ نہین برتا جاتا

# پندرہوان باب

## قانون فوجداری

### قانون فوجداری کے بارہ مین متقدمین کی رائے

قانون فوجداری کی بحث مین ہمین کچھہ لکھنا ضروری نہین کیونکہ ہمارے ملک مین ایک ایسا مجموعہ تعزیرات ہند موجود ہے جو وضع قانون کے لئے نمونہ ہو سکتا ہے اور اوسمین قانون فوجداری کے تمام اصول جو اس ترقی یافتہ زمانہ کے لئے موزون ہین مندرج ہین۔ اگرچہ چند امور کے بارہ مین اوسمین ترمیم و تنسیخ کی گنجائش ہے لیکن پہر بہی وہ موجودہ مجموعون مین سب سے عمدہ ہے اور اوس قانونی کمیشن کے لئے جسنے اول اوسکو طیار کیا تہا نہایت عزت اور فخر کا باعث ہے

ہمارے فوجداری و دیوانی کے ضابطے اور قانون شہادت بہی نہایت عمدہ قانون ہین اور اگرچہ اونکی متواتر ترمیم سے دقّت اور تکلیف ہوتی ہے لیکن امید ہے کہ ان ترمیمات کے بعد وہ مکمل ہو جائینگے۔

زمانہ قدیم مین قانون تعزیری سے فقط یہہ منشا ہوتا تہا کہ شخص مضرت رسیدہ کو ہرجانہ دلا دیا جاوے اور یہہ غرض نہ ہوتی تہی کہ مجرم کو فایدہ عوام کے وجوہات پر سزا دیجاوے۔ یہہ قانون حقیقت مین ایسا ہی تہا جیسا قانون مضرات دیوانی۔ اور اسی طرح سے شخص مضرت رسیدہ دیوانی مین نالش کرتا تہا اور زر نقد کی صورت مین ہرجانہ وصول کرتا تہا۔ مین صاحب کہتے ہین کہ اقوام جرمن کے قانونون مین قتل انسان کے لئے دیت اور دیگر جرایم کے لئے ہرجانے مقرر تہے اینگلو سیکسن کے قانون مین ہر ایک آزاد شخص کی موت کے لئے اوسکی حیثیت کے موافق دیت کے ایک رقم مقرر کردی جاتی تہی اور اسی طرح سے ہر ایک زخم کے لئے اور ہر ایک ایسی مضرت کے لئے جو کسی کے حقوق و عزت و امن کو پہونچائی جاوے ہرجانہ کی رقمین مقرر تہین*

یہہ تصور زمانہ حال مین پیدا ہوا ہے کہ قانون کی خلاف ورزی کے روکنے کے لئے عوام کے فایدہ کی غرض سے تمام جماعت مدنی بحیثیت مجموعی اپنے حکام کے ذریعہ سے اس قسم کے جرایم کی پاداش مین سزا دی اور فقط شخص مضرت رسیدہ ہی کو ایسا خیال نکیا جاوے بلکہ یہہ سمجہا جاوے کہ شخص مضرت رسان تمام جماعت مدنی یعنے ملک کا مجرم ہے۔ اور یہہ بات ہر ایک قوم مین پائی جاتی ہے کہ شروع تہذیب مین اور اوسکے بعد تک قانون مضرات دیوانی سے عوام کے حقوق کی حفاظت کی جاتی ہے اور قانون فوجداری کے ذریعہ سے نہین**

قوانین قدیم مین بعض افعال یا ترک افعال کے لئے جنکو احکام الہی کی خلاف ورزی تصور کیا جاتا ہے تعزیرات ہی مقرر ہین۔ اتہنس کا قانون جو آریوپیگس (قدیم زمانہ مین یونان کی عدالت عالیہ تہی) کونسل اپنے احکامات مین برتتے تہے ایک مذہبی مجموعہ قانون تہا اور روما مین بہی نہایت قدیم زمانہ سے زنا اور اور جرایم خلاف معاہدہ و اشیاء مذہبی و شاید قتل کے لئے بہی سزا دیجاتی تہی۔ اور ان دونون قانونون مین گناہون کی پاداش مین سزا

* یہہ ہی قول شرع محمدی پر صادق آسکتا ہے۔ مترجم
** اسکی وجہ شاید یہہ معلوم ہوتی ہے کہ دولت کی قلت کے باعث سزائے جرمانہ و ہرجانہ تلوار کا کام دیتی ہو۔ مترجم۔

دیجاتی تہی اور نیز ٹارٹ یعنے ہرجہ کے عوض مین بہی سزا دیجاتی تہی اول قسم مین وہ جرایم شامل تہے جو خدا کے برخلاف کئے جاتے تہے اور دوئم مین وہ جرایم اپنے ہمسایون اور ہمجنسون کے برخلاف لیکن یہہ تصور اوسوقت تک پیدا نہ ہوا تہا کہ جرایم فی الحقیقت تمام ملک اور کل جماعت مُدنی کے برخلاف ہوتی ہین۔

یہہ فرض نہ کرنا چاہئے کہ ایک ایسا سادہ تصور جیسا کہ سرکار یا جماعت کے برخلاف جرم کرنے کا ہے ان قوموںمین بالکل نہ پایا جاتا تہا بلکہ اسی تصور کی خصوصیت نے قانون فوجداری کی تمیز نہین ہونے دی۔ ہر ایک جرم جو سرکار یا جمہوری کی ماموئیت اور فوایدکے برخلاف کیا جاتا تہا اوسکی پاداش مین ایک علحدہ قانون کے ذریعہ سے سزا دیجاتی تہی جو سرکار براہ راست عدالت کی وساطت کے بغیر مجرم کو دیتے تہے۔

اہل روما کا قانون فوجداری اوس درجہ تکمیل کو نہین پہونچا جس قدر اونکا قانون دیوانی تکمل تہا۔ قانون فوجداری مین جرایم کی تقسیم پبلک اور پرائیویٹ مین کی گئی تہی۔ اول جماعت مین جرایم خلاف ورزی سرکار و ہنگامہ و استحصال بالجبر و تغلب ملازمان سرکاری و جرایم خلاف اشیاء مذہبی و رشوت ستانی شامل تہے جرایم خلاف ورزی سرکار مین بہت سے اور جرایم سرکار کے خلاف سازش روما کے دشمنون کی مدد کرنا۔ غصب اختیارات شاہی کا ارادہ کرنا۔ فوج کے افسری کے متعلق کوئی قصور کرنا وغیرہ وغیرہ شامل تہے۔ اور جب سلطنت جمہوری کے بعد بادشاہت قایم ہوگئی تو تمام ایسے افعال جنسے قیصر کی شان یا زندگی موثر ہوسکتی تہی خلاف ورزی سرکار مین شامل ہوگئے۔ ایسے جرایم کی سزا نہایت سخت دیجاتی تہی موت اور ضبطی جایداد معمولی سزا تہی اور اگر مجرم پیشی مقدمہ سے پہلے مرجاتا تہا تو اوسکی تجویز موت کے بعد ہوتی تہی اور ضبطی جایداد کا حکم دیاجاتا تہا۔ یہہ دستور سترہوین صدی کے شروع مین فرانس

اور اسکاٹلمنڈ مین بہی اختیار کرلیا گیا تہا ہنگامہ مین اوس قسم کو افعال جنسے عوام کے امن مین خلل پڑتا تہا شامل تہے۔ مسلح آدمیونکا بغاوت کے لئیے یا اہلکاران سرکاری کو اونکے فرایض منصبی سے روکنے کے لیئے جمع ہونا اور ایسے ہنگامے جسمین زبردستی استعمال کی جاتی تہی ایسی مد مین شامل تہے۔ ان سب کی سزا جلاوطنی یا ضبطی جایداد تہی۔

صوبون کے حکام اور مجسٹریٹ اور ملازمان سرکاری جو استعمال بالجبر کرتی تہی یا اپنے فرائض منصبی کے متعلق رشوت لیتی تہی تو اونکو جلاوطنی۔ تنزل عہدہ۔ بجائے مال و جرمانہ کے سزا دیجاتی تہی۔ جرمانہ مال وصول کردہ شدہ سے مقدار مین دوگنا اور بعض اوقات چوگنا ہوتا تہا تغلب مال سرکاری کی سزا موت عبور دریائے شور اور ضبطی مال معہ یک ثلث دیگر ہوتی تہی اشیاء مذہبی کا چورالینا یا اونکے خلاف کوئی جرم کرنا موت کا مستوجب کرتے تہے۔

اگر کسی سرکاری عہدہ کے لیئے کوئی امیدوار منتخب ہوتا تہا اور انتخاب کنندگان پر رشوت ستانی کا جرم عاید کیا جاتا تہا تو اونکو سزا ایسے جرمانہ دیجاتی تہی اور سینٹ سے نکال دیا جاتا تہا اور بعض اوقات دس برس کے لئے جلاوطن کردیے جاتے تہے۔

پرائیویٹ جرایم مین سے بڑے بڑے جرم قتل انسان۔ زنا۔ زنا بالجبر۔ جعل۔ جہوٹ بولنا سرقہ بخانہ۔ ڈاکہ و سرقہ اشخاص تہے۔ اور قید و جرمانہ و دُرہ لگانا اور جلاوطنی و تعذیب بہ آب و آتش و مشقت تعزیری سزائین دیجاتی تہین۔

سزائے موت مین یا تو مجرم کو پہانسی دیجاتی تہی یا سر قلم کردیا جاتا تہا یا اسقدر دُرے لگائے جاتے تہے کہ مجرم مرجاتا تہا اور یا تارپیا پہاڑی سے نیچے لڑہکا دیتے تہے۔

قیصرون کے عہد سلطنت مین نئی اور بے رحم سزائین بہی داخل ہوگئی تہین جنسے زندہ جلادینا درندون کے سامنے ڈالدینا ہوگے درندون کے سامنے مجرم کو ڈالدینا پچہلے زمانہ مین

عوام الناس کی دل لگی اور تماشے کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔

## زمانہ حال کا قانون فوجداری

فرانسیسی مجموعہ التعزیرات مین جرائم کی تقسیم تین جماعتون مین کی گئی ہے (۱) وہ جرائم جنکی تجویز جوری کرتی ہے اور جسکے لئے سزا بہت سخت مقرر ہے - (۲) (ڈی لکٹ) جنکے تجویز بغیر جوری کے کی جاتی ہی اور جنکی سزا کسی اصلاح خانہ مین قید کرنا یا جرمانہ ہوتی ہے (۳) (کون ٹرے وَن شن) یعنے چھوٹے چھوٹے جرائم جنکی تجویز خود پولیس کرتی ہی اور جنکی سزا ۵ - دن کی قید اور پانچ روپیہ روپیہ جرمانہ سے زیادہ نہین ہوتی تمام جرائم کی پیروی ایک افسر جسکو پبلک پروسی کیوٹر) کہتے ہین کرتا ہے اور تجویز جوری کے ذریعہ سے ہوتی ہے جسمین کثرت رائے پر فیصلہ ہوتا تھی پہلے زمانہ مین سزائے موت دینے کا طریقہ سب بے رحم تھا لیکن اب ایک کل کے ذریعہ سے جسکو گلوٹین کہتے ہین سر قلم کیا جاتا ہے -

قانون انگلستان مین جرائم کی تقسیم (فی لونیز) جرائم سنگین و (مس ڈمی نر) جرائم خفیف مین کی گئی ہے - خلاف ورزی سرکار جرائم سنگین مین سب سے زیادہ بڑا جرم ہے اور جرائم خفیف جرائم سنگین کی بہ نسبت چھوٹے ہوتے ہین اور ایک خط فرضی کے ذریعہ سے اونمین تمیز کی جاتی ہے - ہر ایک جرم کی جو سزا مقرر کی گئی ہے اوس سے اونمین فرق معلوم ہوتا ہے - جو جرائم سنگین بڑے ہوتے ہین اونمین مجرم کی جائداد حقیقی و ذاتی دونو ضبط کر لی جاتی ہین -

اور جرائم سنگین جو چھوٹے ہوتے ہین اونمین فقط اوسکی ذاتی جائداد ضبط ہوتی ہے - جرائم خفیفہ مین ضبطی بالکل نہین کی جاتی - جرائم خلاف ورزی سرکار کو ایک علحدہ جماعت شمار کرنا چاہئے اور اسلئے جرائم کی تقسیم بجائے دو کے تین جماعتون مین ہونی چاہئے - انمین سے

جرائم سنگین وخلاف ورزی سرکار اور فیوڈل سسٹم کے زمانہ سے چلے آتے ہین۔
سوسائیٹی کی تہذیب کی ترقی کے زمانہ مین جرائم کی ایک اور قسم یعنے جرائم خفیفہ زائد کیئے گئے
زمانہ حال مین جرائم سنگین وجرائم خفیفہ مین برائے نام فرق رہگیا ہے فقط ضابطہ کارروائی کا
کچہہ فرق ہے اور تہوڑے دنون سے جرائم سنگین کے عیوض ضبطی جائیداد کی سزا بالکل موقوف
کردی گئی ہے۔

جرائم خلاف ورزی سرکار کی تعریف کئی قانونون مین جو ایڈورڈ سویم کے وقت سے
آجتک پاس ہوچکے ہین مندرج ہین۔ جو ایکٹ ایڈورڈ سویم کے وقت مین پاس ہوا تہا اوسمین
(ٹریزن) یعنے جرم خلاف ورزی سرکار کی تعریف ایسی عام طور سے کی گئی تہی کہ اوسمین بہت
سے جرائم جو اس درجہ کے نہ تہے داخل ہوجاتے تہے اور اسلیئے مابعد ایکٹون سے اوسکی
تشریح کرنی اور اوسکی غلط مفہوم کے برخلاف عوام الناس کی آزادی کی حفاظت کرنی
پڑے۔ انہین سے بعض ایکٹون مین اس جرم کے لئے مجرم قرار دینے کے لئے گواہون کی
تعداد اور اون واقعات کی تعداد اور خاصیت بیان کی گئی ہے جو اون گواہون کی
شہادت مین ہونی ضروری ہین۔ بعض ایکٹون مین یہہ حکم دیا گیا ہے کہ ملزم کو تجویز سے
کچہہ مدت پہلے اہل جوری و گواہان مخالف کی ایک فہرست اور فرد قرارداد جرم کی ایک نقل
دینی چاہیئے۔ لیکن اس احتیاط کے باوجود عدالتون کا (جو بادشاہ کے زیر اثر ہوتی ہتین)
یہہ میلان پایا جاتا تہا کہ کہینچ تان کر ٹریزن (خلاف ورزی سرکار) کی تعریف مین اونہون نے
اور جرائم جیسے ہنگامہ یا کسی معاملات ملکی کی بابت رائے کا آزادانہ ظاہر کرنے کو بہی شامل کردیا
لیکن جارج سویم کے وقت مین ججون نے اس ٹریزن کو جسے "معنوی" کہتے تہے اڑا دیا
لیکن اوسی کے عہد سلطنت مین پارلیمنٹ کا ایکٹ کے رو سے اسی قسم کے رایون کی بنیاد دیکہتا

کردی گئی ۔

لیکن کچھہ مدت سے اس بارہ مین زیادہ نرمی کام مین لائی جاتی ہے اور بہت سے ایسے جرائم جو پہلے ججون کے فیصلون کے روسے خلاف ورزی سرکار مین شامل تہی ایسا جرائم سنگین کی مد مین منتقل کر دئے گئے اور اسطرحسے دوہرا فایدہ حاصل ہوگیا ۔

بیگناہ آدمی سرکار کی جابرانہ کارروائی سے محفوظ ہوگئے اور جو حقیقت مین شریر ہوتے ہین اونکو ایک اور طریقہ سے جو پہلے کی بہ نسبت کم پیچیدہ ہی سزا مل جاتی ہے ۔

جرائم سنگین وخفیفہ یا توکسی کی ذات یا جائیداد کے برخلاف ہوتے ہین یا ایک ہی دفعہ دونو کے برخلاف ۔ اون اشخاص کے لئے جو وقوع جرم کے پہلے یا پیچھے مرتکب جرم کی اعانت کرتے ہین سزا اور اون اشخاص کے لئے جو مکرر ایک ہی جرم کا ارتکاب کرتے ہین سزا مین ایزادی مقرر کی گئی ہے ۔ ایک اور جرم ہے جسکو "اخفائے" خلاف ورزی سرکار کرتے ہین ۔ یہہ جرم فقط کسی جرم خلاف ورزی سرکار سے واقفیت رکہنے یا اوسکو مخفی کرنے سے پیدا ہوتا ہے اور ایک شخص جو اوس جرم کیلئے گرفتار کیا جاتا ہے اوسکی بابت کسی (جسٹس آف دی پیس) یا (جسٹس آف دی اسایز) کے سامنے اوس جرم کی بابت گواہی دیتا ہے ۔

بہت سے افعال ہین کہ وہ اس غرض سے جرائم سنگین وجرائم خفیفہ مین شامل کئے گئے ہین کہ وہ غیر صریح طور پر محض اخلاقی اور پولیٹکل اغراض کے تائید کرتے ہین اور یہ افعال ایسے ہین جیسے کہ ازدواج ثانی بحین حیات شوہر یا زوجہ ۔ سرکاری رجسٹرون مین غلط اندراج اندراج یا دیوالیونکا کوئی فریب اور حیوانات پر بے رحمی کرنا وغیرہ وغیرہ ۔

علاوہ ان جرائم کے جو ان تین اقسام مذکورہ بالا مین شامل ہین اور جنکی تجویز اکوارٹر سشن، یا کورٹ آف اسایز ہو (سنٹرل کریمنل کورٹ کے) سامنے ہوتی ہے اور بہی ایسے

جرایم ہین جو پارلیمینٹ کے ایکٹون مین بیان کئے گئے - اور اونکی تجویز عدالت (پیٹی سشن یا مجسٹریٹ پولیس) کرتے ہین - انکو مقدمات سرسری کہتے ہین اگرچہ انہین سے اکثر مقدمات مین ملزم کو حق دیا گیا ہے کہ کسی عدالت اعلی کے سامنے اپنی تجویز کراوے اور بعضی صورتون مین عدالت مین اپیل کرنے کی اجازت بہی دیگئی ہے - وہ جرایم جنکی تجویز سرسری طور پر ہوتی ہے مختلف قسم کے ہین اور بعضے اونمین کوئی مدنی بے ضابطگی ہے اور بعض اخلاقی گناہ ہین - ان مین ایسے جرایم شامل ہین جنسے امن عامہ ومحاصل سرکاری کے برخلاف کوئی فریب اور لنڈن کے انتظام کے متعلق کسی ایکٹ کے برخلاف کوئی جرم اور کوئی ایسا جرم جو صحت عامہ یا امن عامہ یا اخلاق عامہ وحفاظت حیوانات شکاری کے برخلاف ہو ایسے سرسری تجویز والے جرایم کے بہت جلد کثرت ہوجانا آزادی عامہ مین مخل ہوتا ہے اور اسلئے اونپر نظر احتیاط رکہنی چاہئے -

جارج دویم کے عہد سلطنت مین سب سے بڑی سزا موت ہوتی تہی جسکے ساتہ تعذیب اور کسی عضو کا کاٹ دینا یا توہین نعش بہی ہوتی تہی اور چارلس دوم کے عہد تک بدعت مذہبی کی سزا زندہ جلادینا تہا - بلیک سٹن بہی بہت سی ایسی سزائین جنمین عضو کاٹ دئے جاتے تہے بحال رکہتا ہے اگرچہ اوسکے وقت مین یہہ رواج بالکل نہ تہا چہوٹے چہوٹے جرایم کے لئے شکنجہ اور اسٹوکس سزا تہی - شکنجہ مین سر اور ہاتہون کو باہر نکالکے اور تمام بدن شکنجہ مین دیدیا جاتا تہا اور مجرم کو رہگذر عام مین ایک ستون سے باندہ کر کہڑا کردیتے تہے اور اسٹوکس مین فقط ہاتہ اور پیر ٹانگون کو شکنجہ مین دیتے تہے - انکے علاوہ اور سزائین جلاوطنی - قید بعبور دریائے شور - ضبطی جائداد - جرمانہ اور قید ہوتی تہین - بڑے بڑے جرائم خلاف ورزی سرکار کے لئے نشانہ کرکے قتل کرنا اور بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کردینا اور

زندہ آدمی کا نکال دینا وغیرہ وغیرہ سزائین مقرر تہین -

اگرچہ ۱۸۳۰ء کے بعد لنڈن برج پر کوئی سر لٹکا ہوا نہین دیکہا گیا - قاتل کی نعش کا ہیتالون مین چیرنا ۱۸۳۲ء مین اختیاری کیا گیا تہا اور ۱۸۳۶ء مین بالکل موقوف کیا گیا تہا - ۱۸۳۴ء مین زنجیرون سے پہانسی دینا موقوف ہوا - ۱۸۶۸ء مین یہہ حکم ہوا کہ پہانسی وغیرہ بجائے کسی رہگذر عام کے قید خانہ کے اندر دی جاوے - ۱۸۶۱ء سے دو سو مقدمات سے زیادہ سزائے موت دور کردی گئی اور اب فقط جرم خلاف ورزی سرکار و قتل عمد کے لئے یہہ سزا رہگئی ہے -

۱۸۲۵ء سے ۱۸۵۳ء تک قیدی نوآبادیون مین بہیجے جاتے تہے لیکن اب ایسے مجرمون کو جیلخانون مین مشقت تعزیری بہگتنی پڑتی ہے - ۱۸۴۲ء مین قید تنہائی کا طریقہ جاری ہوا - ۱۸۶۹ء سے یہہ طریقہ جاری ہوا کہ ایسے اشخاص کو جو ارتکاب جرم کے عادی ہون سزا کے بہگتنے کے بعد پولیس کی نگرانی مین رکہا جاوے اور یہہ اونکی سزا کا ایک حصہ سمجہا جاتا ہے -

تازیانہ کا لگانا اب فقط ایسے جرمون مین ہے جنمین بے رحمی کے ساتہ انسان پر حملہ کیا جاتا ہے جیسے پیچہے سے آکر گلا گہونٹ دینا وغیرہ وغیرہ -

## بنتہم صاحب کی رائے

بنتہم صاحب نے قانون تعزیری پر جو اپنی رائے لکہی ہے وہ نہایت دلچسپ ہے اسکو ہم امیوس صاحب کی کتاب سے ذیل مین درج کرتے ہین -

بنتہم اس اصول سے شروع کرتا ہے کہ قانون تعزیری کا وضع کرنا ایک برائی کا دوسرے برائی سے مقابلہ کرنا ہے - اور اسلیئے وہ صورت جسمین کوئی فعل جرم قابل سزا قرار دی جاوے وہ ہے جسمین وہ تکلیف جو اس فعل سے پیدا ہو اوس تکلیف سے زیادہ ہو جو سزا کے طور پر کامل طور سے

سے روکنے کے لیئے استعمال کرنی پڑے اور اس حال مین بھی سزا کا استعمال اوسوقت تک
کرنا چاہیئے جب تک کوئی اور آسان تر ذریعہ اوسکے روکنے کا موجود نہ ہو۔ اس حساب کے
روسے انسانی تکلیفات اور خوشیون کی ایک درجہ وار فہرست کی ضرورت تھی اور وہ فہرست
اوسنے اپنی لیاقت کا تمام زور لگا کر طیار کی ہے اور جیسی کہ امید تھی اوسکی فہرست جرائم و اندازۂ
سزا قانون مروجہ الوقت سے بہت مختلف ہے۔ تمام وہ جرائم جو مذہب سے یا سود خواری
بمقدار کثیر سے متعلق ہین اوس فہرست مین موجود نہین ہین۔ سود خواری کی حمایت مین وہ پہلے
بھی ایک رسالہ لکھہ چکا تھا۔ اوسکی فہرست مین بجرم حیوانات پر بے رحمی کرنا تھا جنکی ساتھہ وہ قولاً
وفعلاً بہت ہمدردی ظاہر کرتا تھا۔

تعزیرات کے علاوہ اور چارہ جوئیون کو اوسنے امتناعی اور تلافی مین تقسیم کیا
ہے قانون مروجہ الوقت کے برخلاف اوسنے یہہ تجویز کی کہ تلافی اگر بجائے سزا ممکن نہو تو
سزا کے ساتھہ تو ضرور ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اگر ایک تکلیف کے عوض مین کسی شخص کو فقط تکلیف دینا مناسب
سمجھا جاوے تو کوئی ایسی تکلیف جسمین فریق اول کو خوشی اور فائدہ بھی ہو زیادہ تر مناسب
ہو سکتی ہے۔ تلافی کی بابت اوسکی یہہ رائے تھی کہ ہر حالت مین زر نقد کی صورت مین نہ ہونی
چاہیئے۔ بلکہ کبھی بحالی جنس اور کبھی اعزازی تلافی ہونی چاہیئے۔ بحالی جنس
تو وہ کہتا ہے اب بھی کئی صورتون مین قابل حصول ہے لیکن اعزازی تلافی بالکل نظر انداز
کر دی جاتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ زر نقد کی صورت مین تلافی کرنا بعض وقت شخص ضرر رسیدہ کی
توہین کا باعث ہوتی ہے مثلاً ازالہ حیثیت عرفی یا لیبل وغیرہ کی صورت مین ہرجانہ بصورت
زر نقد اور توہین سمجھا جاویگا۔ لیکن اگر ایسا کیا جاوے کہ شخص مضرت رسیدہ کی موجودگی مین
اوس شخص کی تذلیل کیجاوے تو نہایت مناسب ہے اور اس تذلیل کے سبب سے عمدہ صورت یہہ ہے

کہ ان اشخاص کے مواجہہ میں جنکے روبرو کسی شخص کی توہین کی گئی ہو اور ان اشخاص کے روبرو جنکی رائے پر اوس توہین نے اثر کیا ہو شخص توہین رسان باضابطہ معافی وعذر طلب کرے تیسرے قسم کی تلافی جسکی وہ سفارش کرتا ہے "قصاصی" ہے۔ غرضیکہ بنتھم کی رائے مین تلافی کا ہونا ضروری ہے خواہ وہ فریق مضرت رسان کے یا کسی اور شخص کی گرہ سے نکلے جو اوسکے چال چلن کا جوابدہ ہو بلکہ بنتھم کی رائے تھی کہ اگر سرکاری خزانہ سے بھی دینی پڑے تو بھی شخص مضرت رسیدہ کو تلافی سے محروم نہ کرنا چاہئے۔

بنتھم صاحب کہتے ہین کہ سزا مین ان خواص کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) کہ اول اوسمین درجہ ہو سکتا ہو یعنے اوسکا اندازہ اور اوسکی تقسیم عوارض کے لحاظ سے کر سکین۔

(۲) جو سزا دی جاوے اوسمین اس قسم کی ظاہری تکلیف ہو کہ جن لوگون کی تہدید اور ترہیب کے لئے سزا دی جاتی ہے اونکو یہہ سزا اوس تکلیف سے جسکے عیوض دی گئی ہے زیادہ معلوم ہو۔

(۳) عوام الناس کے خیالات اور تعصبات کا اس قدر لحاظ رکہنا چاہئے کہ کہین اون کی ہمدردی فریق مضرت رسیدہ کے حق سے مجرم کی طرف منتقل نہ ہو جاوے۔

(۴) اگر ممکن ہو تو سزا اور اوس جرم کے درمیان جس کے لئے وہ سزا مقرر ہے کوئی اس قسم کی مشابہت ہو کہ جس وقت اوس شخص کا دل اوس جرم کے ارتکاب کے لئے اکسایا جاوے تو اوس سزا کی تصویر اوسکے دل مین پہر جاوے۔

(۵) سادہ ہو۔

(۶) قابل معافی ہو

انکے علاوہ اور ایسے طریقے اختیار کرنے چاہئین کہ مجرم کی اصلاح بہی ہوجاوے آیندہ
اوسکو ایسے جرمون کے ارتکاب سے باز رکہے اور فریق مضرت رسیدہ کی بہی تلافی ہوجاوے
ان تمام ضروری خواص کو اوسنے لفظ کفایت "مین جمع کیا ہے یعنے ۔ "اگر مطلب حاصل
ہوسکے تو کم سے کم تکلیف ہونی چاہیئے یعنے سانپ مرے نہ لاٹہی ٹوٹے ۔ سزائے موت
کو جو اون دنونمین اکثر جرایم کے واسطے دیجاتی تہی اوسنے فقط قتل انسان اور بغاوت
کے لئے رکہا ۔ اور اسکے بعد باقی جرایم کے لئے "وہ قید بمشقت" کو سب سے بہتر سزا سمجہا
ہے ۔ کیونکہ اس سزا مین بہت سے درجے بہی مقرر ہوسکتے ہین اور قیدیون کی محنت بہی مفید
ہوسکتی ہے بنتہم کے زمانہ کے بعد جیلخانون کے حالت مین بہی بہت ترقی ہوگئی ہے ۔

## ہندوستان کا قانون تعزیری

مجموعہ تعزیرات ہند مین اول اون عام اصول کا ذکر جنسے معاملات فوجداری مین قابلیت
مواخذہ پیدا ہوتی ہے اور سزاون اور اعانت اور اقدام کا ذکر کیا گیا ہے ۔
دوم جرایم عامہ کی تعریف اور اونکے لئے سزائین مقرر کی گئی ہین اور اخیر مین جرایم پرائیویٹ
کی تعریف اور اونکی سزائین ۔

ضابطہ فوجداری مین ایک اور تقسیم مقدمات سمن و مقدمات وارنٹ مین کی گئی ہے اور
یہ تقسیم انگلستان کے جرایم سنگین و خفیفہ کے مطابق ہے ۔ سرسری تجویز بہی ضابطہ مین
مقرر کی گئی ہے ۔ پہلے یوروپین رعایائے برطانیہ اور دیسیون کی تجویز مین فرق تہا ابا
ترمیمہائے متواتر کے بعد جسقدر رہ گیا ہے بہت کم ہے ۔ ذمہ داری کی بحث ایسے معاملات
مین کی گئی ہے جیسے غلطی و اتفاق و صغر سنی و دیگر ناقابلیت جسمانی و جبر و رضامندی و
حفاظت خود اختیاری ۔ انمین سے اکثر کی بحث پہلے ہوچکی ہے یہان فقط رضامندی

وحفاظت خود اختیاری پر بحث کیجاویگی - ایسی رضامندی جو فریب سے یا دہمکی سے یا ایسے شخص سے حاصل کیگئی جو ارادہ کرنیکی قابلیت جسمانی و ذہنی نہ رکہتا ہو بے تاثیر سمجہی گئی ہے - لیکن اگر کوئی شخص کسی شخص کو اوسکی رضامندی سے کوئی ایسا ضرر پہونچاوے جو موت اور ضرر شدید سے کمتر ہو تو شخص ضرر رسان قابل مواخذہ نہین جیسے شمشیر زنی وغیرہ کہیل مین -

اور نہ اوس فعل مین جو شخص ضرر رسیدہ کے فایدہ کی غرض سے اور اوسکی مرضی سے کیا جاوے جیسے کہ کوئی جراحی عمل جسمین شخص زیر علاج مرجاوے نہ وہ فعل جو کسی بچے یا شخص فاتر العقل کے فایدہ کی غرض سے اوسکے ولی کی رضامندی سے کیا جاوے قابل مواخذہ ہوتا ہے بشرطیکہ وہ فعل موت یا ضرر شدید نہ ہو سوا اون صورتون کے جبکہ وہ موت کے روکنے اور کسی سخت اور لاعلاج مرض کے دفعیہ کے واسطے کیا جاوے -

اون افعال کی بابت بہی دانش مین کچہہ ضرر نہین دیجاتی جو حق حفاظت خود اختیاری کے عمل مین لانے کے وقت کسی سے سرزد ہوون - جس تعریف مین اس حق کی نوعیت اور وسعت کی تشریح کی گئی ہے وہ نہایت دلچسپ ہے - اون صورتون مین جہان اسقدر وقت کافی ہے کہ افسران سرکاری کی حفاظت میسر آسکے یا اون صورتون مین جبکہ کوئی ملازم سرکاری بحیثیت اپنے عہدہ کے نیک نیتی سے کوئی ایسا فعل کرے جسمین معقول طور سے موت اور ضرر شدید کا خوف نہ کیا جاوے حفاظت خود اختیاری کا حق تسلیم نہین کیا جاتا - باقی اور تمام صورتون مین یہہ حق ہر ایک شخص کے لئے اپنے اور کسی اور شخص کے جسم وجان ومال کی حفاظت کے لئے تسلیم کیا گیا ہے - یہہ حق کسی صورت مین اوس سے زیادہ نقصان پہونچانے کے لئے جو حفاظت خود اختیاری کے لئے ضروری ہو وسعت مین زیادہ نہین ہوتا اور اگر اس شرط کے ساتہہ تمام صورتون مین جان سے مار ڈالنے کے سوا ہر ایک کمتر ضرر حفاظت

خود اختیاری مین پہونچا سکتے ہین حفاظت جسم کی صورت مین حفاظت خود اختیاری مین جان سے
ہی مار ڈال سکتے ہین اگر مجرم کے فعل سے یہہ معقول خوف ہو وہ (۱) موت یا ضرر شدید
(۲) یا زنا بالجبر یا جرم خلاف وضع فطری کا مرتکب ہوگا یا (۳) اگر اوس شخص کو جو اپنی حفاظت
کرتا ہے اغوا کریگا یا غلام بنانے کی غرض سے بہکا لیجاویگا یا حراست ناجائز مین رکھیگا۔
صورت ہاے ذیل مین جائداد کی حفاظت مین ہی جان سے مار ڈالنا حق حفاظت خود اختیاری
مین شامل ہے سرقہ بالجبر و نقب زنی بخانہ وقت شب ایسے مکان کو جسمین انسان بود و باش
رکھتے ہون یا کوئی مال رکھا ہو آگ سے مضرت پہونچانا اور ایسی حالات کے ساتھہ سرقہ مداخلت
بیجا جسمین جان کے تلف ہونے یا ضرر شدید کا خوف ہو۔
یہہ حق اون افعال کے برخلاف ہی حاصل ہوتا ہے جو اطفال و اشخاص فاتر العقل و بدمست
سے سرزد ہون۔ اس حق کے شروع ہونے کا وقت بلحاظ جسم کے وہ ہے جب خطرہ کا کوئی
معقول خوف پیدا ہوا اور جب تک وہ خطرہ قایم رہتا ہے یہہ حق ہی قایم رہتا ہے اور بلحاظ
جائداد کے حق حفاظت خود اختیاری کے شروع ہونے کا وقت اوسیوقت پیدا ہوجاتا ہے
جبکہ جائداد کے لئے خطرہ کا خوف پیدا ہوتا ہے اور اوسوقت تک قایم رہتا ہے جب تک جرم کا ارتکاب
ہو رہا ہو یا جب تک مجرم واپس نہ چلا جاوے یا مدد نہ آجاوے۔ جس صورت مین یہہ جوکہون
ہو کہ کسی بے گناہ شخص کو نقصان پہونچانے کے بغیر یہہ حق عمل مین نہین آسکتا تو ایسی جوکہون
مین بھی یہہ حق اوسوقت عمل مین لاسکتے ہین جبکہ ایسا حملہ کیا جاوے جسمین جان کے تلف
ہونے کا خوف ہو۔ اگر نیک نیتی سے حق حفاظت خود اختیاری کے عمل مین لانے کے وقت جبکہ
اوس قدر نقصان زیادہ پہونچانے کا عزم نہ ہو جسقدر حفاظت کے لئے ضروری ہے وہ فعل
جو حفاظت خود اختیاری مین کیا جاوے قانون کی مجاز حد سے بڑہ جاوے تو قتل انسان

کی صورت مین وہ قتل عمد نہ سمجہا جاویگا -

اعانت کے بارہ مین تعزیرات ہند مین نہایت عمدہ اصول موجود ہین - اعانت مین برانگیختہ اور سازش اور امداد جو جرم کے وقوع کے وقت یا قبل بالارادہ دی گئی ہو شامل ہے وہ اعانت بہی ذمہ داری کے لحاظ سے اعانت سمجہی جاتی ہے جو ایسے فعل کے ارتکاب کے لئے کیجاوے جسکو اگر کوئی ایسا شخص کرے جو از روے قانون ارتکاب جرم کی قابلیت رکہتا ہے جرم تصور ہوتا - اور جرم اعانت کے پیدا ہونے کے لئے یہہ ضروری نہین ہے کہ اوس فعل کا ارتکاب بہی ہو جسکی بابت اعانت کی جاوے - نہ یہہ ضروری ہے کہ شخص معان قانوناً جرم کے ارتکاب کی قابلیت رکہتا ہو اور نہ یہہ ضروری ہے کہ وہ کچہہ مجرمانہ ارادہ رکہتا ہو - اعانت کی اعانت بہی اعانت کے مساوی درجہ کا جرم ہوتا ہے - اگر اعانت ایک فعل کے لئے کیجاوے اور ارتکاب کسی اور فعل کا ہو جاوے تو شخص معین اس پچہلے فعل کا بہی ذمہ دار ہے اگر وہ فعل اعانت کا غالب نتیجہ تہا -

اگر فعل معان اوسہی ارتکاب مین آجاوے اور اوسکے نتیجہ کے سوا کوئی اور فعل بہی تو معین دونوں کی بابت ذمہ دار ہے - اعانت کی سزا وہی ہے جو اصلی جرم کی ہے لیکن اگر اوس جرم کا ارتکاب اعانت کے سبب سے نہین ہوا تو بلحاظ نوعیت جرم کے کم درجہ کی سزا مقرر ہوتی ہے -

اقدام - جرایم کے ارتکاب کے لئے اقدام کرنا بہی قابل سزا ہے جبکہ اوسکی بابت کوئی خاص حکم نہو تو اقدام کے لئے اصلی جرم سے نصف سزا رکہی گئی ہے -

ضابطہ مین جرایم کے ارتکاب کو اگر ممکن ہو روکنے کے لئے بہی کچہہ انتظام کیا گیا ہے اور اس غرض کے لئے اون اشخاص سے جنکا چلن مشتبہ ہو یا کوئی وجہ معاش نہ رکہتے ہون یا بدمعاشی مین

مشہور ہون نیک چلنی کی ضمانت کی جاتی ہے۔ اور اسی طرح کا انتظام حفظ امن عامہ مین خلل ڈالنے کے روکنے کی غرض سے کیا گیا ہے۔ خلاف قانون مجمعہ ہائے کو مجسٹریٹ یا افسر پولیس کے حکم سے منتشر ہونے کا حکم دیا جاتا ہے اور اگر ضروری ہو تو فوج جنگی کی مدد بھی لے جاسکتی ہے۔ امور و اشیاء باعث تکلیف عامہ کے دور کرنے کے لئے ضرورت کے وقت عارضی حکم دیا جاسکتا ہے اور باقی صورتون مین حکم امتناعی صادر کیا جاتا ہے۔ جرائم سنگین کے روکنے کی غرض سے مداخلت کرنے کا اور اون اشخاص کو گرفتار کرنیکے لئے جو اون جرائم کے ارتکاب کا ارادہ و تجویز کررہے ہون پولیس کو اختیارات دئے گئے ہین۔ جایداد غیر منقولہ کی بابت جو تنازعات پیدا ہون اوسکے واسطے جو انتظام کیا گیا ہے اوسکو ہم کہین ذکر کر آئے ہین۔

سزا ہائے مندرجہ ذیل تعزیرات ہند مین تسلیم کی گئی ہین۔ موت۔ حبس بعبور دریائے شور۔ مشقت تعزیری۔ قید (سخت و محض معہ قید تنہائی) ضبطی جائداد جرمانہ و تازیانہ۔ ہر ایک جرم کے لئے علٰحدہ علٰحدہ سزا مقرر کی گئی ہے۔ اسلئے سزا کی بابت کوئی عام اصول بیان نہین کرسکتے۔ موت کی سزا صورت ہائے مندرجہ ذیل کے لئے محدود ہے۔ ملکہ کے برخلاف جنگ کرنا۔ قتل عمد۔ اعانت قتل عمد مرتکبہ۔ ایسی جھوٹی گواہی دینا یا بنانا جس کے سبب سے کسی بیگناہ شخص کی جان ضائع ہوئی ہو۔ کسی شخص فاتر العقل و نابالغ و مست کی خودکشی مین اعانت کرنا۔ لیکن فقط ایک صورت مین موت کا فتوی لازم ہے یعنے اوس صورت مین جب قتل عمد کا مرتکب وہ شخص ہوا ہو جو حبس بعبور دریائے شور کی سزا بھگت رہا ہے باقی صورتون مین موت کی بجائے حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا بھی مل سکتی ہے۔ موت کے فتوی کی تعمیل جیل کی حدود مین پھانسی دینے سے کی جاتی ہے۔ قانون ہندوستان مین حبس دوام بعبور دریائے

شور کو قید بست سالہ بعبور دریائے شور تعبیر کرتی ہے ۔ کم سے کم مدت حبس دوام بعبور دریائے شور کے سات برس ہے ۔ اور اگر حبس بعبور دریائے شور ناجایز طور سے واپس آنے کی صورت مین حبس دوام بعبور دریائے شور لازم ہے ۔ حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا مین قیدی جزیرہ انڈمان مین (جسکو عوام کالا پانی کہتے ہین) بہیجا جاتا ہے ۔

قید کی زیادہ سے زیادہ مدت چودہ سال ہے اور کم سے کم کی کوئی حد نہین ۔ لیکن سرقہ بالجبر و ڈکیتی مین جسمین ضرب شدید کا اقدام ہو یا یہہ جرم کسی مہلک ہتہیارون کی سلحبندی کے ساتھہ کئے گئے ہون تو قید کی مدت کم سے کم سات برس ہے ۔

کم سے کم قید کی مدت جو ایک معین جرم کی صورت مین زیادہ سے زیادہ ہے ۲۴ گہنٹہ ہے اور وہ حالت نشہ مین ناشایستگی کرنے کا جرم ہے ۔ قید دو قسم کی ہے سخت یا محض بعضی صورتون مین محض یا سخت قید کا کرنا عدالت کے اختیار مین چہوڑا گیا ہے اور بعض صورتون مین تعین کردی گئی ہے ۔ بعض صورتون مین جرمانہ خیاری ہے یعنے یا جرمانہ یا قید اور بعض صورتون مین جرمانہ بطور سزائے ابتدائی کے دیا جاتا ہے جیسے حلف دروغی مین ۔ قید تنہائی اصلی قید کا ایک جزو ہوتا ہے اور اس حساب سے دیجاتی ہے ۔ اگر کل قید کی مدت چہہ مہینے سے زیادہ نہ ہو تو ایک مہینہ کی قید تنہائی اور اگر چہہ مہینے سے زیادہ اور برس سے کم ہو تو دو مہینے کی قید تنہائی اور ایک برس سے زیادہ ہو تو تین مہینے کی قید تنہائی کیجاتی ہے ۔ اور ایکہی وقت مین متواتر ۱۴ دن سے زیادہ قید تنہائی نہین ہوسکتی ۔ اور اگر کل مدت قید تین ماہ سے زیادہ ہو تو ایک ہفتہ سات دن سے زیادہ قید تنہائی نہین ہوسکتی ۔ ہر ایک صورت مین عرصہ ہائے قید تنہائی کے درمیان ان عرصون سے کم وقفہ نہ ہوگا ۔

ضبطی جایداد تین قسم کی ہے ۔

(۱) مجرم کی تمام جایداد کی مطلق ضبطی جو فقط اون جرائم مین جنکی سزا موت ہے اور گورنمنٹ کے خلاف جنگ کرنے یا جنگ کی تیاری کرنے کی صورت مین سزا کا لازمی نتیجہ ہے

(۲) مدت سزا کے لیے لگان اور منافع کی ضبطی - یہہ اون جرائم مین جنمین سات برس یا زیادہ کے لئے حبس بعبور دریائے شور ہوتی ہے -

(۳) خاص جایداد کی ضبطی - یہہ ضبطی اوس جایداد کی صورت مین ہوتی ہے جو اوس ریاست مین لوٹ مار کرنے مین جو سرکار سے صلح رکھتی ہو استعمال کیجاوے یا اوسکے استعمال کا ارادہ کیا جاوے یا اوس غارتگری مین حاصل ہوئی ہو - وہ جایداد جو کسی ملازم سرکاری نے برخلاف قانون حاصل کی ہو اور وہ جایداد جو کسی شخص ناجائز طریقہ مین استعمال کی گئی ہو جیسے محصول پرمٹ سے بچنے کے لئے -

کوئی شخص جو کسی اپنے جرم کی بابت قید ہو جسمین وہ تمام جایداد کی ضبطی کا مستوجب ہے اور اوس مدت قید مین کوئی جایداد حاصل کرے تو وہ بھی ضبط سمجھی جاویگی -

جرمانہ محض کی سزا فقط سات صورتومین دیجاتی ہے - (۱) وہ شخص جسکے فایدہ کے لئے بلوہ کیا جاتا ہو اور وہ اوسکے روکنے کی کوشش نہ کرے - (۲) ایسے حال مین اوس شخص کا گماشتہ یا کارندہ (۳) وہ شخص جسکی زمین پر ایسی حالت مین بلوہ کیا جاوے (۴) مہتمم کسی جہاز تجارتی کا جو کسی بری و بحری فوج کی فراری کو اپنے جہاز پر چڑھنے کی اجازت دے (۵) کرایہ کو سفر صحت بنانا - (۶) کسی شارع عام یا رکبا تری کے رستہ کو روکنا (۷) امر باعث تکلیف عام جسکا خاص ذکر نہ کیا گیا ہو - وہ صورتین جنمین جرمانہ بطور سزائے زائد کے دیا جاتا ہے بیشمار ہین اور جرمانہ کی مقدار جج کی مرضی پر چھوڑی گئی ہے - جرمانہ بعض وقت اختیاری طور پر نہ لینے یا تو جرمانہ یا اور کوئی سزا

کیا جاتا ہے اور اس صورت مین بعض وقت جرمانہ کی مقدار محدود ہوتی ہے اور بعض وقت نہین جہان کوئی مقدار مقرر نہین کی گئی وہان یہہ حکم ہے کہ جرمانہ بہت زیادہ زاید یعنے از حیثیت مجرم نہ ہو ۔ ہر ایک ایسی صورت مین جہان جرمانہ سزا کا ایک جزو ہوتا ہے عدم ادا جرمانہ کی حالت مین قید کی جاتی ہے جو کسی حالت مین اوس قید سے ایک چوتھائی سے زیادہ نہین ہوسکتی جو اوس جرم کے لئے ہے اور جو مجسٹریٹ عائد کرسکتا ہے اور قید بصورت عدم اداے جرمانہ کے لئے جہان فقط جرمانہ سزا مقرر ہے یہہ اندازہ ہے ۔ جب ۵۰ روپیہ سے زیادہ جرمانہ نہ ہو تو دو مہینے اور جب سو روپیہ سے زیادہ جرمانہ نہ ہو تو چار مہینے اور باقی صورتون مین چہہ ماہ ۔ لیکن قید ہونے سے مجرم جرمانہ کے ادا کی ذمہ داری سے بری نہین ہوسکتا یہہ جرمانہ چہہ برس کے اندر اندر ضبطی سے وصول ہوسکتا ہے ۔

**مشقت تعزیری** ۔ اہل یوروپ واہل امریکہ کو حبس بعبور دریاے شور کی حالت مین مشقت تعزیری کی سزا دیجاتی ہے ۔ یہہ ایک طرح کی قید سخت ہے جو ہزاری باغ کے جیلخانہ مین کیجاتی ہے ۔

جرائم برخلاف جائداد وخاص سرکاری مین مجرم اوس جرم کے بار دوم کرنے پر دوگنی سزا کا مستوجب ہوتا ہے ۔

**سزاے تازیانہ** چند خاص جرائم سنگین کے لئے مخصوص ہے اور بعض صورتون مین بجاے اور سزاؤن کے یہی سزا دیجاتی ہے اور بار دوم کے ارتکاب کی صورت مین یہہ سزا بطور سزاے زاید کے بھی دیجا سکتی ہے ۔ سواے اون جرمون کے جنکی سزا موت ہے اون جرمون مین جو بچون سے سرزد ہون تازیانہ کی سزا بجاے اور سزاؤن کے دیجاتی ہے ۔ عورت کو اور اوس شخص کو جسپر موت یا حبس بعبور دریاے شور یا قید زاید از پنجسالہ کا فتوی

دیا گیا ہو یہ سزا نہین دیجاتی اور اوسکی ضرب ۳۰ تازیانہ ہے۔

یہہ میلان پایا جاتا ہے کہ موت اور تازیانہ کی سزا کو اور زیادہ تر محدود کر دیا جاوے اور امید ہے کہ جب سزا کے معاہدہ پر غور کیا جاویگا تو کوئی اور طریقہ سزا اوسی بنایا جاویگا جو موجودہ طریقہ سے کم پیچیدہ اور کم مثلف ہو۔ بہت سے جرایم ایسے ہین کہ جن سے اخلاق و عادات کی برائی بالکل ظاہر نہین ہوتے اور اگر ہوتی ہے تو بہت کم اور اوس کی پاداش مین معمولی جیلخانہ مین قید کرنا مناسب نہین اور اگر فرانس کے دستور کے موافق ایسے صورتون مین کسی اصلاح خانہ مین قید کیا جاوے تو اچھا ہو۔ بچون کے لئے جو اصلاح خانہ موجود ہین اونکو وسعت دینا ضروری ہے۔

فہرست ذیل مین وہ بڑے بڑے جرایم جو از روئے قانون التعزیرات ہند قابل سزا قرار دئے گئے ہین درج ہین۔

## عامہ خلایق کے برخلاف جرایم (پبلک)

اس مد کے متعلق سات قسم کے جرایم ہین۔

(ا) جرایم خلاف ورزی سرکار۔ اس مین ملکہ کے مقابلہ مین یا کسی سلطنت کے مقابلہ مین جسکی ملکہ سے صلح ہو جنگ کرنا۔ افسران اعلی گورنمنٹ کو دہکانے کا اقدام کرنا ہو اسیران سلطانی کو بہاگ جانے کی اجازت دینا۔

(ب) جرایم متعلقہ افواج بری و بحری سوا اون جرایم کے جو مبنشا ملا آرٹیکل ز آف وار) قابل سزا ہین کسی سپاہی یا خلاصی جہازی کو خدمت منصبی نکرنے کی اغوا کرنا افسر کی عدول حکمی و فرار ہونے یا اور کسی جرم مخل انتظام فوجی مین اعانت کرنا۔ فراریون کو بہاگنے مین مدد دینا۔ سپاہیون کا لباس پہننا یا اوس لباس کی نقل کا پہننا۔

## (ج) جرایم خلاف آسودگی عام خلایق

کسی مجمع خلاف قانون مین شریک ہونا کسی مجمع خلاف قانون کی مدد کرنا اوسمین داخل ہونا یا داخل رہنا جرایم متعلقہ بلوہ ہنگامہ۔

(د) جرایم جو سرکاری ملازمون سے سرزد ہوں یا اونسے متعلق ہون

جرایم جنکا ارتکاب ملازمان سرکاری کرین۔

(۱) ہر ایک قسم کی رشوت ستانی۔

(۲) خلاف ورزی قانون اس نیت سے کہ کسی کو ضرر پہونچے۔

(۳) خلاف قانون طور سے تجارت بیع مردکار رکہنا یا مال پر بولی بولنا وخریدنا۔

جرایم جنکا ارتکاب ملازمان سرکاری کے متعلق کیا جاوے۔

(۱) سرکاری ملازم بننا۔

(۲) فریب کی نیت سے وہ لباس یا نشان پہننا جسکو سرکاری ملازم استعمال کرتا ہو

(۳) اوس اطلاع دہی سے انکار کرنا جو اوسکو قانوناً دینی واجب ہے یا جہوٹی اطلاع دینا

(۴) کسی سرکاری ملازم کے کام مین جب وہ اپنی خدمت منصبی کو انجام دے رہا ہو تعرض کرنا یا اوسکی عدول حکمی کرنا یا ارادتاً اوسکی توہین کرنی اور اوسکے کام مین خلل ڈالنا۔

## (ھ) جرایم مخالف معدلت عامہ

(۱) جہوٹی گواہی دینی یا بنانے کی صورتین۔ جہوٹے اظہارات یا سرٹیفکٹون کا دینا وغیرہ

(۲) کسی مجرم کے بچانے کے لئے شہادت کا مخفی کرنا اور کسی دستاویز کو جایز طور پر پیش کرنے سے روکنے کے لئے مخفی کرنا یا تلف کرنا اور ایسی اطلاع دہی کا ترک کرنا جو از روے قانون ضروری ہے۔

(۳) جھوٹا دعوے کرنا جھوٹا الزام لگانا۔ سازشاً جھوٹی ڈگری کا اپنے اوپر جاری ہونے دینا۔

(۴) مال پر دعوی کرنا یا اوسکو خورد برد کرنا اس غرض سے کہ انصاف ہونے پاوے۔

(۵) ملازمان سرکاری کا عداوتاً یا طمعاً کوئی فعل کرنا۔

(ص) جرائم متعلقہ سکہ و سٹامپ وغیرہ

(ط) جرائم جو عامہ خلایق کی عافیت اور امن و آسایش اور حیا اور عادات پر موثر ہین

(۱) امر باعث تکلیف عام۔

(۲) دوا یا خوراک مین آمیزش۔

(۳) جرائم خلاف قواعد صحت و قرنطینہ وغیرہ

(۴) ہوا کو مضر صحت کرنا۔

(۵) فحش کتابون کا بیچنا۔

## خاص اشخاص کے برخلاف جرائم (پرائویٹ)

انمین چھہ قسم کے جرائم شامل ہین۔

(۱) جرائم متعلق مذہب۔

(۱) کسی فرقہ کی مذہبی توہین کی غرض سے کسی عبادتگاہ کو نقصان پہونچانا یا نجس کرنا

(۲) کسی شخص کا دل دکہانے کی غرض سے اوسکے مذہب کے برخلاف کچہہ کہنا یا اسی غرض سے مجمع مذہبی کو ایذا دینا یا قبرستان و عبادتگاہ وغیرہ مین مداخلت کرنا۔

(ب) جرائم برخلاف جسم و جان انسان۔

(۱) قتل انسان مستلزم سزا۔ قتل عمد کی تمام صورتین۔ خودکشی۔ ان جرائم کی ارتکاب

کا اقدام کرنا ۔بے احتیاطی سے ہلاکت کا باعث ہونا ۔

(۲) ٹھگی ۔ دوائی منشی وغیرہ کھلانا ۔

(۳) ضرر ہر قسم کا ۔حملہ مجرمانہ ۔

(۴) حبس و حراست بیجا ۔

(۵) ابر ٹش انڈیا سے انسان کو لے بھاگنا ۔ انسان کو لے بھاگنا وغیرہ ۔

(۶) زنا بالجبر و جرایم خلاف وضع فطری ۔

(۷) تخویف و توہین و تکلیف دینا ۔

(۸) زن حاملہ و بچہ غیر مخادق کو تکلیف پہونچانا ۔ ولادت کا مخفی رکھنا ۔ اور بچوں کا چھوڑ جانا ۔

(ج) جرایم برخلاف مال ۔

(۱) سرقہ ۔ سرقہ بالجبر ۔ استحصال بالجبر ۔ ڈکیتی کے ہر قسم ۔ مال مسروقہ کا لینا اور چھپا لینے مین مدد دینا ۔

(۲) دغا ۔ تصرف مجرمانہ ۔ خیانت مجرمانہ ۔

(۳) مداخلت بیجا ہر قسم کی ۔

(۴) نقصان رسانی ۔

(۵) جعلسازی ہر قسم کی ۔ فریبی دستاویزات اور فریباً انتقال جائداد کرنا ۔

(۶) جرایم خلاف مال و نشان ہائے تکیہ و حرفت

(د) جرایم متعلقہ نقض معاہدات خدمت و ملازمت ۔

ایسے معاہدات کی حفظ وہ خلاف ورزیان قانون فوجداری سے متعلق ہین ۔

جو سنگین ہوتے ہین اور جنکی متعلق کوئی دیوانی چارہ جوئی نہین ہوسکتی کیونکہ مجرم ایسی حالت مین ہے کہ وہ معاوضہ نہین دیسکتا۔ یہان تین قسم کے معاہدات کے نقض ٹہرائے گئے ہین (۱) سفر کے اثنا مین معاہدہ ملازمت کا نقض (۲) بیکسون کی خدمت کرنے اور اونکو ضروریات بہم پہونچانے کے معاہدہ کا نقض (۳) ایسی جگہہ خدمت کرنے کے معاہدہ کا نقض جہان نوکر آقا کے خرچ سے پہونچایا گیا ہو۔

(س) جرایم جو ازدواج سے تعلق رکہتے ہین۔

شوہر یا زوجہ کے حین حیات مین ازدواج۔زنا۔ فریب کی نیت سے رسمیات ازدواج کا پورا کرنا اور عورت منکوحہ کو پہسلا لیجانا۔

(س) جرایم متعلقہ ازالہ حیثیت عرفی

# سولھوان باب

## قانون بین الاقوام*

قانون بین الاقوام یا قانون الاقوام مین وہ قواعد شامل ہین جنکے رو سے اون حقوق اور فرائیض کی تعریف کیجاتی ہے جو ایسے ملک جو ایکدوسرے کے تابع نہین ہین باہمی ارتباط کے لئے ایکدوسرے پر رکہتے ہین۔ اس قانون کی دو قسمین ہین قانون الاقوام خاص اور قانون الاقوام عام۔ خاص قانون الاقوام مین اوس تخالف کی بابت بحث ہوتی ہے جو مختلف قومون کے قوانین مطلق مین پایا جاتا ہے۔ اور جو تنازعات مختلف اشخاص کے درمیان جو ایکہی جماعت مدنی کے یا مختلف جماعات مدنیہ کے ممبر ہون پیدا ہوتے ہین اونکی بابت قواعد بنائے جاتے ہین۔ اس قسم کے تخالف اور تنازعات مختلف قومون کے ہی قانون مین نہین ہوتے۔ بلکہ ایکہی

* اس باب کا اکثر حصہ لارڈ ہیکنزیمی کی کتاب سے لیا گیا ہے۔ مولف

سلطنت کے مختلف حصونمین جو مختلف قوانین مروج ہوتے ہین اونمین بہی یہہ نتایج اور تخالف پایا جاتا ہے مثلاً سلطنت برطانیہ کے ماتحت ایسے بہت سے ملک ہین جہان مختلف قوانین رائج ہین

تاریخ عالم کے ابتدائی زمانہ مین اشخاص کے درمیانی تعلقات اسقدر سادہ ہے کہ وضع قانون کی کچہہ ضرورت نہ تہی لیکن جب کثرت آبادی اور روز افزدن حاجات اور ضروریات سے اشخاص کے باہمی تعلقات پیچ در پیچ ہوتے گئے تو ان تعلقات کے واسطے اور ضعیف کو قوی کے ہاتہہ سے محفوظ رکہنے کے لئے قواعد وضع کئے گئے۔ یہہ قواعد رفتہ رفتہ بڑہتے گئے اور حد تکمیل کو پہونچتے گئے۔

یہہ تہوڑے ہی عرصہ کی بات ہے کہ مختلف ملکون اور قومون کے درمیان ارتباط اسقدر بڑہ گیا کہ قانون بین الاقوام کی ضرورت پڑی۔

اوسوقت تک بہی جب مختلف قومون کے قانون ایسے مکمل ہو گئے کہ اونپر مہذب کہلائے جانیکا اطلاق ہونے لگا مختلف اقوام کے باہمی ارتباط و معاملات کے متعلق کوئی ایسا قانون موجود نہ تہا کہ جو اون دونون کے باہمی حقوق اور فایدہ نقصان کو متحقق کرتا اب تک اکثر ایسا ہوتا تہا کہ جو قوی ملک یا سلطنت ہوتی تہی اوسکی خواہش خواہ انصافانہ ہو یا ظالمانہ ایسے تعلقات باہمی کے لئے قانون سمجہے جاتے تہے لیکن اب پچہلے زمانہ مین مساوی القوت اور تہذیب یافتہ قومون نے کسی ایسے قانون کو لابد اور ضروری سمجہا کہ جنسے باہمی تعلقات و حقوق کی حفاظت کی جاوے۔ یونان کے چہوٹے چہوٹے ریاستون مین جب وہ نہایت طاقت ور تہین اب کوئی قانون موجود نہ تہا۔ جو ہین ایک ریاست کا باشندہ دوسری ریاست مین گیا اور وہ اوس ریاست کا دشمن سمجہا جاتا تہا اور گرفتار کرکر غلام کر لیا جاتا تہا اور اوسکی جایداد ضبط کر لی جاتی تہی۔ لیکن جب سے

آپس کا میل جول اور تہذیب و تجارت کی ترقی کی لئے ایک ملک کو دوسرے ملک کا محتاج ہونا پڑا اور اتحاد کا ہی فایدہ معلوم دینے لگا تو قانون بین الاقوام کی بنیاد پڑے

## عام قانون بین الاقوام

قانون بین الاقوام کی اس شاخ میں اون قواعد کی بابت بحث کیجاتی ہے جنکے اوپر مختلف سلطنتوں اور ملکوں کے باہمی تعلقات محکوم ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کے تابع نہیں ہوتی

یہہ قانون کچہہ تو قانون قدرت کے اصول پر اور کچہہ اون عہود مواثیق پر مبنی ہین جو تہذیب یافتہ قوموں ''رضائے مشترک'' سے پیدا ہوا ہے - یہہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ آیا اس قسم کے قاعدون پر قانون کے لفظ کا اطلاق ہو سکتا ہے یا نہین - کیونکہ اول تو کوئی ایسی حکومت اعلی موجود نہین کہ جو اس قانون بین الاقوام کو وضع یا عاید کرے اور نہ کوئی ایسی عدالت ہے جو تنازعات بین الاقوام کو فیصل کرے اور نہ کوئی ایسی طاقت موجود ہے جو اس قانون کا نفاذ کر سکے - اور قواعد قانون بین الاقوام کی خلاف ورزی سے روکنے کے لیئے ''شرم اور ننگ'' کے سوا اور کوئی وجہ محرک یا ترغیب موجود نہین ہے جبکہ کوئی نفع و نقصان درمیان مین نہ ہو - اسمین شک نہین کہ ملکون کی صورت مین شرم اور ننگ کی ضمانت کچہہ بڑی شے نہین لیکن اکثر موقعون پر اسی خیال سے بہت کچہہ کام نکلسکتا ہے -

اگر تمام یوروپ کے سلاطین ملکر ایسا کوئی قانون وضع کرلین کہ جس سے اونکے تعلقات باہمی مشخص ہوجاوین اور اوس قانون کی پابندی اون سب پر فرض ہوجاوے تو وہ قانون تمام سلطنت ہائے یوروپ کا ''قانون مطلق'' کہلا سکتا ہے - لیکن اسکی کبھی کوشش نہین

گئی گئی - اور اس بین الاقوام قانون کے قریب قریب اگر کچھہ ہے تو وہ قواعد ہین جو یورپ کے
بڑی بڑی سلطنتین اپنے عہدنامجات مین داخل کردیتی ہین اور اونکی پابندی فریق ہائے
متعاقدین پر فرض ہوتی ہے -

یوروپ کے قوانین بین الاقوام سے ابتدائی غرض یہہ ہے کہ انصاف کے اصول پر
باہمی تنازعات کا فیصلہ کیا جاوے - اور اونکے فیصلہ کو جنگ کے اندہا دہند اتفاق پر نہ
چہوڑا جاوے - اور اگر جنگ کا دفعیہ ناممکن ہوتا ہے تو اوس صورت مین فریقہائے جنگ
کے حقوق و فرائض اور فریقہائے غیر طرفدار کے طریقۂ عمل کی بابت قواعد وضع کئے جاتے ہین
چونکہ ایسی کوئی حکومت اعلی نہین ہے کہ قانون اقوام کو نافذ کراوے اسلئے زمانہ حال
مین پولٹیکل مصلحت کے لحاظ سے فریق قوی پر اس غرض سے کہ وہ فریق
ضعیف پر ظلم اور زیادتی نہ کرنے پاوے یہہ قید لگائی ہے کہ
یوروپ مین اقتدار کے ترازو کے دونو پلڑے یکساں رکہنے چاہئین تاکہ کوئی فریق اسقدر نہ بڑہنے
پاوے کہ اوسکو اپنی حد سے قدم باہر نکالکر ضعیف ملکون پر دست اندازی کی جرأت ہو اور جب
اسطرح سے بڑے بڑی سلطنتون کی طاقت کا وزن تلا رہتا ہے تو وہ نہین سے کوئی دوسرے کے
خوف سے ضعیف سلطنتون پر زیادتی نہین کرنے پاتا اور نہ ایک طاقت دوسری طاقت کو اور
ملکون کے الحاق سے طاقت مین زیادتی کرنیکی اجازت دیتی ہے -

## حدود نفاذ اختیارات اندرون ملک

نفاذ اختیارات اندرون ملک وہ حق ہے جو بطور ایک اصول ابتدائی کے تمام اقوام مین
پایا جاتا ہے کہ اونکو اپنے علاقہ کی حدود مین بلا مشارکت و دخل غیر سے اپنی حکومت اور اپنے
قوانین کو نافذ کرنیکا اختیار ہے اور اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی ملک کے قوانین فقط اوس

ملک کی رعایا پر اور اوس جایداد منقولہ وغیر منقولہ پر جو اوس ملک کی حدود مین اوس ملک کی رعایا
ہی کے ملکیت مین ہین پابندی کی تاثیر نہین رکہتی بلکہ باشندگان ممالک غیر پر اور اونکی جایداد
پر جو اس ملک مین واقع ہے یکسان تاثیر رکہتی ہین۔ لیکن اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ مصلحت
اور سہولیت کے لئے ایک خودمختار ملک دوسرے ملک کے قانون کو اپنے علاقہ مین موثر ہونیکی
اجازت دیتا ہے۔ مثلاً ہماری عدالتین اون معاہدات کو جو کسی غیر ملک مین کی گئی ہون اور جنکی
بابت ارادہ کیا گیا ہو کہ اونکا نفاذ اوسی ملک مین کیا جاویگا اپنی حدود ارضی کے اندر قابل نفاذ
سمجہتے ہین بشرطیکہ وہ ہمارے قانون کے برخلاف اور اخلاق حسنہ کے مخالف نہون حق نفاذ
اختیارات اندرون ملک کسی ملک کی فقط حدود ارضی سے ہی علاقہ نہین رکہتا بلکہ سمندر کے کچہہ
حصہ پر بہی اس لفظ کا اطلاق حاوی ہوتا ہے جو اوس ملک مین جو ساحل بحر پر ہوتا ہے شامل
ہوتا ہے اور سمندر کی حد جو اوس ملک کی حدود اختیارات کے اندر ہوتی ہے تین میل یا توپ کے
گولہ کی مار کی برابر ہے۔ لیکن چونکہ اب گولہ کی مار تین میل سے زیادہ ہوتی ہے اسلئے یہہ حد بہی
بڑہ گئی ہے۔ اگر کسی ملک کے پاس جہازات بہی ہون تو قانون بین الاقوام کے مطابق اوسکے اختیارات
کی نفاذ کا حق جہاز و تیر بہی ہوتا ہے خواہ وہ جہاز کہین ہی ہو جہاز اوسی ملک کے علاقہ کا ایک حصہ سمجہا جاتا ہے جسکے علاقہ کا ہے

## حقوق ایام امن

اقوام کے حقوق بہ ایام امن کے زمانہ مین بہی ہوسکتے ہین جو اشخاص کے اور اگر وہ کوئی ملک خود
مختار اور آزاد ہوتا ہے تو اوسکو اختیار ہے کہ جس طرح مناسب خیال کرے حکومت کرے۔

یہہ حق سب خود اختیار ملکون کو مساوی اور عام طور پر حاصل ہے۔ جب تک عہدنامہ مین کوئی ذکر
نہ ہو تو یہہ ایک عام قانون ہے کہ کوئی ملک دوسرے ملک کی اندرونی انتظام مین دخل دینے کا
مجاز نہین ہے۔ اس قاعدہ سے فقط نہایت ضرورت کی حالتون مین انحراف کیا گیا ہے۔

اس قسم کے معاملات کہ کسی ملک کے وزیر کون لوگ ہونے چاہئین اور ملک کا انتظام کونسے صول کے مطابق ہونا چاہئیے بالکل خانگی معاملات ہین لیکن وہ معاملات جو وراثت تخت و تاج سے تعلق رکھتے ہین اور جو طاقتون کے تلے ہوئے وزن مین کسی طرح کا خلل پیدا کر سکتے ہین قانون بین الاقوام کے متعلق سمجھے جاتے ہین۔

## حقوق ایام جنگ

**جنگ** ۔ تمام تعلقات اتحاد و یکجہتی کے بند ہونے اور حقوق کا فیصلہ طاقت کے ذریعہ سے کرنیکو کہتے ہین۔

قانون بین الاقوام کے مطابق خودمختار سلطنتون کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ اپنے حق کا استقرار اور اپنی تکلیفات کی چارہ جوئی جنگ سے کرین بشرطیکہ حصول مطلب کا اور کوئی ذریعہ باقی نہ رہا ہو

ایک قوم کسی ایک ایسے جنگ مین جو انصاف پر مبنی ہو جائز طور سے دوسری قوم کی مدد کر سکتی ہے اور اگر ایک قوم کے لئے دوسری قوم کے برخلاف جنگ کرنا مبنی بر انصاف ہو تو وہ قومین بھی جو پہلی قوم سے ربط و اتحاد رکھتی ہین دوسری قوم کے برخلاف جنگ کا اعلان کر سکتی ہے۔

اس موقعہ پر اس امر کے تشریح کرنی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ وہ کون سے امور ہین جنکے باعث کوئی جنگ قرین انصاف سمجھی جاتی ہے اگر کسی جسم یا جائداد کو مضرت پہونچانے سے حقوق مین دست اندازی کیجائے تو اوسکے عوض مین معاوضہ ضروری ہوتا ہے لیکن اگر مضرت مذکورہ بالا کے عوض تلافی کرنے سے انکار کیا جاوے تو اوس تلافی کے حاصل کرنے کے واسطے جنگ کا اعلان کیا جاوے تو یہہ جنگ اور اوسکی غرض قرین انصاف ہے۔

اگرچہ پہلے یہہ دستور تہا کہ جنگ کا اعلان دشمن کے پاس بہیجا جاتا تہا لیکن وارشیلنز کی جہلم سے جو سنہ ۱۸۶۳ء مین ہوئی یہہ دستور نہین رہا۔ اور اب فقط سقدر کیا جاتا ہے کہ جو فریق جنگ شروع کرتا ہے اپنے علاقہ مین ایک اشتہار دیدیتا ہے۔

اس زمانہ مین فریق ہائے جنگ کے علاقہ مین جوجایداد دشمن کی ہوتی ہے یا اوسکی رعایا کا قرضہ ہوتا ہے اوسکو ضبط نہین کرتے لیکن جب تک صلح نہو جاوے قرضہ ادا نہین کیا جاتا۔

## خانہ جنگی

خانہ جنگی وہ جنگ ہے جو کسی ملک کی رعایا کا ایک حصہ دوسرے حصہ کے برخلاف کرتا ہے ایسے جنگ مین فریق مغلوب کے ساتہہ وہی سلوک کیا جاتا ہے جو جایز دشمنون کے ساتہہ کیا جاتا ہے اور اونکو باغیون کی مانند سزا دیجاتی ہے لیکن تمام مصنف اس امر پر اتفاق کرتے ہین خانہ جنگی و جنگ ممالک غیر کے قانون مین کچہہ فرق نہونا چاہئے۔

## قواعد جنگ

قدیم زمانہ مین قتل مخفی قواعد جنگ کے خلاف نہ سمجہا جاتا تہا بلکہ غایت کے حصول کے لئے اوس کو ذریعہ جایز لقصد کرتے تہے اور اسیطرح ہتہیارون کو زہر مین بہجانا اور خوراک اور پانی مین زہر ملانا بہی جایز تہا۔ قوم مغلوب کے قیدیون کو غلامون کی مانند فروخت کیا جاتا تہا۔ حال کے زمانہ مین یہہ تمام امور نہایت برے سمجہے جاتے ہین۔

یہہ اصول مقرر کیا گیا ہے کہ دشمن کو اثنائے جنگ مین اس سے زیادہ نقصان نہ ہونا چاہئے جسقدر کہ جنگ کی غرض حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ علاوہ ازین یہہ نقصان بہی وہی لوگ پہونچا سکتے ہین جو بادشاہ کے حکم سے ایسا کرنے کے مجاز ہین اور پرائیویٹ اشخاص جو بلغیر اجازت کے ایسا کرین ڈاکو سمجہے جاتے ہین۔

چونکہ قواعد جنگ قانون بین الاقوام کے تمام قاعدونکی مانند اکثر نظری ہین اور عملی نہین اسلیے قواعد جنگ کا بیان کرنا مشکل ہے لیکن یہہ کہہ سکتے ہین کہ وہ فعل جس سے تہذیب یافتہ قوم کے خیالات مین کراہیت پیدا ہو اور دیگر اقوام اوسکو خلاف مقتضائے انسانیت تصور کرین قواعد جنگ کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔

## حقوق بحری

حقوق بحری وہ قواعد ہین جنکی پابندی فریق ہائے جنگ پر اثنائے جنگ مین سمندر مین لازم ہوتی ہے جب خشکی کے متعلق قواعد جنگ کا ہونا ضروری سمجھا جاوے تو سمندر مین بھی اوسکے ضرورت اوسی قسم کی ہوتی ہے۔ سمندر کے متعلق یہہ عام قاعدہ ہے کہ جب دو قومون کے درمیان جنگ ہوتی ہے ہر ایک حق رکھتا ہے کہ ایک دوسرے کا مال جہاز اور اسباب جو کچھہ سمندر مین ہاتھہ لگے اوسپر اپنا قبضہ کرین۔ لیکن غیر طرفدار قوم کی چیز کے ہاتھہ لگانا گناہ سمجھا جاتا ہے۔

فریق ہائے جنگ کو سمندر مین ان تین اصول پر عملدرآمد کرنا پڑتا ہے۔

(۱) جس جہاز پر دشمن کا مال و اسباب ہو وہ گرفتار ہو سکتا ہے۔

(۲) اگر کسی دوست ملک کے باشندے یا گورنمنٹ کا اسباب اوس جہاز پر ہو تو واپس دیدیا جاتا ہے

(۳) وہ مال و اسباب حرب جسکو کوئی دوست دشمن کے پاس بھیجے اس غرض سے کہ اوس اسباب و مال کے ذریعہ سے دشمن کو جنگ کے جاری رکھنے مین تائید پہونچے تو یہہ اسباب حرب بھی گرفتار ہو سکتا ہے۔

یہہ کہنا کچھہ ضرور نہین ہے کہ ان قوانین پر پورا پورا عمل درآمد نہین کیا گیا ہے اور ان اصول مین اکثر ترمیمین ہوتی رہتی ہین اور اور زیادہ ترمیمین آیندہ ہونگے۔

پہلے زمانہ مین جو جہاز یا مال و اسباب سمندر مین گرفتار کیا جاتا تہا اور اوسپر ۲۴ گہنٹہ قبضہ رہ چکتا تہا

تو وہ مستحق ہو سکے پیدا کرنے کو کافی سمجھا جاتا تھا۔ پہلے یہہ بہی حق حاصل تہا کہ اگر دشمن کا مال و اسباب کسی غیر طرفدار ملک کے جہاز پر ہو تو وہ سمندر مین ہی گرفتار کر لیا جاتا تہا لیکن اب سمندر مین گرفتار کرنے کا حق نہین رہا جب تک ایک عدالت جسکو (پرائز کورٹ) کہتے ہین اوسکی گرفتاری کا حکم نہ دیدے اور یہہ عدالت وہ سلطنت مقرر کرتی ہے جو اوس جہاز کو گرفتار کرتی ہے۔ فی الحال یہہ قاعدہ مروج ہے کہ اگر سوا سامان حرب کے (وہ خواہ اوسوقت تک کسی غیر طرفدار سلطنت کی ملکیت ہے) دشمن کا اور کوئی اسباب اور مال جو غیر طرفدار قوم کے جہاز مین ہو گرفتار کرنا خلاف قانون سمجہا جاتا ہے۔

پیرس کے کانگرس نے جو ۱۶۔ اپریل ۱۸۵۶ء مین منعقد ہوئی تھی ان چار قواعد کو جو ذیل مین درج کیے جاتے ہین قانون بین الاقوام کے اصول قرار دیا تہا۔

(۱) غیر سرکاری اشخاص جہازون کے ذریعہ سے دشمن کے جہازون کا گرفتار کرنا اور دشمن ملک کی تجارت کو نقصان پہونچانا خلاف قانون تصور کیا جاوے۔

(۲) اگر کسی ایسے جہاز مین جسپر غیر طرفدار ملک کا پہریرا اُڑتا ہو دشمن کا اسباب تجارت ہو تو اوسکے مزاحم ہونا چاہیے بشرطیکہ وہ اسباب تجارتی سامان حرب نہ ہو جو کسی اور سلطنت نے دشمن کے لیے بہیجا ہو

(۳) غیر طرفدار ملک کا اسباب تجارت (سوا اسباب حرب کے جو کسی دشمن کے لیے جاتا ہو) جو کسی ایسے جہاز مین جسپر دشمن کا پہریرا اوڑتا ہو قابل گرفتاری نہین۔

(۴) کسی دشمن ملک کے درآمد و برآمد کا انسداد اوسوقت اورون کو پابند کریگا کہ جب اوسکے انتظام کے لیے ایسی کافی فوج موجود ہو کہ کسیکو دشمن ملک کے ساحل کے نزدیک نہ آنے دے۔

یہہ یاد رکہنا چاہیے کہ اگر دو فریق اپنے باہمی عہود و مواثیق کی شرائط مین کوئی امر قانون

بین الاقوام کے برخلاف مقرر کرلین تو وہ معاملات باہمی مین قانون بین الاقوام کے پابند نہین ہین
لیکن اور ملکون پر جو اوس عہدنامہ کے فریق نہ ہون ان شرائط کے یا قواعد قانون بین الاقوام
کی پابندی لازم نہین ۔ چنانچہ ۱۸۵۶ء تک سلطنت برطانیہ نے اس اصول کو بالکل تسلیم نہین
کیا کہ غیر طرفدار ملک کے جہاز پر جو مال ہو (سوا اسباب حرب کے جو دشمن کے پاس پہونچایا جاتا ہو) خواہ
دشمن کی ملکیت ہو قابل مزاحمت نہین اور اس سبب سے برطانیہ اور دیگر ممالک کے درمیان ہمیشہ
تنازعے ہوتے رہے ۔

ان چار قواعد کی پابندی جو ہم اوپر بیان کر آئے ہین یونائٹڈ سٹیٹس امریکہ و ہسپانیہ و میکسیکو
پر اب تک لازم نہین ہے کیونکہ انہون نے اول قاعدہ کو تسلیم نہین کیا تھا اور اسلیئے یہہ کہہ سکتے
ہین کہ قانون بین الاقوام اوسی حد تک قانونی پابندی رکھتا ہے جہانتک وہ متعاقدین عہدنامہ
سے متعلق ہے ۔

## قانون انسداد درآمد و برآمد

ممالک کے درمیان "انسداد درآمد و برآمد" کو قانونی نفاذ دینے کے لئے یہہ امر ضروری ہے
کہ وہ انسداد موثر ہونا چاہئے یعنے کسی جہاز کو دشمن کے ساحل تک پہونچنے سے روکنے کے لئے کافی
طاقت اور انتظام کا سرانجام ہونا چاہیئے ۔

اور اسکے علاوہ غیر طرفدار ملکون کو انسداد کی اطلاع دینی بھی لازم ہے ۔ انسداد کے خلاف
ورزی کے لئے تین امور کا ثابت ہونا ضرور ہے ۔

(۱) انسداد درآمد و برآمد کا وجود ۔

(۲) کہ شخص ملزم اس انسداد درآمد و برآمد کا علم رکھتا تھا ۔

(۳) خلاف ورزی کا فعل ۔ یعنے ایسے بندرگاہ سے جسکا درآمد و برآمد کا انسداد کیا گیا ہو

اس انسداد کے شروع ہونے کے بعد کوئی اسباب لیکر آنا یا ادہمین جانا ۔

چونکہ اس قسم کے انسداد سے یہہ غرض ہوتی ہے کہ اوس بندرگاہ کی تجارت بیرونی مسدود کیجاوے اسلئے کسی غیر طرفدار ملک کے جہاز کو بہی اوس سے تجارت کرنے کی اجازت نہین دیجاتی عام اس سے کہ جہاز پر اسباب حرب لدا ہوا ہو یا اور کسی قسم کا اسباب ۔ انسداد کے قایم ہونے کے بعد اوس بندرگاہ مین آنے یا اوس سے نکلنے کی کوشش کرنا گرفتاری وضبطی جہاز و اسباب کا متوجب کرتا ہے ۔

## فریق ہای جنگ مین سے کسی کے لئے سامان حرب وغیرہ کا مہیا کرنا

جب کوئی غیر طرفدار فریق کسی فریق جنگ کو سامان حرب وغیرہ اور ایسے اسباب کے بہم پہونچانے یا ایسے کامون کے پورا کرنے سے مدد دیوے جس سے وہ جنگ کو قایم رکہہ سکے تو اوس جہاز یا اوسکے اسباب کو دوسرا فریق گرفتار کرکے ضبط کر سکتا ہے ۔

لیکن اگر کوی ملک غیر طرفدار کوئی سامان حرب اپنے ملک مین کسی فریق جنگ کے ہاتہہ فروخت کرے تو جرم نہین ۔

## غیر طرفدار علاقہ

قانون بین الاقوام کے روسے کسی غیر طرفدار ملک کے علاقہ مین لڑائی کرنے والون کی فوج کا داخل ہونا ممنوع ہے ۔ غیر طرفدار سلطنت کے علاقہ مین یا اوس کے ماتحت کے حصہ مین کسی شے یا شخص کی گرفتاری یا کسی جبر و دراز دستی کے فعل کے ارتکاب کی بالکل اجازت نہین ہے اس قاعدہ کی تعمیل نہایت احتیاط سے کرائی جاتی ہے کیونکہ اگر سلطنت غیر طرفدار اس معاملہ مین ذرا سی بہی چشم پوشی کرے تو اوسکو جنگ مین شامل ہونا پڑتا ہے اور اوسکے رعایا کے امن مین خلل آتا ہے اور اونکا مال و اسباب خطرہ مین پڑ جاتا ہے اسلئے بعض سلطنتون کے درمیان یہہ ضابطہ برتا جاتا ہے کہ غیر طرفدار ملک کے کسی بندر سے جب فریق ہای جنگ مین سے کسی کا

جہاز رخصت ہووے تو دوسرے فریق کا جہاز چوبیس گھنٹے کے گزرنے کے بعد رخصت ہوگا جب
غیر طرفداری کے قواعد کی خلاف ورزی کی جاوے تو وہ ملک غیر طرفدار تلافی پر اصرار کر سکتا ہے
لیکن اگر کوئی جہاز غیر طرفدار ملک کی حد بحری مین گرفتار کر لیا جاوے اور جہاز گرفتار شدہ
کے مالک اوسی وقت محافظت کی درخواست کرے تو وہ غیر طرفدار سلطنت اصرار کر سکتی ہے کہ جہاز
اوسیوقت اوسکے مالکون کے حوالہ کیا جائے ۔

## عہدنامجات

دو ملکون کے درمیان جو عہدنامجات لکھے جاتے ہین وہ بہی نوعیت مین ایسے ہی ہین جیسے
اشخاص کے درمیان معاہدہ کیا جاتا ہے اور فقط اونکی پابندی فریقین یا فریق ہائے عہدنامہ
پر فرض ہوتی ہے ۔

عہدنامے اکثر سفیرون کی معرفت ہوتے ہین لیکن جب تک اونکے بادشاہون کے جداگانہ
دستخط نہ ہوجاوین تو اونکی پابندی لازم نہین ہوتی ۔

عہدنامون کی پابندی سے صورت ہائے ذیل مین بریت ہو سکتی ہے ۔

(۱) جب فریق ہائے عہدنامہ مین سے کوئی سلطنت معدوم ہوجاوے یا اوسکی خودمختاری
جاتی رہے ۔

(۲) جب اونمین سے کوئی اپنے ملک کی طرز حکومت کو بدل دیوے ۔

(۳) جبکہ فریق ہائے عہدنامہ کے درمیان جنگ ہوجاوے ۔ لیکن اوس صورت مین جبکہ
فریق ہائے عہدنامہ کے درمیان جنگ ہوجاوے عہدنامہ کی وہ دفعات جو جنگ سے متعلق ہین
بدستور نافذ رہتی ہین ۔

وہ اشخاص جو ان عہدنامون اور باہمی ارتباط و اتحاد کے متعلق کام کرنے مین یوروپ مین

چار قسم کے ہوتے ہین ۔

(۱) معتمد جو ہر ایک سلطنت کی طرف سے دوسری سلطنت کے دربار مین رہتا ہے جسکو (ایم اسی ڈر) کہتے ہین ۔

(۲) سفیر جو کوئی خاص یا محض پیغام یا خاص غرض کے واسطے ایک سلطنت سے دوسری سلطنت کے بادشاہ کے پاس جاتے ہین (انکو ان وائی) کہتے ہین ۔

(۳) رزیڈنٹ منسٹر ۔

(۴) رچارجیز ڈی افیرز جو ایک سلطنت کی طرف سے دوسری سلطنت کے صیغہ خارجہ کے پاس بطور ایجنٹ کے بھیجے جاتے ہین ۔

## خاص قانون بین الاقوام

ایک سلطنت کے باشندون کو سفر یا سکونت یا معاملات تجارت یا اور باعثون سے ہمیشہ دوسری سلطنتون کے باشندون سے لینے جلنے کا اتفاق پڑتا رہتا ہے ۔ زمانہ قدیم کے قانون کے رو سے غیر ممالک کے باشندون کی حیثیت مدنی حقوق اور قابلیتون کے لحاظ سے نہایت محدود ہوتی تھی ۔ لیکن آجکل یہہ میلان پایا جاتا ہے کہ کم سے کم امن کے ایام مین ممالک غیر کے باشندون اور ملک کے باشندون مین کچھہ فرق نہ ہونا چاہئے اور یہہ میلان خاصکر انگلستان مین پایا جاتا ہے ۔ معاملات ملکیت و معاہدہ و تعلقات ذاتی کے لحاظ سے انگلستان اور اوسکے توابعات مین باشندگان ممالک غیر کے وہی وقعت اور حیثیت ہوتی ہے جو وہان کے باشندون کی

لیکن سلطنت برطانیہ مین بھی مختلف جماعت ہائے رعایا کے لئے مختلف قسم کے قوانین ہین اور ان قانونون کے درمیان بہت سے امور مین تخالف پایا جاتا ہے اور اس قسم کے تنازعات قانونی کی بحث خاص قانون بین الاقوام مین کیجاتی ہے ۔

وہ خاص وجوہات جنپر خاص قانون بین الاقوام مبنی ہے یہہ ہین اول وہ اشخاص جو کسی ملک کی رعایا نہین ہین اور اگر رعایا ہین تو وہ مخالف قوانین کی محکوم ہین۔ چند وفرائض کے لحاظ سے رعایا تصور کیئے جاتے ہین اور باقی رعایا کی مانند اونکو اوس قانون کی پابندی کرنی پڑتی ہے جسکی پابندی بالعموم اونپر فرض نہین ہوتی۔ دوم اون افعال کی بابت جو غیر سلطنت کی حدود مین کیئے جاوین یا اونکو کسی جگہہ کوئی ایسا شخص کرے جو اوس ملک کی رعایا نہین ہے سوم اون اشیاء کے متعلق جنکا موجود ہونا کسی ملک مین ضرور نہین اوس ملک کے قانون مین قواعد وضع کیئے جاتے ہین مثلاً ہندوستان مین بہت سے ایسے قانون نافذ ہین جنکا اثر اوس رعایائے برطانیہ پر ہوتا ہے جو ہندوستان مقبوضہ برطانیہ مین موجود نہین ہین اور ایسے ہی اور بہت سے اشیا کے متعلق جو فی الواقعہ سرکاری علاقہ کی حدود مین موجود نہین۔

تمام وہ قوانین جو خاص قانون بین الاقوام مین شامل ہین حقیقت مین قانون ہین کیونکہ اونکا نفاذ اور تشریح ایک حکومت اعلی کرتی ہے اور اونپر اوس ملک کی تہدید قانونی سے تعمیل کرائی جاتی ہے لیکن عام قانون بین الاقوام کی یہہ صورت نہین کیونکہ وہ بالکل مختلف بنیادون پر مبنی ہے۔

قومون اور ملکون کے ارتباط کے باعث سے پرائیویٹ حقوق کے متعلق یہہ معمول ہوگیا ہے کہ غیر ملکون کے قوانین بھی تسلیم کر لئے جاتے ہین اور بعض صورتون مین اونکی اس طرح سے تعمیل کرائی جاتی ہے گویا وہ اسی سلطنت کے قانون ہین جنمین اونکی تعمیل کراتی ہین مثلاً ہماری عدالتین اون معاہدات کی جو غیر ملکون مین کیئے جاتے ہین اوسی ملک کے قانون کے مطابق تعمیل کراتے ہین جہان وہ کیئے گئے تھے بشرطیکہ وہ قانون ہماری رسومات اور اخلاق کے مخالف

نہ ہو اور علاوہ ازین غیر ملکون کے فیصلجات کو بہی بعض قیود کے ساتھہ جاری ہو الثمین مان لیتی ہین اور اونہیر تعمیل کراتی ہین ۔

خاص قانون بین الاقوام مین مضامین ذیل شامل ہین ۔ قانون متعلق حدود نفاذ اختیارات ۔ حق رعیتی و حق سکونت مستقل ۔ قوانین ملکیت ۔ قوانین معاہدہ ۔ قوانین جو خاص جماعات اشخاص پر موثر ہون ۔ و قوانین ضابطہ ہا ۔ اس تفصیل سے معلوم ہوگا کہ سوا حدود نفاذ اختیارات کے مضمون کے اور سب مضامین وہی ہین جو ہر ملک کے معمولی قانون مین ہوتے ہین ۔

## حدود نفاذ اختیارات

کسی سلطنت کے تصور مین یہہ امر ضروری ہے کہ اوسکی حدود مشخص ہونی چاہئین ۔ اور اسکا نتیجہ یہہ ہوسکتا ہے کہ ۔

**اول** وہ تمام زمین جو ان حدود کے اندر ہوتی ہے اوسپر اوس سلطنت کا حق ملکیت اس قسم کا بلا شرکت غیرے ہوتا ہے کہ اوس زمین مین تمام اشخاص کے حقوق ملکیت کا ماخذ اور منبع وہ سلطنت ہوتی ہے ۔ اور کسی غیر سلطنت کو ان حقوق کے عطا کرنے یا ضبط کرنے یا اونپر کوئی اور تاثیر پیدا کرنے کا حق نہین ہوتا ۔

**دوم** وہ سلطنت مستحق ہے کہ تمام اشخاص موجودہ ملک کے افعال کی نگرانی رکھے خواہ وہ سلطنت کی رعایا ہون یا نہ ہون عام اس سے وہ فعل اس علاقہ مین کئے گئے ہون یا کئے جاوین اور اگر اوس سلطنت کی رعایا کسی اور علاقہ مین کسی فعل کا ارتکاب کرے تو اوسکو اوس فعل کا جوابدہ سمجہے ۔

**سوم** ضابطون عدالتون کے اختیارات کی حد نفاذ اوس سلطنت کی

کی حدود سے زیادہ نہین بڑہ سکتی بشرطیکہ کسی اور سلطنت سے اسبارہ مین خاص انتظام نہ کرلیا گیا ہو۔

ان تین اصول مذکورہ بالا پر جو رائج ہوگئے ہین یا تمام اقوام نے اونکو صریح طور سے تسلیم کرلیا ہے خاص قانون بین الاقوام کے بہت سے مسائل مبنی ہین۔

## حق رعیتی

کسی ملک کی رعایا ہونے سے یہہ مطلب ہوتا ہے کہ اوس جماعت مدنی کے ممبرون مین ایک دوسرے کے درمیان اور ہر ایک ممبر اور کل مجموعہ ممبران یعنے جماعت مدنی یا ملک کے درمیان کچھ خاص تعلقات موجود ہین۔ ان تعلقات سے جو حقوق اور فرائض پیدا ہوتے ہین اونکا اظہار ایسے الفاظ مین کیا جاتا ہے جیسے متابعت احکام شاہی کا فرض - رعایا کا حق حفاظت حکومت اعلی کا یہہ حق کہ ملک کی حفاظت کے لئے اور دیگر اہم امور کے لئے رعایا سے خدمت لینا اور رعایا پر ٹکس لگانا۔

کسی جماعت مدنی کے ممبر یعنے رعیت ہونے کی علامات یہہ ہین (۱) اوس ملک کی حدود کے اندر پیدا ہونا (۲) والدین کا اوس ملک کی رعیت ہونا۔ (۳) اشخاص معروض کی رضامندی۔ انمین سے اول اور دوم علامت ہمیشہ کسی قوم کا ممبر یا کسی سلطنت کی رعیت ہونے کا معیار مانے گئے ہین لیکن زمانہ حال تک تیسری علامت تسلیم نہین کیگئی ہے اور انگریزی قانون مین یہہ قاعدہ تہا کہ کوئی شخص قومیت کو نہین بدل سکتا لیکن اب (نیچرلائی زیشن) یعنے کسی غیر ملک مین اوسکی رعیت تسلیم کئے جانے کا اصول مان لیا گیا ہے - اور اوسکی بابت قواعد وضع کردئے گئے ہین - اب کسی شخص کو اگر وہ اپنی خواہش ظاہر کرے ایک سرکاری اعلان کے بموجب جو رجسٹر کیا جاتا ہے اور ایک مقررہ ضابطہ کے پورا کرنے کے بعد

اجازت دیجاتی ہے کہ وہ کسی غیر ملک کی رعایا بنجاوے۔

## سکونت مستقل

سکونت مستقل کے مطابق اکثر حق رعیتی یا کسی جماعت مدنی کے ممبر ہونے کا حق مستحق کیا جاتا ہے اور خاص صورتون مین ہر شخص اپنی مرضی کے موافق سکونت مستقل کی اصلی جگہہ کو بدل سکتا ہے سکونت مستقل سے وہ سکونت مراد ہے جسکے ساتھہ یہہ ارادہ ہو کہ سکونت دائمی ہوگی اور ہر شخص عموماً اپنی جائے سکونت مستقل کے قوانین کا پابند ہوتا ہے۔

## قوانین ملکیت

کسی ملک کی سلطنت اور اوس زمین کے درمیان جو اوس سلطنت کی حدود مین واقع ہے جو تعلق ہوتا ہے اوسمین یہہ امر ضمناً شامل ہے کہ سوا دو سلطنت کے کوئی اور حکومت اوس زمین پر قبضہ جبائی کو عطا نہین کر سکتے اور نہ کسی کو اوس سے محروم کر سکتی ہے اور نہ اوسمین کوئی اور تبدیلی کر سکتی ہے۔

دوم۔ اگر کوئی سلطنت اپنی زمین کی ملکیت کے انتقال کے متعلق کچھہ قیود لگا دیوے تو کسی اور سلطنت کو اوسمین دست اندازی کرنے کا حق نہین پہونچتا۔ اور عموماً وہ زمین یا جائداد جس سلطنت کے حدود کے اندر ہوتی ہے اوس سلطنت کے قوانین کی محکوم ہو سکتی ہے جائداد منقولہ کے بارہ مین یہہ میلان پایا جاتا ہے کہ ایسی جائداد کے استعمال و انتقال و صرف کے متعلق مالک کی سکونت اصلی کے قانون کو تسلیم کیا جاوے۔ لیکن اس قاعدہ مین استثنائین بھی ہین۔ مثلاً ایسی جائداد منقولہ کی جسمین جسکی ٹہیک ٹہیک جگہہ غیر محقق ہے جیسے اشیائے تجارتی کی حالت جہاز پر ہوتی ہے اوس جگہہ کے قانون کو جہان وہ ہون مالک کی مسکن اصلی کے قانون پر فوقیت دیجاتی ہے۔ جائداد غیر منقولہ کے بارہ مین عام

قاعدہ یہہ ہے کہ اوسمین اوس جگہہ کے قانون کے موافق کارروائی کیجاتی ہے جہان وہ واقع
ہے لیکن جب کوئی مالک کسی اور ملک مین ہو اور جائداد کسی اور ملک مین اور وہ وہان
جاکر اپنی جائداد کو منتقل نہ کرسکے تو ایسی صورت مین وہ انتقالنامہ یا دستاویز جو اوس ملک کے
قانون اور ضابطہ کے موافق مکمل ہوا ہو جسمین وہ جائداد واقع ہے تسلیم کرلیا جاتا ہے
اس بحث کے متعلق یہہ اصول ہین - اوّل جس شخص کے حقوق یا فرائض یا جسکے افعال
کے جواز کی بابت تنازعہ ہو وہ اپنے مسکن مستقل کے قانون کا محکوم سمجھا جاتا ہے - دوم
بعض اوقات اسکے برعکس ہوجاتا ہے یعنے کبھی اوس جگہہ کا قانون جہان فعل کا ارتکاب کیا
گیا ہے اور بعض اوقات اوس جگہہ کا قانون جہان جائداد واقع ہے فائق سمجھا جاتا ہے
سوم بعض صورتونمین اوس عدالت کے قانون کو جسکے سامنے پیشی مین معاملہ ہوتا ہے ترجیح دیجاتی ہے

## معاہدہ

اس بارہ مین عام اصول یہہ ہے کہ وہ حقوق جو ایکدفعہ حاصل ہوچکے ہین وہ سب جگہہ
جائز حقوق تصور کئے جاتے ہین - عموماً شخصی حقوق اوس ملک کے قانون کے محکوم ہوتے
ہین جہان معاہدے کئے جاتے ہین جب تک متعاقدین کا ارادہ اوسکے برخلاف ثابت نہ ہو
لیکن اگر معاہدہ ایک ملک مین کیا جاوے اور اوسکی تعمیل دوسرے ملک مین ہونی ہو تو فرض
کرلیا جاتا ہے کہ فریقین اوس ملک کے قانون زیر نظر رکھتے تھے جہان اوس معاہدہ کی
تعمیل ہونی ہے اور جب تعمیل معاہدہ کی جگہہ کی بابت کچھہ تعلق نہ ہوا ہو تو اوس جگہہ کا
قانون جہان معاہدہ کیا گیا ہے فائق سمجھا جاویگا -

ہنڈیون اور بلہائے ایکسچینج کی بابت ہنڈی کے لکھنے والے کے وجوب کے بارہ مین
اوس قانون کے موافق کارروائی کیجاتی ہے جہان ہنڈی یا چک لکھا گیا اور ہنڈی

قبول کرنے والے کے وجوب کے بارہ مین اوس قانون کے موافق جہان وہ قبول کرتا ہے۔ اور تحریر ظہری لکھنے والے کے وجوب کے بارہ مین اوس ملک کے قانون کے موافق جہان اونپر تحریر ظہری لکھے گئی۔ یہہ عام قاعدہ ہے جو عذر اوس جگہہ کے قانون کے مطابق جہان معاہدہ کیا گیا تہا یا جہان اوسکی تعمیل کرنی ہے تسلیم کیا جاوے وہ ہر جگہہ معقول سمجہا جاتا ہے۔

## خاص جماعات اشخاص

اس مضمون کے متعلق خاص قانون بین الاقوام مین اکثر معاملات نکاح اور اولاد کے حلال اور حرام ہونے کی بابت بحث جاتی ہے۔ انگلستان مین وہ نکاح جو کثرت الازدواج کے موافق کیا گیا ہو ہرگز تسلیم کیا جاتا خواہ وہ کسی ایسی ہی قوم کا دستور ہو کہ اوس سے یہہ سلطنت بڑے درجہ کا اتحاد رکہتی۔ ولیکن نکاح کی بابت عام قاعدہ یہہ ہے کہ اوس جگہہ کے قانون کو جہان نکاح ہوا ہو اوس عدالت کے قانون پر جسکے سامنے مقدمہ پیش ہو ترجیح دی جاتی ہے۔ طلاق کی بابت یہہ قاعدہ ہے کہ وہ اون جگہہ کے قانون کے مطابق ہی جہان نکاح ہوا ہو اور اوس عدالت کے قانون کے مطابق ہی جہان اوسکی درخواست کی گئی ہو جایز سمجہا جاتا ہے۔

## ضابطہ

تہذیب یافتہ قومون مین جنمین انصاف رسانی کا طریقہ بہمہ وجوہ مکمل ہو گیا ہے یہہ معمول ہے کہ ایک ملک دوسرے ملک کے فیصلہ کو نافذ کراتا ہے اسطرحسے گویا وہ اوسی ملک کی عدالت کا فیصلہ ہے۔ بشرطیکہ اوس فیصلہ کی بابت یہہ اعتراض نہ کیا جاوے کہ یہہ فیصلہ انصاف فطری اور اخلاق اور اوس قوم کے قانون کے مخالف ہے جسمین اوسکا نفاذ ہوتا ہے علاوہ ازین

عہدنامجات کے روسے اون ملکون مین جنکے درمیان اتحاد ہو مجرمون کی حوالگی کے متعلق
ہی قواعد وضع کئے جاتے ہین اور ان قواعد کے متعلق ہر ایک ملک اپنے ملک کے لئے قانون
اور ضابطہ وضع کرتا ہے ۔

لیکن اس مضمون کا تعلق خاص قانون بین الاقوام کی بہ نسبت عام قانون بین الا
قوام سے زیادہ تر ہے ؎

تمام